آدابِ انگشتری
قیمتی متبرک پتھر اور نگینے
ارشاداتِ امیرالمومنین حضرت علی علیہ السلام
مرتبہ:
محمد وصی خان
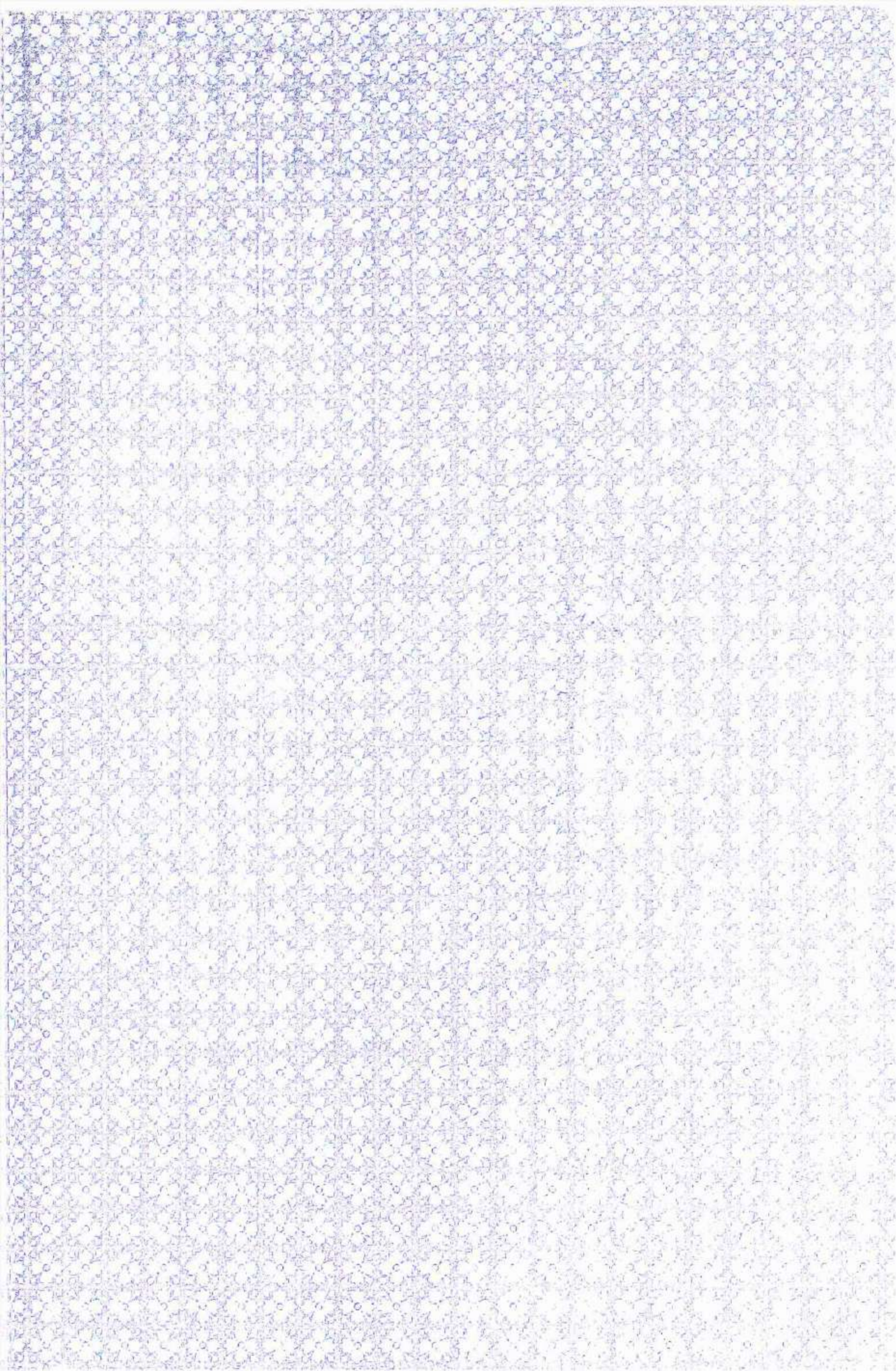
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا صاحب العصر والزمان ادرکنی

یا مظہر العجائب یا مرتضیٰ علی

یا قاہر العدو و یا والی الولی

آدابِ انگشتری

قیمتی متبرک پتھر و نگینے

ارشادات امیر المومنین

حضرتِ علی علیہ السلام

حصولِ برکات کیلئے انسانی زندگی پر اثرات

مؤلف:

محمد وصی خان

ناشر:

ادارہ یادگار عسکری جعفر طیار ملیر کراچی

قیمت ۶۰/- روپے

حضرت مولا علی

علیہ السلام سے ایک شخص نے سوال کیا مولا مجھ کو سونا بنانا بتا دیجیے۔
آپ نے ارشاد فرمایا۔

خذ الفرار والطلق
وشیء یشبه البرق
فادرجها تکن مالکاً
للشرق والغرب

ترجمہ :- لے پارہ اور ابرک سیاہ اور وہ شے جو مثل بجلی کے مشابہ ہو بس ان کو ملا لے اور مالک بن جا مشرق اور مغرب کا ۔۔۔۔

حضرت علی علیہ السلام کے اس ارشاد کے مطابق اہلِ مغرب تو فائدہ اٹھا رہے ہیں لیکن مسلمان علمی دنیا میں ترقی اور نام پیدا کرنے کے بجائے آپس میں برسرِ پیکار ہیں۔

(از حکیم مصطفےٰ خان)

پیش اللہ و نبیؐ دونوں کا ہے یہ مرتبہ
فاطمہؑ انگشتری ہے اور علیؑ اس کا نگین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسم اعظم　　هُوَ العَلِیُّ الاعلیٰ　　اسم اعظم

۹۲　　صلو علیہ و آلہٖ　　۱۱۰

جدید تحقیق کی روشنی میں

نگینوں کی پراسرار معلومات پر ایک لازوال
کتاب جو اس وقت اپنا ثانی نہیں رکھتی

نقشِ چہاردہ معصومین علیہم السلام

اِس پر نظر ڈالنا باعثِ اجرِ عظیم ہے۔

نادِ علیاً مظہر العجائب تجدہ عوناً لک فی

نادِ علیاً مظہر العجائب تجدہ عوناً لک فی النوائب کل ہمّ وغمّ

سینجلی بولایتک یا علی یا علی۔

النوائب کل ہمّ وغمّ سینجلی بولایتک یا علی یا علی یا علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم

یا ذوالجلال والاکرام

۷۸۶

١٦	٣٠	٢٩	١٩
٢٧	٢١	٣٣	٢٢
٣٣	٢٥	٣٦	٢٠
٢٨	٢٠	١٧	٣١

۷۸۶

١٦	٢٩	٣١	٢٣
٢٧	٢٣	١٧	٢٨
٣٣	٤٣	٢١	٢٨
٣٠	١٩	٣٠	٣٥

اللّٰھم صلِّ	علی محمد المصطفیٰ ص	وعلی المرتضیٰ ع	وبنت محمد فاطمۃ الزہرا س	والحسن المجتبیٰ ع	والحسین الشہید بکربلا ع	وعلی زین العابدین ع	ومحمد باقر ع
محمد المصطفیٰ ص	علی المرتضیٰ ع	البتول الزہرا فاطمۃ س	حسن المجتبیٰ ع	حسین شہید کربلا ع	علی زین العابدین ع	محمد باقر ع	جعفر الصادق ع
علی المرتضیٰ ع	البتول الزہرا فاطمۃ س	حسن المجتبیٰ ع	حسین شہید کربلا ع	علی زین العابدین ع	محمد باقر ع	جعفر الصادق ع	موسیٰ الکاظم ع
البتول الزہرا فاطمۃ س	حسن المجتبیٰ ع	حسین شہید کربلا ع	علی زین العابدین ع	محمد باقر ع	جعفر الصادق ع	موسیٰ الکاظم ع	علی موسیٰ الرضا ع
الحسن المجتبیٰ ع	حسین شہید کربلا ع	علی زین العابدین ع	محمد باقر ع	جعفر الصادق ع	موسیٰ الکاظم ع	علی الرضا ع	محمد التقی ع
حسین شہید کربلا ع	علی زین العابدین ع	محمد باقر ع	جعفر الصادق ع	موسیٰ الکاظم ع	علی موسیٰ الرضا ع	محمد التقی ع	علی النقی ع
علی زین العابدین ع	محمد باقر ع	جعفر الصادق ع	موسیٰ الکاظم ع	علی موسیٰ الرضا ع	محمد التقی ع	علی النقی ع	حسن العسکری ع
محمد باقر ع	جعفر الصادق ع	موسیٰ الکاظم ع	علی موسیٰ الرضا ع	محمد التقی ع	علی النقی ع	حسن العسکری ع	محمد المہدی ع

علم النجوم جاننے والے حضرات اور عامل صاحبان (نوروز) ۲۱ مارچ کو بہت اہمیت دیتے ہیں کیونکہ یہ دن مولائے کائنات امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کا جشنِ تاجپوشی کا دن ہے۔ ہر قسم کے تعویز اور انگشتریوں پر نقش اس دن کندہ کرتے ہیں جو باعثِ خیر و برکت ہوتے ہیں۔

مرزا غالب نے اس دن کی اہمیت پر ایک قطعہ تحریر کیا ہے جو جناب حسن معتبر صاحب کے توسط سے پیشِ خدمت ہے۔

قطعہ

نوروز شد و جملہ جہاں گشت معطر
از بوئے گل و لالہ و نسرین و صنوبر
بر تخت خلافت بنشست آں ائمہ ابرار
دامادِ نبی۔ شیر خدا۔ ساقی کوثر

پاکستان کی تاریخ کا اہم دن

۲۱ مارچ ۱۹۴۸ء کو شہر لاہور میں قائداعظم محمد علی جناح نے ہزاروں لوگوں کے منع کرنے کے باوجود ایک تاریخی جلسے سے خطاب کیا۔ اس جلسہ میں قرار داد پاکستان پاس ہوئی۔ یہ متبرک دن (۲۱ مارچ ۱۹۴۰ء) نوروز کا دن تھا۔

نوٹ:۔ ۲۱ مارچ بروز نوروز آپ بھی اپنی تمام انگشتریوں کو ایک صاف برتن میں رکھ کر شیرینی کے ساتھ مولا مشکل کشاؑ کی نذر ہر سال دینا نہ بھولیں۔ اس طرح نگینہ کے اثرات بڑھ جاتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۹۲ صلو علیہ وآلہ ۔ ۱۱۰

صاحبِ کتاب کے بارے میں

میری شہرت کا سبب مدحتِ حیدرؑ رہے وصیؔ
ورنہ اربابِ سخن میں میرا رتبہ کیا ہے
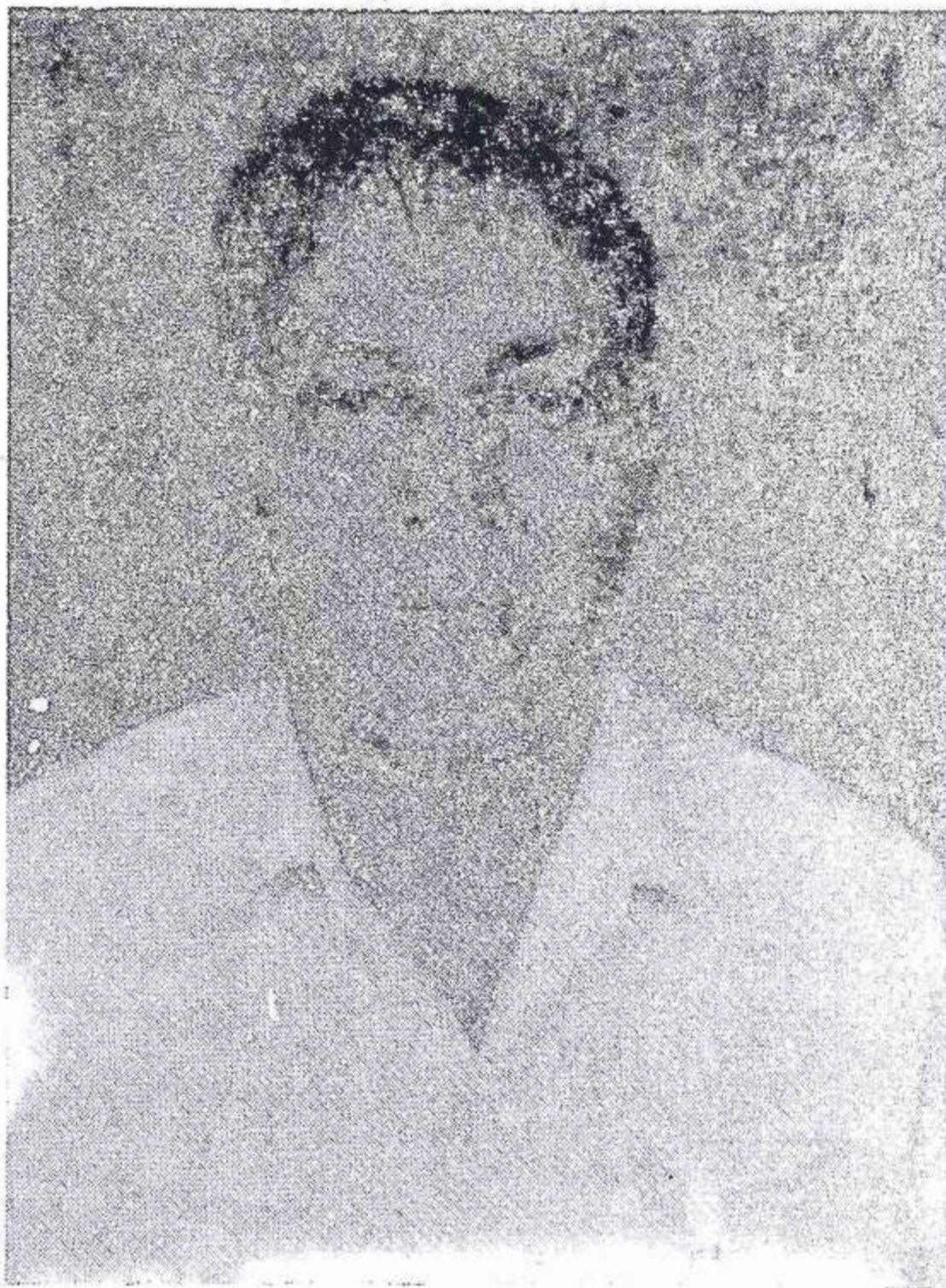
محمد وصی خان مصنف کتاب

شہد دوا بھی غذا بھی ❁ ارشادات حضرت علی علیہ السلام

حضرت علیؑ کے فیصلے، وارث فدک بیعت علیؑ، شیعہ ڈائریکٹری، تاریخ سر حسینؑ،، نہج البلاغہ کی روشنی میں زندگی کا منظر، شیعیان علیؑ کی قربانیاں سوانح مولانا مصطفےٰ جوہر، حضرت امام موسیٰ کاظمؑ کے معجزات۔ وغیرہ۔

ورد کیجئے صبح و شام یا علیؑ مدد

ہر درد لا دوا کی دوا یا علیؑ مدد
ہر بے نوا کے دل کی نوا یا علیؑ مدد

کر کے وضو خدا و محمدؐ کے نام سے
پھر ورد کیجئے صبح و شام یا علیؑ مدد

بدعت نہیں ہے نام علیؑ لینا دوستو
مشکل میں انبیاءؑ نے کہا یا علیؑ مدد

خیبر میں یہ صدائے محمدؐ سن تو بھائیو
اسلام دے رہا ہے صدا یا علیؑ مدد

برچھی کے پھل کو ہاتھ میں لے کر حسینؑ نے
دیکھا نجف کی سمت کہا یا علیؑ مدد

مشکیزہ لے کے دانتوں میں عباسؑ نے کہا
بدنام ہو نہ جائے وفا یا علیؑ مدد

مایوس ہو کر قاسمؑ دلگیر نے کہا
ملتا نہیں ہے اذن وغا یا علیؑ مدد

آتا ہوا جو تیر کو دیکھا سوئے پسر
بانوؑ نے بے بسی سے کہا یا علیؑ مدد

شام غریباں آئی تو گھبرا کے بار بار
زینبؑ نے ہاتھ اٹھا کے کہا یا علیؑ مدد

راز حزیں کو پھر سے بلا لیجئے نجف
ہر دم یہی ہے دل کی دعا یا علیؑ مدد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

تاریخ کا ایک بند

نظم ریاض شاہِ مدینہ بدل گیا ظاہر میں اک ذرا سا قرینہ بدل گیا
سمجھو نہ جانشینیٔ حیدرؑ سے اور کچھ انگشتری وہی ہے نگینہ بدل گیا

حکیم محمد کاظم اعلیٰ اللہ مقامہٗ

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقصدِ تالیف

شروع کرتا ہوں رب جلیل کے نام سے جو بڑا مہربان اور مسلسل رحم کرنے والا ہے۔ اور درود و سلام محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آلِ پاک پر۔ یہی وہ پاک ہستیاں ہیں جن کے تصرف کے لئے پروردگار عالم نے پوری کائنات کو خلق کیا اور اس کائنات پر ہر چیز کو اُن کے طابع کر دیا۔
اور ان ہستیوں کی قدر و منزلت کو دنیا والوں کے سامنے اس طرح پیش کیا کہ ان کے اسمار گرامی کو دعا کی مقبولیت کا ذریعہ قرار دیا اور دوران نماز ان کے اوپر درود و سلام کو واجب کر دیا۔
ارشاد خداوندی ہے کہ اپنی پریشانیوں کو دور کرنے کے لئے اپنی دعاؤں میں محمد وآل محمد علیہ السلام کو واسطہ اور وسیلہ بناؤ تاکہ اُن کے وسیلہ سے تمہاری دعا قبولیت کے درجے سے ہمکنار ہو۔ الجھن۔ پریشانی مصیبت۔ آفت۔ بیماری۔ افلاس مفلسی کے ایام میں یہی ہستیاں باعث تقویت ہیں اور ان ہی حضرات کے ارشادات وہدایات زندگی کو بہتر سے بہتر بنانے اور سنوارنے میں رہبر اور رہنما ثابت ہوتے ہیں۔
زیرِ نظر کتاب دکھی دل انسانوں کے لئے تحریر کی گئی ہے تاکہ وہ امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور ان کی آلِ پاک کے ارشادات کی روشنی میں اپنی الجھن اور پریشانیوں کا مداوا کر سکیں۔ جہاں انسان اور بہت سے کار خیر اور قرآنی آیات کی تلاوت کے ذریعہ اپنے عمل سے خیر اور برکت حاصل کرتا ہے۔ وہاں اس عبادت یا عمل

کو چار چاند لگانے کے لئے جب دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تو اس کے ہاتھ کی انگلیوں میں
ایسے پتھر کی انگشتریاں ہوں جو پتھر محمدؐ و آل محمد علیہم السلام کو بہت محبوب ہوں اور
وہ پتھر دعا کی قبولیت کا ذریعہ بنے۔
پروردگار عالم کا ارشاد ہے کہ اگر کسی مرد مومن کے ہاتھ میں فیروزہ۔ عقیق
یا دُر نجف کی انگشتری ہو اور وہ ہاتھ میری بارگاہ میں دعا کے لئے اٹھے تو میری رحمت
جوش میں آجاتی ہے اور میں اس مرد مومن کی دعا ضرور قبول کرتا ہوں۔
زیر نظر کتاب میں امیرالمومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے پسند
کردہ محبوب ترین نگینوں کے خواص اور اُن کے انسانی زندگی پر اثرات کو بڑی
تفصیل اور حوالہ سے تحریر کیا ہے۔ تاکہ عام انسان اس سے استفادہ حاصل کر سکیں۔ میں
اپنی اس ناچیز سعی کو آپؑ ہی کے نام نامی سے منسوب کرتا ہوں۔ تاکہ بارگاہ
امیرالمومنین میں شرف قبولیت عطا ہو۔ اور ساتھ ہی میری بخشش کا سامان۔

کردام ایں نذر مولائے نجفؑ
گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

خاکپائے در مرتضیٰؑ
محمد وصی خان

فون نمبر: 4514382

"العسکری" ۳۳۲ سروے ۶۲۷
جعفر طیار سوسائٹی ملیر
کراچی۔
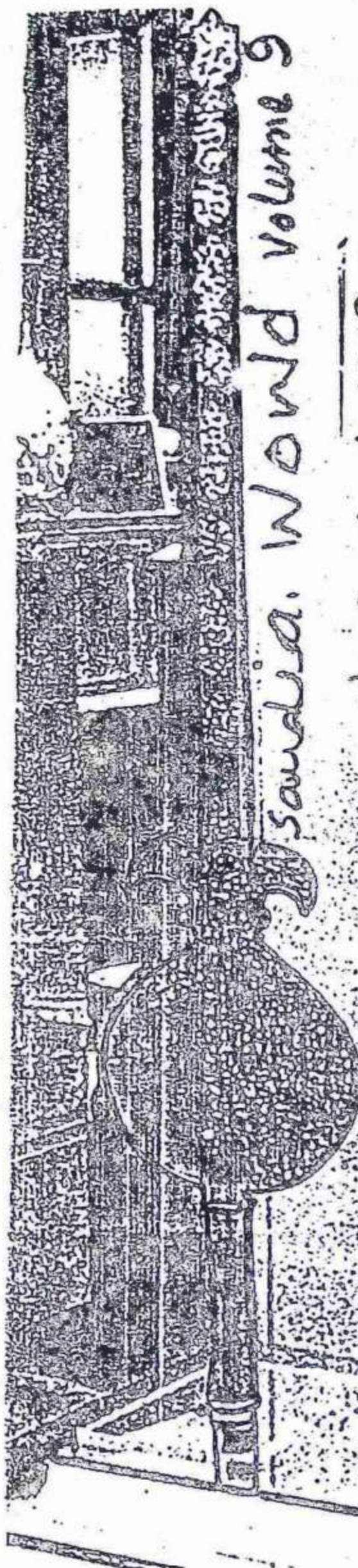
سعودی عرب
کے میوزیم
میں علم کے
دو پنجہ رکھے
ہوئے ہیں
جسکی فوٹو سعودیہ ورلڈ والیوم
نمبر ۹ اشاعت ستمبر ۱۹۹۰ء
میں ہوئی۔
Saudia World Volume 9
No.9 Sept.1990

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

حجۃ الاسلام عالیجناب عزت مآب سید غلام حسنین صاحب قبلہ فاضل عربی و سلطان الافاضل

امام الجمعہ والجماعت جامع مسجد حسین آباد ملیر کراچی

اَلحَمدُ لِلّٰہِ وَالصَّلوٰۃ وَالسَّلام عَلیٰ اَھلِہا۔ اما بعد!

موجودہ ہنگامی اور مصائب و آلام سے پُر دور میں ہر انسان مادی کشمکش اور ذہنی خلفشار سے دوچار نظر آرہا ہے۔ زندگی کا ہر کرب و بے چینی میں گزر رہا ہے۔ اگرچہ بعض چہروں پر سکون و اطمینان کی ہلکی سی جھلک نظر آجاتی ہے لیکن اندرونی طور پر اس کا دل اچھی طرح جانتا ہے کہ وہ کتنے دکھوں کے بوجھ اپنے ناتواں کاندھوں پر اٹھائے ہوئے کشتیٔ زیست کو گردشِ دوراں کے حوالے کئے ہوئے گردشِ سفر ہے۔

ایسے پُرخطر حالات میں ہمیں صرف وہ چودہ معصومؑ ہستیاں یاد آتی ہیں جنکی محبت میں رب العالمین نے عالمین کو خلعت وجود بخشا۔ تاکہ انہیں اپنی معرفت کا ذریعہ بنائے۔ اور ان کے ذریعہ اپنی صنعتوں کا اظہار کرے۔ اسی لئے ان کی محبت اور ان کی اطاعت و اتباع کو لازم قرار دیدیا تاکہ لوگ ان کے اقوال و افعال سے مستفیض ہو کر دنیا و آخرت میں فلاح حاصل کر سکیں۔

خلاقِ عالم نے "لکم ما فی الارض جمیعًا" فرما کر جمادات و نباتات و حیوانات کو ہمارے لئے خلق فرمایا تاکہ ہم ان کے پوشیدہ رموز سے واقفیت حاصل کر کے مستفید ہو سکیں۔ لیکن ہماری مختصر سی حیاتِ مستعار میں اتنی گنجائش کہاں کہ اس بحرِ بے کراں کے رازوں کو منکشف کر سکے۔

اسی لئے ان علم لدنی کی مالک معصوم ہستیوں نے لوگوں کے استفسار پر وقتاً فوقتاً پردہ اٹھایا۔ اور نہایت مفید معلومات سے سرفراز فرمایا۔ تاکہ ہم لوگ بآسانی ان سے فیضیاب ہو سکیں۔

چونکہ اس وقت میرا موضوعِ سخن جناب محمد وصی خانصاحب کی نگینوں کی ایک انوکھی کتاب "آدابِ انگشتری" ہے۔ جس کا مطالعہ میں نے کافی حد تک از اول تا آخر کیا ہے۔ محمد وصی خانصاحب ان اہلِ قلم سے تعلق رکھتے ہیں جو قارئین سے صرف مطالعہ کے قائل نہیں بلکہ ان کی اولین خواہش یہ ہوتی ہے کہ قارئین ان پر عمل پیرا ہو کر مستفید بھی ہو سکیں۔

میں خاں صاحب کی ان کاوشوں کو دادِ تحسین پیش کرتا ہوں کہ انھوں نے نہ معلوم کتنی کتابوں سے معلومات حاصل کر کے فرمودات معصومین علیہم السلام کو مثل موتیوں کے ایک لڑی میں پرو دیا ہے۔

یوں تو نگینوں کے سلسلے میں بہتری کتابیں لکھی جا چکی ہیں لیکن اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ نگینوں کے خواص و فوائد کے ساتھ بعض مقامات پہ ان سے متعلق لطیف باتیں، گرانقدر عملیات اور بہت سی نہایت مفید معلومات سے کتاب کو چار چاند لگا دیا ہے۔

چونکہ آج کل کے دور میں بہت سے نادان اور جاہل نگینوں کے حقائق سے ناواقف ہیں۔ لایعنی باتیں کرتے ہیں، محمد وصی خان صاحب نے ان کا بحوالہ کتب مدلل جواب دے کر بڑی اہم خدمت سرانجام دی ہے

عوام کے علمی اضافے کے لئے ایک بات عرض کر دوں کہ مجھے ڈاکٹر سید محمد جعفر رضوی جو اس وقت لاہور میں مقیم ہیں اور محقق شخص ہیں نے تبلایا کہ جدید تحقیق سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ داہنے ہاتھ کی چھنگلی اور اس سے متصل انگلی کا جس قدر قلب سے قریبی تعلق ہے۔ اتنا دوسری انگلیوں کا نہیں۔ اسی لئے تو معصومین علیہم السلام نے انھیں دونوں انگلیوں میں انگوٹھی پہننے کی تاکید فرمائی ہے۔

میں امید کرتا ہوں کہ جملہ اہل اسلام عموماً اور مومنین کرام خصوصاً اس گرانقدر تصنیف سے فائدہ اٹھا کر اپنے مادی و روحانی دکھوں کا مداوا فرمائیں گے۔

محمد وصی خان صاحب کو اس عظیم خدمت پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے بارگاہ رب العالمین میں دعاگو ہوں کہ وہ خان صاحب کو صحتِ کلی عطا فرمائے تاکہ وہ مزید خدمات سے قوم کو مستفید فرما سکیں فقط

احقر الکونین السید غلام حسنین رضوی

96-A سروے نمبر 640 جعفر طیار سوسائٹی ملیر کراچی۔

❖

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نگینوں اور انگشتری پہننے کے آداب اور فضیلت

(مقدمہ)

از قلم استاد محترم

حجۃ الاسلام حضرت علامہ حکیم و ڈاکٹر سید فاضل الموسوی صاحب قبلہ امام جمعہ والجماعت خوجہ مرکزی جامع مسجد کھارادر پرنسپل جامعہ امامیہ ناظم آباد نمبر ۲ کراچی۔

۱۔ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بِيضٌ وَحُمْرٌ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهَا وَغَرَابِيبُ سُودٌ

(اور پہاڑوں میں قطعات ہیں جن کے رنگ مختلف ہیں کچھ سفید براق کچھ لال لال اور کچھ کالے سیاہ۔) (فاطر ۲۷)

۲۔ وَمَا ذَرَأَ لَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَذَّكَّرُونَ۔ (نحل ۱۳)

(اور جو طرح طرح کے رنگوں کی چیزیں اُس نے زمین میں تمہارے نفع کے واسطے پیدا کیں، کچھ شک نہیں کہ اس میں بھی عبرت و نصیحت حاصل کرنے والوں کے واسطے قدرت کی بہت نشانی ہے۔)

۳۔ حدیث:۔ امام علی نقی علیہ السلام سے روایت ہے۔

لِلْمُؤْمِنِ خَمْسُ عَلَامَاتٍ۔ مومن کی پانچ علامتیں ہیں

۱۔ صَلوٰۃُ وَاحِدٌ وَخَمْسِین شب و روز واجب اور نوافل ۵۱، رکعت نماز پڑھنا۔

۲۔ جَھْرُ فِی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ۔ ہر نماز میں ہمیشہ بسم اللہ کو اونچی آواز میں پڑھنا۔

۳۔ تَصْغِیرُ الْجَبِیْنَ سجدہ کیلئے پیشانی کو مٹی پر رکھنا

۴۔ زِیَارَۃُ الْاَرْبَعِیْنَ امام حسینؑ کی زیارت کو اربعین پر پہنچنا۔

۵۔ خَتَّامِ بِالْیَمِیْنِ سیدھے ہاتھ کی انگلی میں انگوٹھی پہننا۔

انگوٹھی پہنتے وقت یہ دعا پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

۱۔ اَللّٰھُمَّ سَوِّمْنِیْ بِسِیْمَاءِ الْاِیْمَانِ وَتَوِّجْنِیْ بِتَاجِ الْکَرَامَۃِ وَقَلِّدْنِیْ حَبْلَ الْاِسْلَامِ وَلَا تَخْلَعْ رِبْقَۃَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِیْ

یا اللہ ایمانی کی نشانی سے میری شناخت رکھ۔ مجھے بزرگی کا تاج عنایت کر تسلیم اور رضا کا قلادہ میری گردن میں پڑا رکھ ایمان میری گردن سے جدا نہ کر۔ ۲۔ ہر مرض اور علت کیلئے ماہ رمضان مبارک کے پہلے جمعہ کو حدید صینی (سنگ حدید) پر یہ دعا کندہ کرائے۔ "کعسلھون لا اہ لا الاول باللہ لا آلاء الا آلاؤک یا اللہ"، اسی طرح دو سطروں میں لکھے۔ ہر مرض

سے شفا اور حفظ ملے گا۔

۱ حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے دو انگلیوں میں انگوٹھی پہننے سے منع کیا ہے۔

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک انگوٹھی تھی چاندی کی اور اس حبشی ساخت کا ایک نگینہ تھا۔ اور اُسے داہنے ہاتھ میں پہنتے تھے۔

۳۔ امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ وہ انگشتری جس پر اسمائے الٰہی کندہ ہو کسی ناپاک جگہ پر نہ رکھیں نہ حمام اور لیٹرین میں لے جائیں بلکہ اگر بدن نجس ہو تو نہ پہنیں۔ استنجا کے وقت بھی نہ پہنیں۔

۴۔ بعض روایت میں ہے کہ عقیق یمنی۔ درّ نجف۔ فیروزہ اور سنگ حدید اگرچہ اس پر آیت کندہ بھی نہ ہو اسے پہن کر غسل خانہ لیٹرین اور نجس جگہ نہیں جانا چاہیئے۔

۵۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حیوانوں کی تصاویر نگینہ پر کندہ کر کے پہننے سے منع کیا ہے۔ سوائے نقوش مخصوص اور آیات کے کچھ اور کندہ کرنا مناسب نہیں۔

۶۔ احادیث اور مسائل شرعیہ میں ہے کہ مردوں کو سونے کی انگوٹھی پہننا حرام ہے اور اُس میں نماز باطل ہے۔

۷۔ رسول اکرمؐ اور آپ کے اصحاب انگشتری داہنے ہاتھ میں پہنتے تھے

۸۔ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ انگشتری

داہنے ہاتھ میں پہننا سنت آدم علیہ السلام ہے۔

۹۔ رسالتمآبؐ نے فرمایا۔ کہ انگشتری شہادت یا انگشت میانہ میں نہ پہنو یہ قوم لوط کا طریقہ ہے۔ چھوٹی انگلی میں انگشتری پہننا بہ نسبت دوسری انگلیوں کے بہتر اور اچھا ہے۔

۱۰۔ کنز الحقائق میں لکھا ہے انگوٹھی انگلی کے سرے پر نہ پہنو یہ بھی طریقہ قوم لوط کا ہے۔

یاقوت

روایت ہے کہ حضرت علی علیہ السلام کی ایک انگوٹھی یاقوت کی تھی امام صادق فرماتے ہیں کہ یاقوت فقر کو دور کرتا ہے۔ کتاب کنز الاعمال میں شیخ محمد بن بابویہ لکھتے ہیں کہ یاقوت کی انگوٹھی پہننا ثواب ہے۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا بہترین انگوٹھی یاقوت کی ہے

حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یاقوت کا نگینہ پہننا فخر اور کار ثواب ہے اُمّ الصبیان اور ورم کا علاج ہے استقاط حمل کو روکتا ہے۔ امام رضا نے فرمایا کہ یاقوت پہننے سے انسان محتاج نہیں ہوتا۔ اور خاص کر جو یاقوت زرد ہو۔ یاقوت کی طبی خاصیت مفرح قلب اور مقوی اعضائے رئیسہ ہے خون کو متحرک رکھتا ہے۔ پیاس کی شدت کو کم کرتا ہے۔ مرگی، جنون، مرض گھٹیا کا علاج ہے۔ دافع زھر ہے اثر میں فراخ دلی اور محبت کو بڑھاتا ہے دل سے وسوسہ کو دور کرتا ہے اور قدر و منزلت و عزت بڑھتی ہے۔ ارسطو کا قول ہے یہ دشمن کو زیر کرتا ہے قوت ارادی اور حوصلہ بلند کرتا ہے۔

زمرّد

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ زمرّد ہر کام کو آسان کرتا ہے۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا زمرد برے خواب کو دور کرتا ہے دشمن کو زیر کرتا ہے۔

اثر کے لحاظ سے غم و غصہ کو دور کرتا ہے محبت اور وفاداری پیدا کرتا ہے دیکھنے سے بصارت میں قوت آتی ہے دشمنوں کے دلوں میں رعب بڑھاتا ہے اگر عورت پہنے تو اسے حقیقی محبت ملتی ہے مرد پہنے تو بیوی کی محبت ملتی ہے۔ یہ پتھر مفرح ہے حرارت عزیزی بڑھاتا ہے۔ مرگی اور عورتوں کے امراض کو شفا دیتا ہے۔ مرض سل کو دور کرتا ہے معدہ کو تقویت دیتا ہے۔ نبض کی حرکت کو تیز کرتا ہے۔ اگر اس کا کشتہ ناسور پر ملایا جائے تو صحت بخشتا ہے۔ سر پر باندھنے سے سر درد دور ہوتا ہے۔ مرض جذام میں مفید ہے۔ اجزائے خون، شدت پیاس، اور جگر کے امراض میں مفید ہے۔ اس کا کشتہ گردوں کی ساخت کو مضبوط کرتا ہے۔ ذیابیطس کے مرض کا سدباب ہے وضع حمل کو آسان کرتا ہے۔ اس کا لینے والا اگر یا کدامنی کھودے تو اس میں شگاف آجاتا ہے۔ زمرد لینے والے کو اگر کوئی زہر دے تو ظاہر ہوجاتا ہے۔ وہ کھانا چھوتے ساتھ اس کا چہرہ پسینہ سے تر ہوجاتا ہے۔ یہ پتھر شہرت اور نام بخشتا ہے۔ مزاج میں خوشی اور نشاط دیتا ہے۔

نیلم:۔ روایت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر جب اللہ تعالیٰ کے

احکام عشرہ نازل ہوئے وہ نیلم کے پتھر پر کندہ تھے ۔ انجیل میں اس پتھر کو مقدس لکھا ہے ۔ یہ ایک منحوس نگینہ شمار ہوتا ہے ۔ بڑے بادشاہ وسربراہان جکے پاس رہا اُس کا انجام بہت بُرا ہوا ۔ اس کا سرمہ مقوی بصر ہے ۔ آنکھوں کے ورم اور سفیدی کو دور کرتا ہے ۔ کمزور نظر کے لئے اس کو دیکھنا بہت مفید ہے ۔ اسی لئے آنکھوں کی دوائی نیلے رنگ کی بوتل وغیرہ میں رکھی جاتی ہے ۔ مفرح دل و دماغ ہے ۔ کمر میں باندھنے سے باہ کو بڑھاتا ہے ۔ بخار کے مریض کے سینے پر رکھنے سے بخار میں کمی ہوتی ہے اس کے کُشتہ کے چند خوراکوں سے زہر کا اثر دور ہو جاتا ہے ۔ نکسیر والے انسان کے پیشانی پر رکھنے سے نکسیر بند ہو جاتی ہے ۔ اس کے پہننے سے انسان کا مزاج مستقل ہوتا ہے ۔ کمزور انسان خود میں قوت اور طاقت محسوس کرتا ہے ۔ محبت اور شفقت بڑھاتا ہے ۔ دشمن مہربان ہو جاتا ہے ۔ قید سے رہائی ملتی ہے ۔ رنج والم کو دور کرتا ہے شہوت انگیز خیالات کو دور کرتا ہے ۔ اس کے پہننے سے تنگ، غم، حسد سستی، ڈر اور شر میلے پن سے نجات ملتی ہے ۔ اس کو پہننے والا ہوشیار ہو جاتا ہے ۔ نوجوان لڑکی کے لئے خوش بختی لاتا ہے ۔ استقامت عشق اور سچائی پیدا کرتا ہے ۔

موتی، مروارید :- خداوند تعالیٰ نے قرآن کریم میں لؤلؤ اور مرجان کا ذکر کیا ہے ۔ لؤلؤ موتی ہے ۔ بادشاہوں کی زینت ہے ۔ ارسطو کا قول ہے کہ موتی لینے سے شادی کامیاب ہوتی ہے ۔ اس لئے یہ زیورات میں زیادہ شامل کیا جاتا ہے ۔ طبی علاج میں اکثر معاجین اور دواؤں میں

استعمال ہوتا ہے ۔ دل کے امراض کا علاج ہے ۔ دوران خون میں روانی پیدا کرتا ہے ۔ دماغ کو قوت بخشتا ہے ۔ یادداشت کے لئے بہت مفید ہے، اس میں کالسیم بہت زیادہ ہے ۔ زیادہ خون جانے سے اور اسہال سے جو کمزوری ہوتی ہے اُسے دور کرتا ہے ۔ سیلان رحم میں مفید ہے ۔ منہ سے خون آنے کو روکتا ہے ۔ کمر پر اگر عورت باندھے تو اسقاط حمل نہیں ہونے دیتا ۔ اس کا کشتہ اگر شیر خوار بچے کو دیں تو اسے کبھی چیچک اور خسرہ نہیں نکلے گا ۔ یرقان کے لئے مفید ہے ۔ الغرض طب اسلامی اور یونانی میں بہت استعمال ہوتا ہے ۔ اسکے پہننے سے زندگی خوش بسر ہوتی ہے ۔ شادی کامیاب ۔ مزاج میں نیکی ۔ ناپاک خیالات دور ہوتے ہیں ۔ اس کے پہننے والے کو صبر اور استقلال میسّر ہوتا ہے ۔ بیقراری، بے وفائی کے حالات کی اصلاح کرتا ہے ۔ استعمال شدہ موتی کبھی نہیں پہننا چاہیئے ۔ کیونکہ سابقہ امراض اور اثر کو نقل کرتا ہے ہمیشہ نیا لے کر استعمال کریں ۔

دھانہ فرہنگ :۔ اس کو عربی میں فرنج کہتے ہیں ۔ خوشنما پتھر ہے عام طور پر برکت کے لئے پہنا جاتا ہے ۔ امام صادق علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ آنکھ کی پتلی پر سفیدی آجائے تو اس پتھر کو باریک پیس کر سرمہ کی طرح استعمال کرنے سے مرض دور ہو جاتا ہے ۔ اس کو انگوٹھی میں اسطرح لگایا جائے کہ نگینہ بدن کو چھوتا رہے ۔ اس کا پہننا زندگی کو خوشگوار بناتا ہے ۔ ناپاک خیالات سے دور کرتا ہے ۔ بے قراری اور بے وفائی کی حالات سے نکالتا ہے ۔ شادی مبارک ہوتی ہے ۔ درد گردہ اور پتے

میں مفید ہے۔ پیشاب کی سوزش کا علاج ہے۔

کھربا:۔ اس پتھر کا ذکر انجیل میں آیا ہے۔ عرب ممالک اور ایران میں اسکی تسبیح بہت استعمال ہوتی ہے۔ اس کا ذکر انجیل میں بطور سنگ مقدس آیا ہے۔ اس میں اچھے طبی اثرات ہے۔ دل دماغ اور جگر کو قوت بخشتا ہے۔ اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہے۔ درد امراض رحم اور خاص کر سرطان کے مرض میں بہت مفید ہے۔ ارسطو اور افلاطون جیسے مفکروں نے اس کی تعریف کی ہے۔ کمزوری کو دور کرتا مردانہ قوت بڑھاتا ہے۔ پٹھوں کو مضبوط کرتا ہے۔ عقل اور ذھن کو بڑھاتا ہے۔ مرض بانجھ کے لئے مفید ہے۔ ترکستان میں پرانے زمانے میں اسے گھوڑوں کے سرطان میں دیا جاتا تھا۔ جراثیم کو پھیلنے سے روکتا ہے۔ اطباء کو انسانی سرطان میں اس کی استعمال کی تحقیق کرنی چاہیئے۔

درنجف:۔ مفضل سے منقول ہے کہ میں ایک دن امام جعفر صادق علیہ السلام کے خدمت میں درنجف کی انگوٹھی پہنے ہوئے گیا آپ نے فرمایا:۔ اے مفضل اس نگینے کو دیکھنے سے مؤمنین و مؤمنات کی خوشی حاصل ہوتی ہے۔ آنکھوں کا درد دور ہوتا ہے۔ مجھے ہر مؤمن کے لئے یہ بات پسند ہے۔ کہ ان پانچ انگوٹھیوں کو پہنیں

۱۔ یاقوت، وہ سب سے عمدہ ہے۔ ۲۔ عقیق، خداوند تعالیٰ اور ہم اہلبیت سے خلوص رکھنے والا نگینہ ہے۔ ۳۔ فیروزہ، آنکھ کو قوت دیتا ہے۔ سینے کو کشادہ کرتا ہے۔ دل کو تقویت دیتا ہے۔ جب

کوئی پہن کر مہم کام میں جائے مومن کی حاجت پوری ہوجاتی ہے
۴۔ حدید صینی، اس کو ہر وقت نہ پہنو۔ بلکہ جب کسی کے شر سے
ڈر ہو۔ اگر اس کی ملاقات کو جائے پہن کر جائے اُسے محفوظ رکھتا
ہے۔ شیطان کو دور کرتا ہے۔ ۵۔ درنجف، اُسکی طرف ایک نگاہ
کرنا حج، عمرہ، اور زیارت کا ثواب ملتا ہے۔ خداوند تعالیٰ مومنین کو
چاہتا ہے۔ اس پتھر کے فائدہ کو عام کرنے کے لئے اسے سستا رکھا
ہے۔ **حجر الیہود:**۔ فارسی میں اسے سنگ یہوداں کہتے ہیں۔
اور اسے سنگ بنی اسرائیل اور حجر زیتون بھی کہتے ہیں۔ گردے کے
پتھر کو ریزہ ریزہ کر کے خارج کرتا ہے۔ طب میں اس کا معجون اور کشتہ
استعمال ہوتا ہے۔ اس کا کشتہ سونے کے کشتہ میں ملا کر دینے سے
مرض ذیابیطس سے شفا حاصل ہوتی ہے۔ اندرونی زخم کے لئے
مفید ہے۔ داد اور زخم پر اس کو شہد میں گھس کر لگانے سے فائدہ
ہوتا ہے۔

حدید صینی۔ سنگ حدید:

کالا گہرے رنگ کا چمک دار ہوتا ہے۔ امام صادق علیہ السّلام
سے منقول ہے کہ اگر اس پر آیات قرآنی کندہ کر کے پہنا جائے۔ حاکم اور دشمن
جانی سے محفوظ رکھتا ہے۔ اس نگینہ پر اپنا اور والدہ کا نام کندہ کرا کر پہننا
بابرکت اور باسعادت ہے۔ حضرت امیر المومنین علیہ السّلام نے پانچ انگوٹھیوں
کی تعریف کی ہے۔ ایک حدید صینی ہے۔ بقول امام مرض بواسیر۔ ضعف
معدہ۔ سستی کو دور کرتا ہے۔ وضع حمل کو آسان کرتا ہے۔ سحر کے

نقصان سے محفوظ رکھتا ہے۔ نظر بد کے اثرات کو دور کرتا ہے۔ جنگ اور مہمات میں کامیابی دیتا ہے۔ منقول ہے۔ امیر المومنین علیہ السلام چار انگوٹھی پہنتے تھے۔ ۱۔ یاقوت بزرگی کے لئے۔ ۲۔ فیروزہ نصرت کیلئے ۳۔ حدید صینی قوت کے لئے۔ ۴۔ عقیق دشمنوں اور بلاؤں سے بچنے کیلئے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے نگینہ حجر صینی پر اَلْعِزَّۃُ لِلّٰہ کندہ تھا۔

عقیق:۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا۔ عقیق کی انگوٹھی پہننا مفید ہے۔ امام علی نقی علیہ السلام سے منقول ہے کہ سفر میں عقیق زرد پہننے سے مشکلات سے نجات ملتی ہے۔ امام علی رضا علیہ السلام فرماتے ہیں عقیق رنج والم کو دور کرتا ہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں عقیق کی انگوٹھی پہن کر عبادت کرنا کار ثواب ہے۔ امام عسکری علیہ السلام نے فرمایا۔ عقیق کو دوسرے پتھروں پر فضیلت ہے۔ حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ عقیق خلوص اور نیک نیتی پیدا کرتا ہے۔ اور باعث برکت ہے۔ طبی لحاظ مفرح قلب مقوی بصر ہے اختلاج قلب کو دور کرتا ہے۔ دافع خفقان ہے۔ اسکی کشتہ اکسیر اعظم ہے۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نے شکایت کی کہ میرا سامان راستے میں لٹ گیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ تو عقیق کی انگوٹھی کیوں نہیں پہنتا۔ وہ ہر بلا سے بچاتی ہے۔ دوسرے حدیث میں ہے جس کے ہاتھ میں عقیق کی انگوٹھی ہے اُسے کوئی غم نہ ہوگا۔ آپ نے امیر المومنین علیہ السلام سے فرمایا۔ یا علیؑ عقیق کی انگوٹھی پہنو کہ پتھروں یہ پہلا پتھر ہے جس نے خدا کی وحدانیت میری نبوت اور یا علی تمہاری امامت

کا اقرار کیا ہے۔

زبرجد:۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ یہ پتھر بہت مبارک اور متبرک ہے۔ اور ابن بطوطہ نے سفر میں جانے سے پہلے سفر کے تکالیف سے محفوظ رہنے کے لئے کیلئے یہ انگوٹھی پہنتی تھی۔ مفرح ہے اور مرض جذام کا علاج ہے۔ بینائی کو قوت دیتا ہے۔ دافع دمہ اور کھانسی پتھری کو توڑ کر نکالتا ہے۔ قوۃ باہ کو بڑھاتا ہے۔ مرگی سے نجات دلاتا ہے۔ اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہے۔ وضع حمل میں آسانی کرتا ہے۔ سحر کے اثر کو دور کرتا ہے۔ مصائب اور آفتوں سے بچاتا ہے مزاج میں سخاوت دیتا ہے۔

جزع یمانی:۔ امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک دن رسول اللہ جزع یمانی کی انگوٹھی لیتے ہوئے بیت الشرف سے برآمد ہوئے اور ہمارے ساتھ نماز پڑھی اور نماز سے فارغ ہو کر فرمایا اس کو داہنے ہاتھ میں پہن کر نماز پڑھو جزع یمانی کے ساتھ نماز ستر نمازوں کے برابر ہے۔ یہ نگینہ تسبیح اور استغفار پڑھتا ہے۔ اور اس ذکر کا ثواب پہننے والے کو ملتا ہے۔

فیروزہ:۔ مکارم اخلاق میں ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی انگوٹھی میں فیروزہ تھا جس پر اَللّٰهُ الْمَلِكُ کندہ تھا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں۔ فیروزہ مفلس کو دور کرتا ہے۔ حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت ہے۔ کہ جس پر اَللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقّ کندہ ہو اس کا پہننا اور دیکھنا پر برکت ہے۔ امام علی تقی علیہ السلام نے علی ابن محمد حمیری

کی اولاد نہ ہونے پر فرمایا ۔ فیروزہ کی انگوٹھی پر رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ ۔ کندہ کرا کر پہنو ۔ انہوں نے عمل کیا اور وہ صاحب اولاد ہو گیا ۔ اس کا سرمہ آنکھوں کے لئے مفید ہے ۔ اس سے نظر بہتر ہو جاتی ہے ۔ مرض طحال اور صرع اور گردہ میں مفید ہے ۔ گردہ اور مثانے کی پتھری کو خارج کرتا ہے ۔ خوف اور ڈر کو دور کرتا ہے ۔ دل کو قوت اور راحت دیتا ہے ۔ دل میں رحم اور ہمدردی پیدا کرتا ہے ۔ دشمن پر غلبہ دیتا ہے ۔ سانپ اور بچھو کے ڈنک سے محفوظ رکھتا ہے ۔ ڈوبنے اور بجلی کے صدمے سے محفوظ رکھتا ہے ۔ نظر بد سے بچاتا ہے ۔ علم و ہنر میں معاونت کرتا ہے ۔ حاملہ عورتوں کے لئے مفید ہے ۔ خوش بختی لاتا ہے ۔ اگر کسی شخص پر جس نے فیروزہ پہنا ہوا ہو مصیبت ناگہانی آ رہا ہو تو یہ نگینہ چٹخ جاتا ہے ۔ ایسے نگینہ کو فوراً دریا میں پھینک دینا چاہیئے ۔ اگر اس کا نگینہ ایک دفعہ انگوٹھی سے گر جائے تو دوبارہ نہیں پہننا چاہیئے ۔ فیروزہ کی بہت قسمیں ہیں سب سے اچھا ایران کے شہر نیشاپور کا ہے ۔

۱ ۔ حضرت آدم علیہ السلام کے نگینہ کا نقش ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ تھا جو بہشت سے لایا تھا ۔ ۲ ۔ حضرت نوح علیہ السلام کے نگینہ کا نقش لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَلْفَ مَرَّةٍ یَا رَبِّ اَصْلِحْنِیْ ۔ یہ انہوں نے ہزار مرتبہ طوفان میں ورد کیا تھا اور اسے انگوٹھی پر کندہ تھا ۔ ۳ ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آتش نمرود سے بچانے کے لئے خداوند تعالیٰ نے جبرئیل کے ساتھ انگوٹھی بھیجی جس سے آتش نمرود گلزار ہو گیا اس انگوٹھی

پر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا
بِاللّٰہِ فَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اَسْعَرْتُ ظَھْرِیْ اِلَی اللّٰہِ حَسْبِیَ
اللّٰہُ کے کلمات کندہ تھے۔ ۴۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نقش نگینہ
دو کلمہ تھا۔ جو توراۃ سے لئے تھے۔ اِصْبِرْ، تُؤجَرْ، اُصْدُقْ، تَنْجُ۔
صبر کر اجر پائے گا، سچ بول نجات ہوگی۔ ۵۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کا نقش نگینہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰہِ تھا
۶۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا نقش نگینہ لِلّٰہِ الْمُلْکُ تھا انکی
ایک انگوٹھی حدید صینی کی تھی جو جنگ کے وقت لیتے تھے۔ آپکی دوسری
انگوٹھی پر جو کہ چاندی کی تھی نِعْمَ الْقَادِرُ اللّٰہُ کندہ تھا اور تیسری پر
اَلْمُلْکُ لِلّٰہِ۔ تھا۔ ۷۔ حضرت فاطمہ صلوٰۃ اللہ علیہا کی انگوٹھی پر کندہ
تھا اٰمِنَ الْمُتَوَکِّلُوْنَ۔ ۸۔ امام حسنؑ کا نقش نگینہ تھا اَلْعِزَّۃُ لِلّٰہِ
۹۔ حضرت امام حسین علیہ السلام کا نقش نگینہ تھا۔ اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ
اَمْرِہٖ۔ ایک اور انگوٹھی پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور ایک دوسری پر حَسْبِیَ
اللّٰہُ لِکُلِّ ھَمٍّ۔ کندہ تھا۔ ۱۰۔ امام زین العابدین علیہ السلام اور
امام محمد باقر علیہ السلام امام حسین علیہ السلام کی انگوٹھی پہنتے تھے۔
امام رضا سے روایت ہے کہ امام زین العابدین علیہ السلام کا نقش نگینہ
خَزِیَ وَشَقِیَ قَاتِلُ حُسَیْنِ ابْنِ عَلِیٍّ تھا۔ اور امام محمد باقر علیہ السلام
کا نقش نگینہ تھا ظَنِّیْ بِاللّٰہِ حَسَنٌ وَبِالنَّبِیِّ الْمُؤْتَمَنِ وَبِالْوَصِیِّ
ذِی الْمِنَنِ وَبِالْحُسَیْنِ وَالْحَسَنِ۔ ایک روایت میں ہے کہ امام صادق
علیہ السلام کا نقش نگینہ اَللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ اور دوسری پر اللّٰہُ

وَلِیّٓ وَعِصْمَتِیْ کندہ تھا۔ ۱۱۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا نقش نگینہ حَسْبِیَ اللّٰہُ اور دوسری پر اَلْمُلْکُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ تھا۔ ۱۲۔ امام رضا علیہ السلام کا نقش خاتم حَسْبِیَ اللّٰہُ اور مَاشَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اور وَلِیُّ اللّٰہِ تھا۔ ۱۳۔ امام محمد تقی علیہ السلام کا نقش خاتم نِعْمَ الْقَادِرُ اللّٰہُ اور اَللّٰہُ حَافِظِیْ کندہ تھا۔ ۱۴۔ امام علی نقی علیہ السلام کا نقش خاتم اَللّٰہُ رَبِّیْ وَھُوَ عِصْمَتِیْ مِنْ خَلْقِہٖ اور ایک پر نقش تھا حِفْظُ الْعُہُوْدِ مِنْ اَخْلَاقِ الْمَعْبُوْدِ۔ ۱۵۔ امام حسن عسکری علیہ السلام کا نقش خاتم اِنَّ اللّٰہَ شَہِیْدٌ اور سُبْحَانَ مَنْ لَہٗ مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ ۱۶۔ امام مہدی صاحب الزماں کا نقش خاتم اَنَا حُجَّۃُ اللّٰہِ وَخَاصَّتِہٖ۔

کچھ روایتیں

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ جتنے ہاتھ دعا کے لئے اُٹھتے ہیں خدا اُس ہاتھ والے کی عبادت کو زیادہ دوست رکھتا ہے۔ جسکے ہاتھ میں عقیق ہو۔

۲۔ امام علی ابن موسیٰ رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ عقیق فقر اور درویشی کو دور کرتا ہے۔ اور نفاق کو دور کرتا ہے۔ اور امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ عقیق سفر میں انسان کی حفاظت کرتا ہے۔

۳۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کا نقش نگینہ سُبْحَانَ مَنْ اَلْجَمَ الْجِنَّ بِکَلِمَتِہٖ تھا۔

۴- حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کا نقش خاتم -

طُوبیٰ لِعَبْدٍ ذَکَرَ اللّٰہَ مِنْ اَجْلِہٖ - وَالْوَیْلُ لِعَبْدٍ نَسِیَ اللّٰہَ مِنْ اَجْلِہٖ
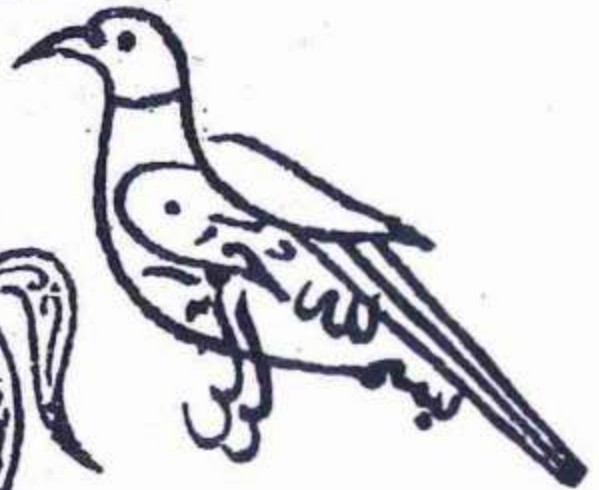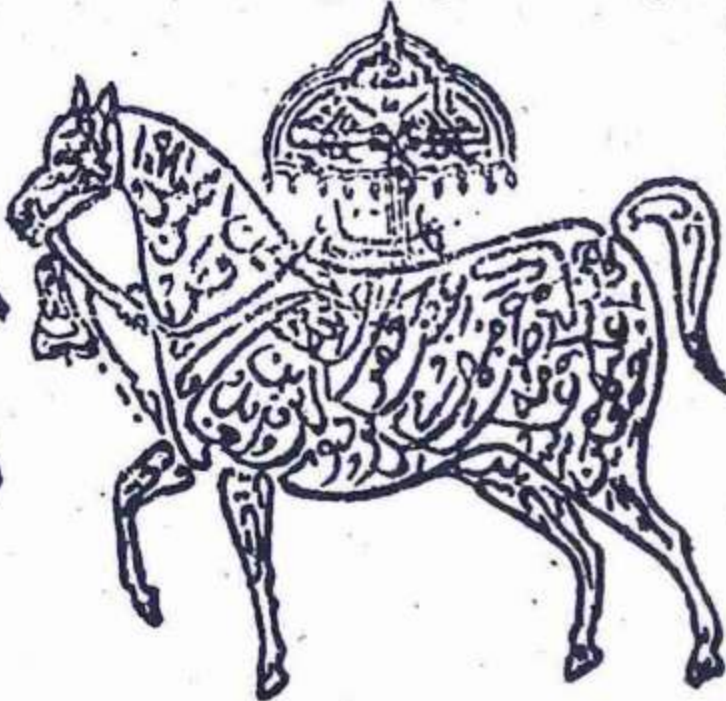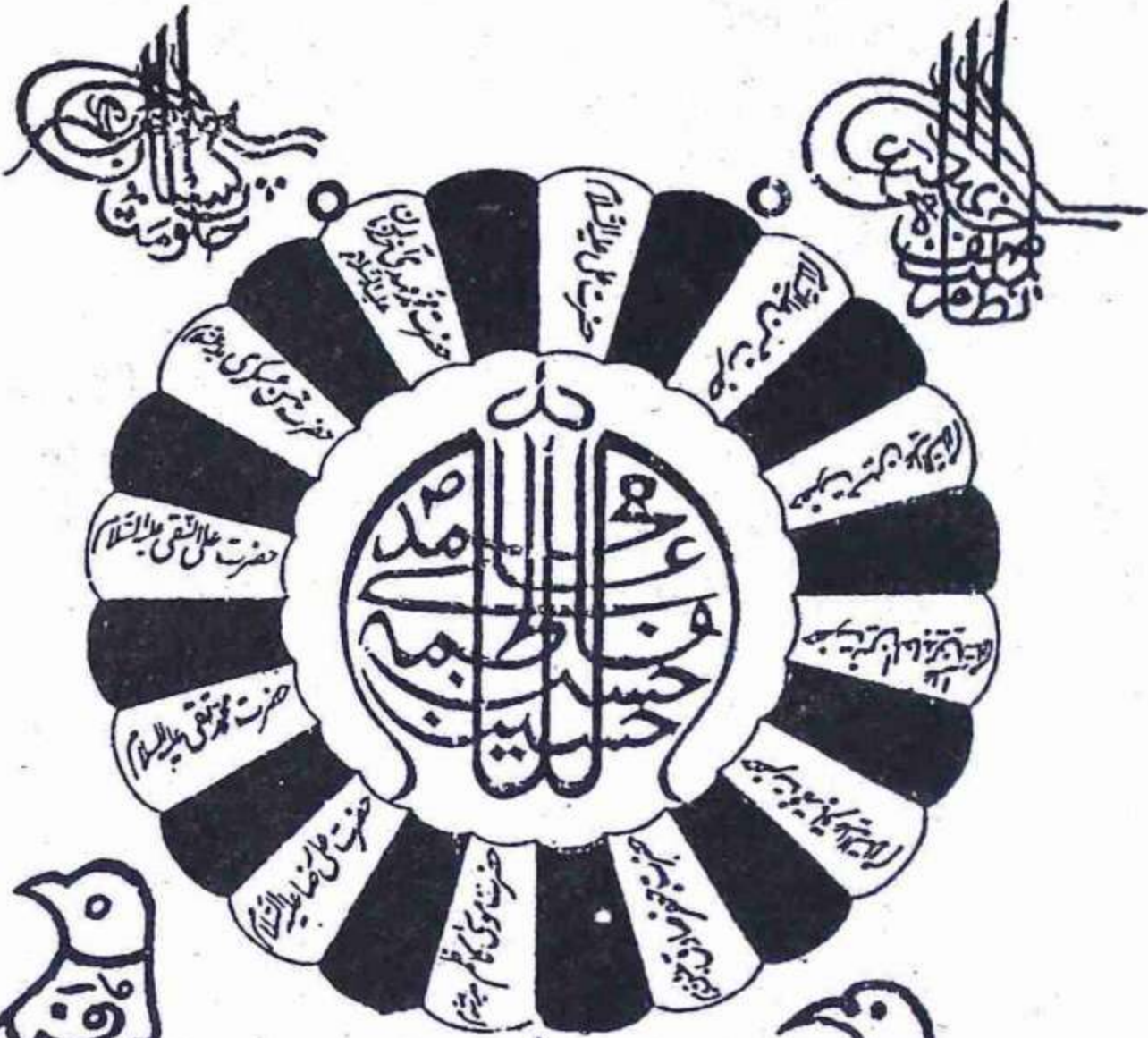
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آدابِ انگشتری اور اس کے مصنف

از قلم: سید محمد رزمی۔ محقق عصر :-

یہ کائنات ہمیشہ سے انسان کا موضوع بحث رہی۔ کائنات شناسی کی کوشش صدیوں سے جاری ہے اور تاقیامت تک جاری رہے گی۔ کائنات کے سربستہ رازوں سے پردہ اٹھانے اور اس کے عقدہ و اسرار کھولنے کی کوشش نئی نہیں ہے آغاز و تخلیق کائنات سے لے کر تا حال انسان اپنی کھوجی ہوئی طبیعت اور تجسس فطرت کے پیش نظر تا حدِ بصیرت و تا حدِ امکانی اپنے عقل و شعور کے مطابق اس میں مصروف ہے۔ کائنات فہمی جہان بشریت کا خاصہ بھی ہے اور تقاضا بھی۔ اس سلسلے میں قرآن حکیم کی دعوت جہانِ بشریت کے ذوق کو تسخیر کائنات کے لئے متوجہ اور مہمیز کر رہی ہے کہ وہ کائنات کے سلسلے میں عقل و فہم کا استعمال کرے اور اس کے مطابق کائنات کی ماہیت اور اس کی تخلیق پر غور و فکر کرے جیسے جیسے وہ کائنات کے بارے میں غور کرے گا اس پہ کائنات کے راز کھلتے چلے جائیں گے۔ ذات واجب نے اس کائنات میں انسان و حیوانات، نباتات و جمادات کوئی شے عبث تخلیق نہیں کی اور نہ ہی نوعِ انسان کو اس کائنات ان تمام اشیاء کی حقیقت و ماہیئت پر تفکر و تفحص کی دعوت دی ہے۔ کچھ اسی قسم کے موضوع پر

ہمارے سینئر قلمکار اور بزرگ قومی کارکن محمد وصی خاں صاحب نے غور و فکر فرمایا ہے متنئے موضوعات کو زیر قلم لانا خان صاحب کا خاصا ہے ان کی تحریر کا ایک خاص لہجہ اور دو واضح سطحیں ہیں جن میں سے ایک امتیازی خصوصیت محبت اہلبیتؑ اور ان سے بے پایاں عقیدت و ارادت کا برملا اظہار ہے دوسری خصوصیت تشکیل پاکستان کے تناظر میں مختلف تاریخی حوالوں سے گفتگو ہے۔ اگرچہ طویل علالت و حادثہ نے ان کی تحریری مصروفیات میں خاصا خلل ڈالا ہے۔ مگر حیرت و خوشی کی بات یہ ہے کہ ان کا تحریری سفر جاری ہے اور ایک عرصے کے جمود کے بعد خانصاحب نے ایک منفرد موضوع پر خامہ فرسائی کی ہے۔ ان کی یہ تحریر بھی انکی اہلبیت الطاہرین علیہم اسلام سے محبت و ارادت کی آئینہ دار ہے اور یہ بات قابل ستائش ہے کہ ان کے تحریری سفر کا ایک عمیق جذبہ ایک سچی لگن اور وارفتگی کے ساتھ دوبارہ آغاز خوش آئند قدم ہے ان کے عزم و استعداد کی داد دینی چاہیئے۔ اس دفعہ خانصاحب کی تحریر کا موضوع آداب انگشتری ہے خاں صاحب نے آیات و احادیث و روایات و درایت کی روشنی میں نگینوں کے خواص اور اس کے پہننے کے متعلق ارشادات معصومین علیہم اسلام بیان فرمائے ہیں جو مومنین کے لئے قابل عمل اور نفع بخش ہے۔ اہلبیت الطاہرین علیہم السلام کے دامن سے خود کو وابستہ کرنے والے اور اپنے پروردگار کی جانب رجوع اور استمداد الٰہیہ کے طالب اس کتاب سے خاصا فیض حاصل کر سکتے ہیں اور اس کتاب کے مطالعے سے روحانی مفاد سے مستفید ہونے کا موقعہ دستیاب ہوگا۔ بیشتر

پتھروں کی تاثیر کو تو عہد حاضر کے منکرین روحانیت مادیت پرست سائنسدانوں نے بھی تسلیم کیا ہے۔ اگر ہم برج و ستارہ کے مطابق ان پتھروں کو استعمال کریں تو دینی و دنیاوی دونوں مفادات حاصل ہو سکتے ہیں۔ پتھروں میں عقیق، فیروزہ، یاقوت، ہیرا، نیلم، لعل، لہسنیہ، مونگا، اور پکھراج ہر پتھر کے الگ الگ خواص ہیں اس موضوع سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے یہ کتاب بہترین تحفہ ہے۔

حضرت ختمی مرتبت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے بارہ طاہر و مطہر جانشین اور ان کے بارہ جگر نے بعض پتھروں کے فضائل و فوائد بیان فرمائے ہیں خصوصاً عقیق کے متعلق فرمایا ہے کہ اسکو پہن کر جو عبادت کی جاتی ہے اور جو دعائیں مانگی جاتی ہیں مستجاب ہوتی ہیں۔ موجودہ سائنسی تحقیق کے مطابق عقیق کے پہننے سے فشار خون کم ہوتا ہے۔ عقیق کے لئے یہ بھی روایت ملتی ہے کہ وہ انسان کو حادثہ و آفات سے محفوظ رکھتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہ یہ کتاب جو حتی المقدور صحیح روایات اور مستند ذرائع سے مرصع و مزین ہے اپنے اثرات و خواص کے لحاظ سے موثر اور اسناد کے لحاظ سے معتبر ہے۔

جناب محمد وصی خان صاحب جو پچاس سے زائد کتب کے مؤلف و مصنف ہیں۔ ایک بار پھر ایک نئے موضوع پر قلم اٹھا رہے ہیں۔ ماضی میں خان صاحب نے تاریخی، مذہبی اور قومی موضوعات اپنی تحریر کا موضوع بنایا تھا اور ان کی کتاب "تشکیل پاکستان میں شیعیان علی کا کردار" ملک گیر بلکہ بین الاقوامی شہرت کی حامل ہے۔ تاریخ کا صحیح اور دیانتدارانہ مطالعہ کرنے والے میرے اس دعوے کی تصدیق کریں گے۔

کتاب میں خان نے تاریخی نقطہ نظر کے ساتھ قومی تشخص کو بھی اجاگر کیا تھا۔ زیر تبصرہ کتاب خان صاحب کی دیگر تصانیف سے قطعی مختلف و منفرد ہے میں ان کی تلاش کی داد دیتا ہوں کہ انھوں نے اس اچھوتے موضوع پر مستند روایات اور روایات اور معلومات کا اتنا بڑا ذخیرہ یکجا کر دیا۔ خان صاحب دور کی کوڑی لانے میں ید طولیٰ رکھتے ہیں اس اعتراف کے ساتھ یہ بھی تسلیم کرتا ہوں کہ ان کے رسا ذہن نے بڑی ژرف بینی سے اس موضوع کے مواد کا انتخاب کیا ہے اور حادثہ و علالت نامساعد حالات اور کرب مسلسل کا شکار رہنے کے باوجود تن تنہا بدلتے ہوئے حالات کے بھنور میں پھنسی ہوئی انفرادیت کی کشتی کو بچانے کے لئے مصروف عمل ہیں۔ بارگاہِ ایزدی میں دست بدعا ہوں کہ ذات واجب ان کی اس تالیف کو شرف قبولیت عطا فرما کر دنیا و آخرت میں محمد و آل محمد علیہم السلام کی حمایت و شفاعت سے مشرف فرمائے۔

والسلام

آل محمد رزمی

"قرآن پڑھنا سیکھئے"۔ مرتبہ محمد وصی خان

اردو کا قرآنی کمپیوٹر۔ معمولی اردو پڑھنے والا شخص بڑی آسانی سے حرف
دو گھنٹے کے اندر
اندر بڑی روانی کے ساتھ قرآن پڑھنا سیکھ جاتا ہے۔ ہر گھر میں رکھنے
کی کتاب

بسم الله الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِینَ، وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّاهِرِینَ

جناب باسعادت محترم [illegible] خان ایده الله تعالی. بسی سعادت و خوشوقتی است که مانند شما شخصیات با نیت پاک و عقیده خالصانه دامن همت بکمر زده، و بنوبت خود خدمات مقدسه را انجام میدهید. البته در حال کنونی جامعه اسلامی بیش از پیش بکوشش و احساسات دینی نیازمند است.

قال امیر المومنین علی علیه السلام: التفکر مرآة صافیة، اندیشه و تفکر در هر کاری همانند آئینه صاف است. چه بسا انسان در امری سرگردان است، و راه بجائی نمی برد اما اگر به تفکر بپردازد و فکر خود را بکار ببندد راه درست و صحیح پیدا میکند. انسان در اثر تفکر مدام بطریقه و راه تفکر دست یافته تفکر برای او ملکه میگردد. و بدین ترتیب دارای نظریات درست و قاطعی خواهد شد. معلوم است برای شخص متفکر بسیاری از ذوات امور مشکلات پیش می آید، و راههای گوناگونی بنظر می رسد. شخص متفکر میتواند بر مشکلات پیروز شده بهترین راه را انتخاب کند. و بدین ترتیب در اجتماع شخص متفکر صحیح و باشخصیت شهرت یافته و از این راه مشکلات بزرگی را بر خود حل می سازد و راههای گوناگون و تجربیات مختلف را برای خود فراهم می سازد.

از خداوند متعال خواستارم برای همیشه شما را بخدمات دینی و خدمت بخانواده رسالت صَلَوَاتُ اللهِ وَسَلَامُهُ عَلَیْهِمْ أَجْمَعِینَ - موفق بنماید

محمد حسین توکلی نجفی

۴ شعبان ۱۴۱۴ هجری قمری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

متبرک اور قیمتی پتھروں کی روحانی کہانی۔!

تمام حمد اور ثنا خالقِ کائنات کے لیے اور درود وسلام محمد وآلِ محمد علیہم السلام کے لئے۔ ربِ جلیل نے کائنات میں جو کچھ خلق کیا وہ بنی نوعِ انسان کی افادیت کے لئے خلق کیا ہے۔ ارشاداتِ خداوندی ہو رہا ہے۔

۱۔ قرآنِ حکیم:۔ "اور چیزیں تمہارے فائدے کے لئے روئے زمین میں پیدا کر رکھی ہیں اور ان کی مختلف رنگتیں ہیں۔ ان میں بھی اُن لوگوں کے لئے جو غور و فکر کو کام میں لاتے ہیں۔ قدرتِ خدا کی بڑی نشانیاں ہیں" (پارہ ۱۴ سورہ نحل آیت ۱۳)

۲۔ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:۔ سرکارِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے۔ کہ پروردگارِ عالم کا ارشاد ہے کہ جس ہاتھ میں عقیق اور فیروزے کی انگشتری ہو اور وہ دعا کے لئے میری بارگاہ میں ہاتھ پھیلائے جائیں تو مجھے اُس سے شرم آتی ہے اور میں اُسے ناامید نہیں پھیرتا (تہذیب الاسلام از علامہ مجلسی صفحہ ۳۹)

۳۔ ارشادِ امام علیہ السلام:۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا ارشادِ گرامی ہے کہ ہمارے شیعہ جن علامات سے پہچانے جائیں گے اُن میں اوّل تر داہنے ہاتھ میں انگشتری پہننا۔ دوم فضیلت کے وقت نماز پنجگانہ پڑھنا۔ سوم زکوٰۃ دینا۔ چہارم اپنا مال اپنے مومن بھائیوں میں تقسیم کرنا۔ پنجم۔ لوگوں کو نیکی کا حکم دینا۔ ششم لوگوں کو بدی سے روکنا۔ (تہذیب الاسلام صفحہ ۳۶)

کہا جاتا ہے کہ کسی شخص نے ایک مرتبہ ایک شخص سے کہا پیارے بھائی میں ہمیشہ تمہارے سیدھے ہاتھ کی دو انگلیوں میں کئی کئی انگشتریاں دیکھتا ہوں جس میں ہر انگشتری میں کوئی نہ کوئی نگینہ جڑا ہوا ہوتا ہے اس کی کیا وجہ ہے۔ یہ پتھر اور نگینہ جو آپ کی انگشتریوں میں لگے ہوتے ہیں۔ اس سے آپ کو کوئی فائدہ ہوتا ہے یا آپ اپنے شوق کی خاطر پہنتے ہیں۔

بھائی مجھ کو ان نگینوں کے پہننے سے کوئی فائدہ ہے۔ بلکہ ان پتھروں سے مجھ کو ایک روحانی اور دلی لگاؤ ہے بات کچھ اس طرح ہے کہ جب ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن کو خالق کائنات نے اس عالم کے لئے رحمت العالمین بنا کر مبعوث فرمایا۔ تو سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رب جلیل خداوند کریم کی وحدانیت اور حقانیت اور ساتھ ساتھ اپنی رسالت کا اعلان کیا تو تمام اہل عرب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانی دشمن ہو گئے اور ہر طرح سے آپ کو ایذا پہنچانے لگے۔ اور آپ کا جینا محال کر دیا آپ سے طرح طرح کے معجزات دکھانے کے لئے سوالات کرنے لگے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہاں ان عربوں کو مختلف معجزات دکھاتے تو ان میں سے ایک معجزہ یہ تھا کہ آپ راہ چلتے زمین سے سنگریزے اٹھا لیا کرتے تھے وہ سنگریزے آپ کی ہتھیلی میں آتے ہی کلمہ توحید اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی گواہی دینے لگ جاتے تھے۔ یہ دیکھ کر اہل عرب حیران اور پریشان ہو جاتے تھے کچھ تو اس وقت

حق کا دامن تھام لیتے تھے اور کچھ راہِ فرار اختیار کرتے تھے۔

اس بات نے مجھ کو یہ سوچنے پر مجبور کر دیا کہ انسان جو اشرف المخلوقات ہے اس کو اللہ پاک نے عقلِ سلیم اور شعور سے آراستہ کیا ہے۔ وہ تو سچائی کے راستہ پر چلنے سے گریز کرے۔ اس کے برخلاف نبی کریمؐ کا جانی دشمن بن جائے۔ لیکن یہ سنگریزے اور پتھر آپ کی ہتھیلی پر آتے ہی سچائی اور حق کے طرفدار بن جائیں۔ اللہ کی واحدانیت اور رسول کی رسالت کی گواہی دینے لگیں۔ یہ دیکھ کر خداوند کریم نے ان پتھروں کو اتنا متبرک اور قیمتی بنا دیا کہ یہ قیمتی پتھر انبیاء علیہم السلام کی اور ائمہ اطہار علیہم السلام اور اولیاء کرام کے دستِ مبارک کی زینت بن گئے۔ کوئی الماس بن گیا کوئی ہیرا۔ کوئی پنہ۔ کوئی یاقوت۔ کوئی فیروزہ۔ کوئی درِ نجف۔ کوئی عقیق۔ کوئی پکھراج اور حدید چینی بن گیا۔ اور اللہ کے رسول برحق، حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عطا کردہ برکت سے دنیائے انسانیت کو فائدہ پہنچانے لگے۔

قطعہ

اُس وقت کے انسانوں سے پتھر ہی بھلے تھے
جو احمدِ مرسلؐ کو بھی پہچان رہے تھے
یہ سنگ جو انگشت میں ہیں لعل و جواہر
قدموں پہ محمدؐ کے یہ قربان ہوئے تھے

(وصی خان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کے اسم مبارک کا ایک مجرب اور کامیاب عمل

یہ عمل کامیاب ترین عملوں میں سے ایک ہے جو بہت آزمودہ اور کارآمد ہے۔ ہزاروں درد مند اور پریشان حال لوگوں نے اس سے پورا پورا فائدہ اٹھایا ہے۔ آپ بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

طریقۂ عمل

بعد نماز عشاء دو رکعت نماز حاجت پڑھیے پھر اسی مصلّے پر بیٹھے بیٹھے اپنے ہاتھ کی عقیق کی انگشتری کو ہتھیلی کی طرف کر کے اگر نہیں ہے تو پہن لیجیے ہر ایک نشست میں اپنی جائز خواہشات کے لیے یا پریشانی اور آفت سے نجات کے لیے اوّل اور آخر محمدؐ و آل محمد علیہ السلام پر سات مرتبہ درود پڑھیے اور درود پڑھنے کے بعد دس تسبیح (ایک ہزار مرتبہ)

یَا عَلِیُّ بِاِذْنِ خُدَا

پڑھیے انشاء اللہ بہت جلد اپنا مقصد پائیے گا۔ یہ عمل کچھ دن تک جاری رکھنا ہے معلوم ہونا چاہیے یہ اسم اعظم ہے۔

حکیم حاذق
طبِ یونانی کے بے تاج بادشاہ

استاد الاطباء حکیم لاثانی عالیجناب حضرت محمد یونس صاحب مدظلہ

مالک ہندوستانی دواخانہ

پاکستان کوارٹر نشتر روڈ کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رگِ سنگ میں زندگی کے شرارے

از قلم فیض رقم عالیجناب حضرت حکیم محمد یونس صاحب قبلہ فاروقی
استاد الاطباء و مالک ہندوستانی دواخانہ
پاکستانی کوارٹر نشتر روڈ۔ کراچی۔

خالق کائنات نے جب اس کائنات کو خلق کیا تو کئی ہزار سال پہلے نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک نور کو پیدا کیا۔ پھر اس کائنات کی ہر شے کا وجود آپ سے سامنے آیا۔

دنیا والوں کی نظروں میں جملہ خلق کی ہوئی اشیاء کے اسرار و رموز کو روشناس کرانے کے لئے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام کو جنت الفردوس سے اس دنیا میں بھیجا۔ بنی نوع انسانوں کو خلق کیا ان انسانوں کی ہدایت۔ رہبری اور رہنمائی کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیا علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ جو وقتاً فوقتاً بنی نوع انسان کی ہر طرح سے رہبری اور رہنمائی فرماتے رہے۔ ساتھ ہی ساتھ یہ بھی بتاتے رہے کہ اس عظیم کائنات اور اس سے متعلق جملہ چیزوں کو صرف اور صرف ایک خدا نے خلق کیا۔ جو یکتا ہے جس کا اس کے سوا کوئی اور پیدا کرنے والا نہیں ہے۔ دنیا کی ہر شے کا وہ مالک و مختار ہے جس کو چاہے پیدا کرے جس کو چاہے فنا کردے۔ جس کو چاہے عزت دے اور جسکو چاہے ذلت دے آخر میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کائنات پر رحمت اللعالمین بناکر

بھیجا۔ سرکار رسالت مآب کو بیشمار معجزات ، دنیا کے اسرار و رموز اس کے علاوہ کائنات کی جملہ چیزوں کے متعلق علوم سے سرفراز فرمایا جس کو دیکھ کر دنیا دنگ رہ گئی کیونکہ کائنات کی ہر شئے آپ کے تابع اور ان پر آپ کو پورا پورا تصرف حاصل ہے۔

سرکار رسالت مآبؐ کے معجزات میں سے ایک معمولی اور ادنا سا معجزہ یہ تھا کہ آپ کے دست مبارک میں زمین سے اٹھائے ہوئے معمولی معمولی سنگریزے کلمۂ توحید اور آپ کو نبی برحق ہونے کی گواہی دینا شروع کر دیتے تھے۔

آپ کے دست مبارک سے مس ہونے کی وجہ سے یہ سنگریزے متبرک بن گئے۔ ہیرے اور جواہرات کی شکلوں میں تبدیل ہو گئے۔ بنی نوع انسان کی افادیت کے لئے ان پتھروں میں سے بیشمار فوائد و خواص پیدا ہو گئے۔ میرا تعلق حکمت سے ہے بلکہ یہ ہمارا پیشہ بھی ہے۔ جناب محمد وصی خاں نے اپنی تحریر کردہ کتاب "آداب انگشتری" "متبرک پتھر اور نگینے اور ارشادات امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام" پر اظہار رائے کے لئے فرمایا میں نے اس کتاب کو بڑی تنقیدی نظروں سے دیکھنا شروع کیا اور شروع سے آخر تک ایک ایک لفظ پر نظر ڈالی۔ یہ کتاب پڑھ کر بہت خوشی ہوئی کہ موصوف نے انگشتری پہننے کے فوائد۔ جواہرات کے سحری اور طبیّ خواص اور بنی نوع انسان کے لئے ان نگینوں کی افادیت کے کسی پہلو کو بھی نہیں چھوڑا لیکن پھر بھی میں چند جواہرات اور نگینوں کے طبیّ خواص پر بحیثیت حکیم بحث کروں گا۔

یہ جواہرات اس دنیا میں ستاروں کی طرح لاکھوں کی تعداد میں ہیں صرف چند جو لیہر کا ہی علم ہو سکا ہے۔ پرانے زمانے کے حکماء اور اطبار انہی جواہرات سے ہزاروں

انسانوں کا شافعی علاج کرتے تھے جسکی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ وہ اصلی جواہرات کے کشتوں سے اس کے طبی خواص کے مطابق دوا سازی کرتے تھے۔ لیکن آج کل بے ایمانی کا دور دورہ ہے جہاں اس نے اور جگہ اپنا راج قائم کیا ہے وہاں یہ علاج مرض ہمارے پیشے میں بھی داخل ہو گیا ہے۔ جہاں اصلی ہیرے کے کشتہ کو کام میں لینا تھا۔ وہاں بلور، زرغون کو استعمال کرتے ہیں۔ جہاں سچے موتیوں یعنی مروارید کو استعمال میں لانا تھا، وہاں سیپی کا استعمال ہو رہا ہے۔ یاقوت کا سرمہ استعمال کرنے کے بجائے گارنیٹ یعنی ٹامرہ کو استعمال کیا جا رہا ہے۔ اب آپ خود اندازہ لگائیں اگر اصلی چیزوں کی جگہ نقلی چیزوں کا استعمال میں لیا جائے تو دوا مریض کو کیا فائدہ دے گی۔ یہی وجہ ہے کہ عوام الناس کا اعتبار طب یونانی سے بالکل اٹھتا جا رہا ہے۔

آپ نے خود مشاہدہ کیا ہوگا بلکہ لوگوں کی زبانی سنا بھی ہوگا کہ فلاں حکیم لاثانی علاج کرتے ہیں انکی دوائیں زود اثر ہوتی ہے جو لوگوں کو جلد فائدہ پہنچاتی ہے آپ نے کبھی اس طرف دھیان دیا کہ اس کی کیا وجہ ہے۔ میں آپ کو اس کی وجہ بتاتا ہوں۔ اس کی وجہ صرف اور صرف یہ ہے کہ یہ حکماء اپنے پیشے کو ایمانداری اور ذمہ داری سے انجام دے رہے ہیں۔ اپنے دواخانہ میں اصلی چیزوں سے اپنے سامنے دوا تیار کراتے ہیں۔ یہ میرے دل کی بات تھی جو نکل گئی۔

"علیؑ" جیسے متبرک نام سے منسوب کتاب کے لئے میرا جیسا کم علم شخص کیا لکھ سکتا ہے یہ تو شہر علم کے دروازے تھے ان کے استاد تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے جن کے متعلق حضرت علی کرم اللہ وجہہ خود ارشاد فرماتے ہیں کہ مجھے علم سرکار رسالت نے

اس طرح دیا جیسے چڑیا اپنے بچہ کے منہ میں دانا دیتی ہے۔ ان سنگریزوں کو جو شہر علم کے دست مبارک سے مس ہونے کے بعد عزت۔ شہرت اور خوبیاں ملی ہیں انکو بیان کرنے کے لیے، شہر علم کے دروازے حضرت علیؓ کا نام نامی لے کر جواہرات کی خوبیاں بیان کر رہا ہوں

بیش قیمت جواہرات اور سنگریزے بھی کام آتے ہیں اور یہ اپنے اندر مختلف سحری اور طبی خوبیاں رکھتے ہیں۔

چند سو سال پہلے ایک ایسا دور بھی تھا جب لوگ بیش قیمت پتھروں کی اور جواہرات کی قدر و منزلت کے متعلق چند مخصوص عقائد رکھتے تھے لیکن اب علم نے اتنی ترقی کر لی ہے جس کی وجہ سے اب ان عقائد نے اصلیت کا رنگ ڈھال لیا ہے اور سائنس نے نت نئے تجربات سے پتھروں کے طبی خواص کو دنیا سے منوا لیا ہے۔ ذیل میں چند جواہرات اور پتھروں کے طبی خواص کا تذکرہ کر رہا ہوں جن کو دنیا نے تسلیم کیا ہے۔

۱۔ **موتی:** اگر موتیوں کو شیرۂ انگور (سرکہ) میں حل کر کے پلایا جائے تو تمام جسم کی بیماریاں کمزوریاں دور ہو جاتی ہیں۔ بچوں کو استعمال کرانے سے بیماریوں میں ان کو مضر اثرات سے محفوظ رکھتا ہے۔ موتی بچوں کو استعمال کرانے سے بچے مرض چیچک سے محفوظ رہتے ہیں۔

۲۔ **نیلم:** یہ تکلیفوں کو دور کرتا ہے۔ اور جس کسی کو راس آجائے تو اسے مالا مال کر دیتا ہے۔ ورنہ سخت نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔

۳۔ **لعل:** اپنے پہننے والے کو شاد اور خوش و خرم رکھتا ہے۔ پریشان خواب اور احتلام سے بچاتا ہے۔ آنکھوں کی روشنی تیز کرتا ہے۔ غم دور کرتا ہے۔

۴۔ بانجھ پن کے لئے بھی ہیرے کا کشتہ ایک معاون علاج ہے۔

۵۔ دمہ کے لئے اسکو آخری علاج کی حیثیت حاصل ہے۔ اس سے بلغم کی نالی کا ورم دور ہوتا ہے اور رطوبت کو خشک کرتا ہے۔ سانس میں آسانی پیدا کرتا ہے اور پھیپھڑوں کے زخم کو بھرتا ہے۔

اس کے کشتہ میں صفت اول یہ ہے کہ اسے ہفتے میں صرف ایک بار استعمال کرنا پڑتا ہے جس میں کوئی پرہیز شامل نہیں ہے۔ اس کے کشتہ ہونے کے بعد اس کی سختی ختم ہوجاتی ہے۔ جس کی پہچان یہ ہے کہ اس کی سختی آٹے کے برابر ہو۔ ایک خوراک صرف دو چاول کے برابر ہے۔ اس میں کوئی مضر اثرات باقی نہیں رہتے۔ بعض معنوں میں یہ کشتہ اتنی بیماریوں کے لئے موجودہ سائنسی طب کے لئے چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے اب تک جو سائنس نے اس کے متعلق تحقیق کی ہے وہ یہ ہے کہ اس میں ایک کمیاب آئیسو ٹوپ موجود ہے جس کو کاربن ۱۳ کہتے ہیں۔ جو بہت سی بیماریوں کے لئے موثر علاج ہے لیکن طب جدید نے اس کی کوئی خاص دوائی تیار نہیں کی۔ خام ہیرا، بغیر کشتہ شدہ ایک ذرہ بھی اگر انسانی معدہ میں چلا جائے تو موت واقع ہوجاتی ہے کیونکہ یہ اتنا سخت ہوتا ہے کہ جسم کے جس حصے میں جاتا ہے اسے کاٹتا چلا جاتا ہے۔ اس کا علاج کافی مشکل ہے تاہم حکماء نے کہا ہے کہ اگر تازہ دودھ گائے کا پلا کر قے کروادی جائے تو انسان کے بچنے کے امکانات ہو جاتے ہیں۔ اس پتھر کو عورت کے زانو پر باندھے تو درد زہ سے نجات ملتی ہے۔ معدہ پر لٹکانے سے انسان دردِ شکم اور بدہضمی سے محفوظ رہتا ہے۔ دل کے نزدیک لٹکانے سے دل قوی ہوتا ہے مرگی کے مہلک مرض کو دور کرنے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ حاملہ عورت کو پیٹ پر باندھنے سے وضع حمل میں آسانی ہوتی ہے۔

دشمن کو دفع کرتا ہے۔ جو شخص اسکو پہنے اس کے محبت کے تمام کام آسان ہو جاتے ہیں۔ بہت ہی گرانقدر ہیرا ہے۔ آسانی سے دستیاب نہیں ہوتا اس میں قدرت نے خاص صفت یہ رکھی ہے کہ اندھیرے میں مثلِ انگارہ سرخ کے نظر آتا ہے اس کو لعلِ شب چراغ بھی کہتے ہیں۔

۵۔ زمرد (پنا)، افعی (سانپ)، اس نگینہ کو دیکھ کر اندھا ہو جاتا ہے زہر اور زہر دار جانوروں کے کاٹنے میں شربت "بادطلا" کار آمد ہے۔ اس کی انگشتری پہننے والا لوگوں کی نظروں میں ہر دلعزیز ہوتا ہے۔ تنگی معاش دور کرتا ہے معدہ کو تقویت دیتا ہے۔ اس نگینہ کو اس وقت پہنا جائے جب قمر، برج میزان میں ہو تو فائدہ ہی فائدہ ہے۔ امراض چشم میں بہت مفید ہے۔

۶۔ مرجان (مونگا) اس جواہر کی تعریف قرآن شریف میں بھی ہے۔ درد معدہ کو دور کرتا ہے۔ اس نگینہ کے سات دانے گلے میں پہننے سے جملہ امراض اور جادو کے اثر سے محفوظ رہتا ہے۔ بچوں کے گلے میں ڈالنے سے نظر بد اور بیماریوں سے محفوظ رہتے ہیں مرجان کا کشتہ امراض شکم میں اکسیر اعظم ہے۔

۷۔ پکھراج: از قسم جواہر ہے۔ یہ مسرت اور خوشی بخشتا ہے۔ شادی محبت میں وفاداری کرتا ہے۔ ملاحوں کو اس کی انگشتری ضرور پہننا چاہیئے اس لئے کہ یہ غرقابی سے محفوظ رکھتا ہے۔

۸۔ حجر یشب: از قسم جواہر ہے عمر دراز کرتا ہے۔ محبت قائم رکھتا ہے اس کے گلے میں پہننے سے خناق دفع ہوتا ہے۔ قبل ولادت عورت کی ران پر باندھنے سے ولادت کی تکلیف کم ہو جاتی ہے۔ اس کی تختی امراض قلب میں بہت ہی اکسیر ہے

۹۔ ادپل: جو لوگ محبت کرتے ہیں یا کسی سے محبت کرنا چاہتے ہیں۔ ان

حضرات نے لیے اس نگینہ کی انگشتری بہت مفید ہے خصوصاً لڑکیوں کی شادی کے سلسلے میں اوپل بہت ہی مفید ہے۔

۱۰۔ بلور: بلور کے نگینہ کو بچہ کے گلے میں پہنانے سے اس کا رونا اور خواب میں ڈرنا بند ہو جاتا ہے۔

۱۱۔ لہنیا: اگر اسے عورت کے بالوں سے باندھ دیا جائے تو درد زہ میں کمی واقع کرتا ہے۔ ناسور کے مریض کے لیے اس کا کشتہ فائدہ مند ہے جو اس کا مؤثر علاج ہے۔ دشمن کو زیر کرتا ہے۔ اس کا اثر نیلم کے اثرات سے ملتا جلتا ہے۔ میدانِ جنگ میں دشمن پر غلبہ دلاتا ہے۔

۱۲۔ زبرجد: مفرح۔ معالج مرض جذام۔ بینائی کو تقویت دیتا ہے دافع دمہ کھانسی ہے۔ گردے کی پتھری توڑ کر نکالتا ہے۔ قوت باہ بڑھاتا ہے پیشاب کی بیماریوں میں بہت مفید ہے۔ بے روزگار افراد کے لیے بہت موزوں ہے۔

۱۳۔ لاجورد: دافع خفقان ہے، بے خوابی دور کرتا ہے۔ بدن کے درد میں مفید ہے۔ عام طور پر عورتوں کی مخصوص بیماریوں میں مفید ہے ماہرین نے اسکو نیلم سے تشبیہہ دی ہے۔ از قسم جواہر ہے۔

۱۴۔ سنگ ستارہ: عام طور پر مرض بواسیر میں بہت مفید ہے۔

۱۵۔ دہانہ فرنگ: یہ پتھر دردِ گردہ۔ ہوائی گردہ۔ مثانہ اور گردے میں پتھری کے لئے بہت مفید ہے تندرست آدمی کو اس کی انگوٹھی ہرگز نہیں استعمال کرنا چاہیے۔

۱۶۔ پیتون: یہ پتھر بھی پتہ کی تکلیف مثانہ اور گردے کی تکلیف میں بہت مفید ہے۔

۱۷۔ الماس ۔ اس کو ہیرا بھی کہتے ہیں، یہ زہر ہلاہل ہے۔ آگ اور لوہے کا اس پر اثر نہیں ہوتا ہیرے کو ہیرا کاٹ سکتا ہے۔ مقوی دل۔ دافع خوف وسحر ہے۔ مرگی سے بچاتا ہے۔ زیادہ تر صرف لوگ اگر پہنیں تو طبیعت کو تفریح دیتا ہے۔ اگر بائیں ہاتھ کے پہنچے پہ باندھے تو تمام آفات سے محفوظ رہتا ہے۔

اکسیر اعظم دوا

ہیرے کا کشتہ اکسیر، روح حیات اور معاون حیات ہے۔ یہ پتھر متعدد لا علاج امراض کے لئے شافی دوا ہے۔ دنیا کے کسی بھی طریقۂ علاج میں ہیرے کے کشتے سے زیادہ مؤثر اور مکمل علاج ذیابیطس۔ دمہ۔ فالج۔ لقوہ۔ اور دق وغیرہ کا نہیں ہے۔

۱۔ ذیابیطس کے مریض جنکو شکر آتی ہو ہیرے کے کشتے کے استعمال سے ان کے تشو ز یعنی لبلبے میں نئی زندگی پیدا ہو جاتی ہے اور وہ قدرتی طور پر انسولین (شکر کی زیادہ مقدار کو ختم کرنے کی طاقت) پیدا کرنے لگتا ہے اس مرض سے نجات حاصل کرنے کے لئے چار خوراکیں کافی ہیں۔ اس کے علاوہ یہ جگر کے فعل کو ٹھیک کرتا ہے اور خون میں شکر کی مقدار میں مناسبت لاتا ہے۔

۲۔ فالج۔ لقوہ۔ اور ادھرنگ جیسے موذی امراض کا کامیاب علاج ہے جن حضرات کی ٹانگیں ادھرنگ یا فالج کی وجہ سے ناکارہ ہو جاتی ہیں چند خوراکوں میں وہ چلنے پھرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔

۳۔ سِل و دق کی بیماریوں کو چار یا پانچ خوراکوں سے بالکل آرام مریض کو آجاتا ہے اور پھر دوبارہ یہ بیماری نہیں ہوتی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا علی مشکلشا ادرکنی

ہماری دس سالہ کاوش پر دانشوروں حضرات

و علماء کرام

کے تبصرے

اور

قیمتی تاثرات

قطعہ

صدیوں سے چل رہی ہے عزادارئ حسینؑ

دنیا میں آج بھی ہے عزاداری حسینؑ

باقی رہے گی تا بہ قیامت جہاں میں

بنیاد بن گئی ہے عزاداری حسینؑ۔

△

حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتری

کی کہانی

تاریخ کی زبانی

از قلم موتی رقم عالیجناب بشیر الملّت ثقۃ الاسلام حضرت علامہ محمد بشیر صاحب قبلہ انصاری (مرحوم) فاتح ٹیکسلا پنجاب

* * * * *

انگشتری پہننا وہ بھی داہنے ہاتھ کی آخری دو انگلیوں میں سنتِ نبویؐ کی پیروی ہے جو باعثِ خیر و برکت، رنج و غم سے نجات کا بڑا ذریعہ اور دعاؤں کی قبولیت کے لئے وسیلہ ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی بادشاہت صفحہ ہستی پر نمایاں حیثیت رکھتی ہے آپؑ کے ملک عظیم کا ذکر سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دعائے خاص میں اس طرح فرمایا

ہے۔

ترجمہ:۔ پروردگار! تو نے سلیمانؑ کو ملکِ کبیر عطا فرمایا اور ابراہیمؑ کو خلیل کے لقب سے ممتاز فرمایا اور موسیٰؑ کو کلیم اللہ کے خطاب سے سرفراز کیا پس مجھے کیا عطا کیا۔

سرکارِ دو عالم حبیبِ خدا کی دعا اور التجا کا جواب بارگاہِ خداوندی سے اس طرح ہوا۔

ترجمہ:۔ "میں نے سلیمانؑ کو ملکِ فانی دیا اور تجھے ملکِ باقی دیا۔ ابراہیمؑ کو خلیل بنایا۔ تجھے اپنا حبیب بنایا اور موسیٰؑ سے کوہِ طور پر باتیں کیں۔ تو تجھ سے عرشِ نور پر باتیں کیں۔

اس دعائے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت سلیمان علیہ السّلام کی حکومت اور بادشاہت کی عظمت اور وسعت کا پورا پورا اندازہ ہوتا ہے۔

تاریخ انبیا علیہ السلام دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؑ کے ماتحت انسانوں کے علاوہ جانور چرند پرند اور جن وغیرہ سب تھے۔ اور ہزاروں کا لشکر آپؑ کے حکم سے ہوا پر سیر کرتا رہتا تھا۔ ہوا آپؑ کی مطیع و فرمانبردار تھی۔ اللہ پاک کی طرف سے کائنات کے لئے جملہ خلق کی ہوئی چیزوں پر اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپکی حکمرانی تھی یہ سب کچھ تھا مگر تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ اس ملکِ کبیر و سلطنت عظیم کا سبب ایک انگشتری تھی جو حضرت سلیمانؑ نبی اللہ کے دستِ مبارک کے داہنے ہاتھ میں رہتی تھی۔ اس کے اثر سے آپؑ کا حکم بحروبر پر جاری تھا۔ جانور بھی آپؑ کے مطیع جن آپ کے تابع انسان آپ کے فرمانبردار ہوا ہیں آپؑ کے اشارہ چشم و ابرو کے ماتحت۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے بعد میں نے اس انگشتری کے متعلق معلومات

حاصل کرنے کی بہت کوشش کی جس کے لئے مجھ کو ہزاروں کتابوں کی ورق گردانی کرنا پڑی لیکن سیر طلب مواد حاصل نہ کرسکا۔ لیکن میں نے ہمت نہ ہاری کچھ عرصہ کے بعد ایک کتاب نظر سے گزری جو "سر العالمین" مشہور ہے اس کے صفحہ ١١١ مطبوعہ بمبئی پر اس عظیم اور مبارک انگشتری کے متعلق امام ابو حامد غزالی مسلمانوں میں بہت بڑی شخصیت کے مالک ہیں تحریر فرماتے ہیں کہ یہ انگشتری خداوند عالم نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی رحلت کے بعد اپنی خاص حفاظت میں اس طرح رکھی کہ اس کے لئے چند فرشتے مقرر فرمائے جو اس انگشتری کو قوم جن کی دست برد سے محفوظ رکھیں۔

جب پیغمبر خدا حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ معظمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ تشریف لائے تو خداوند کریم نے وہ انگشتری طلب کی اور اس انگشتری کو اپنے مقرب فرشتہ کے ذریعہ سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچائی اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی حکم دیا کہ اس انگشتری کو آپ اپنے دست مبارک سے آپ اپنے برادر علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو عطا فرما دیں۔ چنانچہ سرکار نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس انگشتری کو حضرت علی علیہ السلام کو عطا کردی۔ جس کو آپ نے اپنے داہنے ہاتھ میں انگلی میں پہن لیا۔ اور مسجد نبوی میں تشریف لائے اور نماز ادا فرمانے لگے کہ اسی دوران ایک سائل نے تین مرتبہ سوال کیا مگر کسی نے اس سائل کو کچھ نہ دیا۔ چوتھی مرتبہ اس سائل نے خداوند کریم سے دعا کی۔ ادھر اللہ نے سائل کی طرف اپنا دست مبارک بڑھا دیا جس میں وہ مبارک انگشتری تھی۔ مولا علی اس وقت حالت رکوع میں

تھے۔ امام غزالی کی تحریر سے معلوم ہوا کہ حضرت علی علیہ السلام نے سائل کو وہی انگشتری عطا فرمائی جو حضرت سلیمان علیہ السلام نبی کے دستِ مبارک میں تھی اور جس کے اثر سے وہ عظیم ملک کے حاکم تھے۔ آپ کے اس عطیہ کے فضل و شرف کا اظہار خدا کی طرف سے اس طرح ہوا کہ جبرائیلؑ امین آیۂ ولایت لے کر نازل ہوئے یا بقول امام غزالی آیۂ تطہیر نازل ہوئی۔ بہر حال اس قدر یہ بات متفق علیہ ہے کہ وہ انگشتری حضرت سلیمان ہی والی تھی جس کی قیمت حضرت سلیمان علیہ السلام کا ملک کبیر اور وہ بادشاہت تھی جس پر آپکی پوری حکمرانی تھی۔

آیۂ ولایت میں آخری فقرہ ہے " ترجمہ :- یعنی حالت رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں۔ پروردگار عالم نے حضرت علی علیہ السلام کا انگشتری دینا لفظِ زکوٰۃ سے تعبیر فرمایا ہے اور زکوٰۃ کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) زکوٰۃ واجب :- (۲) زکوٰۃ سنت۔ زکوٰۃ واجب مال کا چالیسواں حصہ ہوتا ہے اور زکوٰۃ سنت صدقہ و خیرات کو کہتے ہیں پس معلوم ہوا کہ وہ انگشتری جو حضرت سلیمان کی بادشاہت کی قیمت تھی حضرت علی علیہ السلام نے اس کو زکوٰۃ میں دے دی۔ اگر زکوٰۃ واجب مراد لی جائے تو آپ نے اپنی ملکیت کا چالیسواں حصہ عطا فرما دیا یعنی حضرت سلیمان کی جو سلطنت تھی وہ ہمارے مولا کی ملکیت کا چالیسواں حصہ تھی جو آپ نے زکوٰۃ میں دے دی۔ اگر زکوٰۃ سنت مراد لی جائے تو دیکھیے میرے مولا نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی بادشاہت کے برابر دولت صدقہ اور خیرات میں دے دی۔ بہر حال زکوٰۃ مانیں یا نہ مانیں اتنا ضرور ماننا پڑے گا کہ علی علیہ السلام نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی بادشاہت کی قیمت ایک سائل کو خیرات میں دے دی

بشکریہ شاہی جنتری و معارف اسلام لاہور
جلد ۲ اشاعت سنہ ۱۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ

از قلم: عالی جناب عزت مآب

شہنشاہِ خطابت۔ پروفیسر سید

علی رضا شاہ نقوی صاحب قبلہ

محمد وصی خان صاحب ایک بے لوث، مخلص قومی کارکن کی حیثیت سے دنیائے شیعیت میں پہچانے جاتے ہیں جن کو تصنیف و تالیف سے بھی بے حد لگاؤ ہے اور اب تک پچاس سے زیادہ کتب کی تالیف کر چکے ہیں۔ یہ بھی ایک اٹل حقیقت ہے کہ تجربہ سب سے بڑی دولت ہے اور وصی خان صاحب کو قومی کارکن کی حیثیت سے تیس برس سے زائد کا تجربہ ہے اور آپ نے ملک کے جید علماء ومفکرین کی صحبت سے فیض حاصل کیا اور پاکستان میں جب بھی شیعہ قوم کو آپ کی ضرورت ہوئی آپ ہمیشہ پیش پیش رہے۔

پچھلے چند برسوں سے آپ نے مشہور زمانہ امامیہ جنتری میں مختلف پتھروں اور نگینوں کی صفات۔ طبی اور سحری خواص اس سلسلے میں آئمہ معصومین علیہم السلام ...... سے جو ان نگینوں اور جواہرات کے متعلق مروی ہے وہ لکھنا شروع کیا۔ یہ تحریری تحریک واقعی ایک ندرت لئے ہوئے تھی کیونکہ مقررین نے اس طرف بہت ہی کم

دھیان دیا۔ خاص طور سے اردو ادب میں اور وہ بھی دین کی روشنی میں۔

ان لوگوں نے جو سائنسی علوم کو دین کی روشنی میں پرکھنا چاہتے ہیں۔ ان تحریروں کو بہت پسند کیا اور دلچسپی لی۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ تمام جمادات۔ نباتات۔ اور حیوانات کسی نہ کسی شکل میں جسم انسانی پر اپنا اثر ڈالتے ہیں کچھ غذا اور دوا کی شکل میں۔ کچھ لباس کی شکل میں اور کچھ رہائش کے طریقوں کی شکل میں جس سے انسان اپنی نشوونما کو ہر حال میں برقرار رکھنا چاہتا ہے۔ مرنے کے بعد بھی زمین کا کونہ ہی اس کے لئے تلاش کیا جاتا ہے۔ جس میں اس کو چھپا دیا جائے اسی طرح سے پتھر و نگینے جو کہ جمادات میں سے ہیں۔ انسان کی کھال، رگوں اور رگوں کے اندر بہنے والے خون کو متاثر کرتے ہیں جس سے انسان کی خصلت و عادات و معمولات میں کچھ نہ کچھ فرق پڑ جاتا ہے۔ یہ پتھر انگشتریوں کی شکل میں پہنے جاتے ہیں جو یہ پتھر ائمہ معصومین علیہم السلام اپنی انگشتریوں میں پہنا کرتے تھے۔ ان کو عقیدتاً پہننا باعثِ ثواب و برکت بھی ہے۔ اور ان پتھروں کا اثر بہرحال مثبت ہوتے ہیں معروف ترین پتھر جو اہل تشیع انگشتریوں میں پہنتے ہیں۔ وہ عقیق و فیروزہ ہیں کیونکہ جو تاریخ آئمہ معصومین علیہم السلام کی انگشتریوں کے بارے میں بڑی خوبصورتی سے وضاحت نے زیر نظر کتاب "آداب انگشتری، قیمتی متبرک پتھر، نگینے اور ارشادات امیرالمومنین حضرت علی علیہ السلام" میں واضح کی ہے۔ اس میں عقیق بہت زیادہ نمایاں نظر آتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ انگشتریوں کے بارے میں مفید معلومات بھی اس کتاب میں موجود ہیں جن کو پڑھ کر ایک مومن اپنے لئے انگشتری کا انتخاب بڑی آسانی سے کر سکتا ہے۔ میں خداوند تعالیٰ

سے دعا کرتا ہوں کہ محمد و آل محمد علیہم السلام کے صدقے میں وصی خاں صاحب کو حیات طویل عطا فرمائے تاکہ وہ آئمہ معصومین علیہم السلام کی روشنی میں شیعہ قوم کی زیادہ سے زیادہ خدمت کر سکیں۔ آمین

دعا گو

دستخط (پروفیسر سید علی رضا شاہ نقوی)

فون نمبر: 6638136۔

قطعہ

قدم قدم یہ بتاتی ہیں قربتیں فیضی
کہ نصف نور ہے بس نصف نور ہی کے لئے
جگا نہ دینا علیؑ کو کوئی شب ہجرت
یہ سو رہے ہیں محمدؐ کی زندگی کے لیے

قطعہ

سیلاب آرہا ہے گناہوں کا شہر میں
اے مومنو حسینؑ کا دامن نہ چھوڑنا
دور ستم ہے جیسے بھی گزرے گزار لو
لیکن کسی یزید سے رشتہ نہ جوڑنا

تقریظ

از قلم حجۃ الاسلام علامہ سید رضی جعفر نقوی مجتہد العصر

❖

پروردگارِ عالم نے اپنی قدرتِ کاملہ سے اس کائنات کو اس طرح نوازا ہے کہ ذرّے ذرّے میں اس کی حکمت کی ان گنت مثالیں بکھری نظر آتی ہیں اور ایسے ایسے جواہر سے اس نے اس عالم وجود کو سرفراز کیا ہے جنکی تابناکیاں نگاہوں کو خیرہ کر رہی ہیں۔

اہلِ منطق و فلسفہ نے کائنات کو جمادات، حیوانات، اور انسانوں کے درجات کے درمیان تقسیم کیا۔ لیکن یہ محض فہم کی راہوں کو مہمیز کرنے کے لیے ابتدائی اقدام ہے۔ ورنہ کون نہیں جانتا کہ جمادات کی بھی ان گنت اقسام ہیں اور حیوانات و نباتات کی بھی۔ اور ہر قسم کی ذیلی اقسام گوناگوں ہیں اور ہر شے کے اندر اس کی صناعی اپنے نقطۂ کمال کو نظر آتی ہے۔ بقول شاعر

برگِ درختاں سبز در نظرِ ہوشیار
ہر ورق دفتری ست معرفتِ کردگار

صاحبِ فکر و نظر اور عقل و دانش رکھنے والے انسان کے لئے درختوں کے سبز پتوں میں سے ہر پتے کے اندر پروردگارِ عالم کی معرفت کا ایک دفتر پوشیدہ ہے۔ یکن جیسا کہ مولائے کائنات امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام فرماتے ہیں۔

مَا اَکْثَرَ الْعِبَرَ وَ اَقَلَّ الْاِعْتِبَار (نصیحت کی باتیں کتنی زیادہ اور ان سے نصیحت کرنے والے کس قدر کم ہیں۔

"جمادات" جو بظاہر بے جان سی مخلوق ہیں لیکن ان کے انواع و اقسام پر غور کیا جائے۔ ان کی بوقلمونیوں پہ توجہ کی جائے اور پھر ان کے خواص پر فکر و نظر کی توانائیوں کو صرف کیا جائے تو اندازہ ہوتا ہے کہ یہ خود ایک منفرد دنیا ہے۔ خود ذرہ کیا ہے جمادات کا ایک انتہائی مختصر سا حصہ۔ لیکن کوئی نہیں جانتا کہ اسی ذرے کا دل چیر کر وہ طاقت و توانائی حاصل کی گئی ہے جسے ایٹم کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

حضرات محمد و آل محمد علیہم السلام کا ہم پر احسان ہے کہ انھوں نے کائنات کے کسی علم سے ہمیں محروم نہیں رکھا۔ چنانچہ جمادات کے جملہ انواع کے بارے میں عمومی ہدایات موجود ہیں اور بعض قیمتی پتھروں کے بارے میں ایسے حیرت انگیز خواص کا ذکر کتابوں کے اندر موجود ہے جن تک ذہنِ بشر الہامی ہدایات کے بغیر پہنچ ہی نہیں سکتا تھا۔

ملک کی مایہ ناز شخصیات، جنکی قومی وسماجی خدمات تقریباً نصف صدی پر محیط ہیں، یعنی مکرم ومحترم جناب محمد وصی خان صاحب دام مجدہٗ کو خداوند عالم صحت وعافیت کے ساتھ طولِ حیات عطا فرمائے۔ انھوں نے نہایت طویل عرصے تک علوم اہلبیت علیہم السلام کے علمی سمندر میں غوطہ زنی کر کے صاحبان فکر ونظر کے لئے کچھ جواہر پاروں کو جمع کرنے کی سعی بلیغ کی ہے تاکہ اہل ایمان کے دلوں کو جلا ملے اور حسن عقیدت رکھنے والے اشخاص یہ ادراک کر سکیں کہ جن پتھروں کو پہننے کی ائمہ طاہرین کی جانب سے ہدایات موصول ہوئی ہیں وہ کس قدر فوائد اور خواص سے مالا مال ہیں۔

میری دعا ہے کہ پروردگار عالم بصدق محمد وآل محمد علیہم السلام ہمارے مکرم ومحترم جناب محمد وصی خان صاحب کی اس خدمت کو قبول فرمائے موصوف کو کامل تندرستی عطا فرمائے۔ اور قوم وملت کو ان فیوض سے مالا مال ہونے اور ان گرانقدر جواہر ریزوں سے کسب فیض کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین۔ والسلام۔ احقر

رضی جعفر

قطعہ

ہر درد کی دوا ہے عزاداری حسینؑ　　زہراؑ کا مدعا ہے عزاداری حسینؑ

ہر ایک کے نصیب میں ہے یہ شرف کہاں　　اللہ کی عطا ہے عزاداری حسینؑ

تقریظ

حجۃ الاسلام والمسلمین عالیجناب مرزا یوسف حسین صاحب قبلہ پرنسپل مدرسۃ الواعظین سربراہ مجلس عمل علماء شیعہ پاکستان۔
۱۰۔ فلیمنگ روڈ ـــــ لاہور

باسمہ سبحانہٗ

خداوند کریم کا کتنا بڑا فضل اور مہربانی ہے کہ اس نے انسان کو بہترین قوام سے خلق فرما کر نہ صرف تاج شرافت بلکہ تاجِ حکومت بھی اس کے سر پر رکھ کر بلا محنت و مشقت سارے اختیارات اس کے سپرد کر دیئے اور اس کی خلقت سے پہلے مہمان سرائے عالم کو ہر قسم کی نعمتوں سے سجا دیا۔ اور انسان کو یہ حق دیا کہ ان پر حکومت کرے اور انہیں اپنے استعمال میں لائے۔ انہی نعمتوں میں سے پتھر بھی ہیں جو جمادات کی ایک قسم ہیں۔ اگرچہ ان کا عنصر بہت مختصر رکھا جاتا ہے مگر یہی عنصر ہر عنصر کا گہوارۂ پناہ اور قرار گاہ ہے۔

اگرچہ عام پتھر کے مکانوں اور راستوں کی تعمیر و اصلاح میں کام آتے ہیں مگر ان ہی میں ایسے پتھر بھی ہیں جو تخت و تاج کی زینت قرار پاتے ہیں۔ نگاہیں انہیں دیکھ کر چکا چوند ہو جاتی ہیں۔ ان کی قیمتوں میں پستی و بلندی خود شاہد ہے کہ طبی لحاظ سے بھی یہ کسی نہ کسی مرض کے لئے مفید ہیں اور ہادیانِ دین نے جن کا ارشاد حکمت سے پُر ہوتا تھا ان کے فوائد اور اثرات پر روشنی ڈالی ہے۔

عالی جناب محمد وصی خان صاحب جن کی گردش قلم سے کئی رسالے عالم وجود میں آکر شہرت حاصل کر چکے ہیں وہ اب پتھر کے نگینوں کے متعلق ایک رسالہ شائع کر رہے ہیں جو اس بارے میں ان کی تحقیقات کا نتیجہ اور محنت کا ثمر ہے جسے دیکھ کر بے ساختہ منھ سے نکلتا ہے اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔

امید ہے کہ اس کے ثمرات سے زیادہ سے استفادہ حاصل کیا جائے گا۔

(علامہ) یوسف حسین عفی عنہ

التماس سورۃ فاتحہ

میں نے جب یہ کتاب تحریر کی تھی اس وقت یہ عظیم استاد اور علماء دین حیات تھے اور اس کتاب کی اہمیت و افادیت کے متعلق بہت کچھ تحریر فرمایا ہے وہ ہم میں نہیں لیکن انکی علمی کاوشیں موجود ہیں ان کے شاگرد موجود ہیں۔ علامہ مرزا یوسف حسین صاحب لکھنوی (مرحوم) استاد محترم علی حسنین شیفتہ مرحوم اور علامہ سید ذکی الاجتہادی مرحوم کے لیے سورہ فاتحہ کی استدعا کرتا ہوں۔

باسمہ سبحانہٗ

تقریظ

از قلم معجز رقم استادِ محترم پروفیسر علی محسنینؔ شیفتہ، ایم اے
(عربی، فارسی، اُردو، اسلامیات)
فاضل، کامل، تاج الافاضل

حمد و درود کے بعد گزارش ہے کہ دینِ اسلام میں انگوٹھی پہننے کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔ یہ سنتِ رسولؐ بھی ہے اور سنتِ ائمہ طاہرین علیہم السلام بھی ہے اور مومنین کے داہنے ہاتھ میں انگوٹھی کا ہونا علامت ایمان بھی ہے۔

انگوٹھی کی اہمیت کے لئے یہی کیا کم ہے کہ پروردگار عالم نے حضرت سید الانبیا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اپنی زندۂ جاوید کتاب قرآن مجید میں۔ "خاتم النبیّین" فرمایا ہے۔ عربی زبان میں خاتم انگوٹھی کو کہتے ہیں اور مہر کو بھی چونکہ سرکار ختمی مرتبت کے بعد سلسلۂ نبوت و رسالت ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا۔ لہٰذا آنحضرتؐ "خاتم النبیّین" ہیں کیونکہ مہر ہمیشہ سب کے آخر میں ہوتی ہے اور مہر انگوٹھی سے ہی لگائی جاتی تھی۔

آنحضرتؐ کے بعد ائمہ اطہار اور تمام بزرگانِ دین اپنے داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔ سید الشہداءؑ امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے بعد ان کے دستِ مبارک سے انگوٹھی اتارنے کے لئے ایک ملعون نے فرزندِ رسولؐ کی انگشتِ مبارک کو قطع کر دیا تھا۔

غرضیکہ انگوٹھی پہننا دوستانِ آلِ رسولؐ کی پہچان ہے اور ضروری ہے کہ وہ داہنے ہاتھ میں ہو۔ پھر مختلف نگینوں کی طبعی خصوصیات بھی ناقابلِ انکار ہیں۔

ان فضیلتوں کے پیشِ نظر عزیزِ محترم محمد وصی خاں صاحب سلمہ اللہ کی

تازہ ترین تصنیف "آداب انگشتری" یقیناً نہایت مفید اور اہم علمی کوشش ہے موصوف کے لئے جس قدر بھی کلمات خیر کہے جائیں کم ہیں کیونکہ وہ اس قحط الرجال کے پر آشوب دور میں بھی اپنی استطاعت کے مطابق تصنیف و تالیف اور نشر و اشاعت علوم آل محمد علیہم السلام میں شب و روز مصروف ہیں۔
پروردگار عالم ان کی توفیقات میں اضافہ فرمائے اور اہل ایمان کو ہمیشہ انکی کاوشوں سے مستفید ہونے کا موقع فراہم فرمائے۔

سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا　　　　بندہ درگاہِ مرتضیٰؑ
علی حسنین شگفتہ

روز یکشنبہ ۷ اپریل ۱۹۸۵ء

اسلام میں سائنس کا تصور "سرد سیارہ"

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک سیارہ کے متعلق فرمایا "خداوند عالم نے ساتویں آسمان پر ایک سیارہ ٹھنڈے پانی سے خلق فرمایا ہے۔ اور باقی چھ چلنے والے سیاروں کو گرم پانی سے" ۱۹۳۰ء میں ایک سیارہ دیکھا گیا جس کا نام پلوٹو ہے اس سیارے کا سال ہمارے دو سو پچاس برس کے برابر ہے اسکے بعد آفتاب کے درمیان جو فاصلہ ہے وہ زمین اور سورج کے درمیانی درمیانی فاصلے سے تقریباً چالیس گنا زیادہ ہے اس دوری اور بعد مسافت کی وجہ سے سورج کی شعاعیں اس سیارے تک بہت ہلکی اور خفیف ہو کر پہنچتی ہیں اس کی وجہ سے وہ سرد سیارہ ہے۔ روایت کا ظاہری اشارہ اسی سیارہ کی طرف ہو سکتا،

تقریظ

از قلم معجز رقم حجۃ الاسلام علامہ سید محمد ذکی الاجتہادی الرشتی عامل فیض روحانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سُبحانکَ لاعِلمَلنا اِلّاَ ما علّمتنا اِنّکَ اَنتَ العلیمُ الحکیم ۔

اس کائنات کے لیے خالق عالم نے محمدؐ و آل محمد علیہ السلام کو نور ہدایت بنا کر خلق کیا ہے۔ اور اس کائنات کے ذرہ ذرہ کو ان کے تصرف میں دے دیا۔ ان کی اطاعت کو واجب قرار دیا۔

اب جن جمادات نے حب آل محمد علیہ السلام کا پیالہ پی لیا وہ نگینے بن گئے۔ اور جن جمادات نے پس و پیش کیا وہ پتھر کے پتھر رہے۔ جن نباتات نے آل محمدؐ کی محبت کو اپنایا ان کو قدرت نے خوشبو، مٹھاس، خوبصورتی اور خوش رنگ بنا دیا ان کو انسانی زندگی کے لئے کار آمد اور پسندیدگی کا سبب قرار دیا۔ اور جو اس محبت سے الگ رہے ان میں تلخی، کڑواہٹ، بدبو اور بدرنگی عطا کی اُن کے استعمال کو انسانی زندگی کے لئے نقصان دہ قرار دیا۔ حیوانات جنہوں نے بڑھ کر آل محمدؐ کی محبت کو گلے لگایا اُن کے گوشت کو حلال قرار دیا۔ اور جنہوں نے پس و پیش کی اُن کے گوشت کو حرام قرار دیا۔ اسی طرح انسانوں نے اگر آل محمد علیہم السلام کی محبت کو اپنایا تو اُن کو مومن کہا گیا اور جنہوں نے اس نعمت سے دوری اختیار کی اور ان کی دشمنی میں قدم رکھا۔ وہ منافق گردانے گئے

آلِ محمد علیہم السلام سے خالقِ دو عالم کی محبت یہاں تک پہنچی کہ اپنی فرض نماز میں اُن کے ذکر کو واجب قرار دے دیا۔

اگر تاریخ و حدیث کی کتابوں کو نظرِ عمیق سے مطالعہ کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ بعض جانوروں کا پالنا، بعض پتھروں کا پہننا باعثِ خیر و برکت ہے اور اسی طرح نباتات کا کھانا صحت کے لئے باعثِ تقویت اور اچھے اثرات کا حامل بنایا اور بعض کو نقصان دہ۔

اس دنیا میں عناصر کا جو کیمیائی عمل ہو رہا ہے اور اس کے ذریعہ قادرِ مطلق کی جو جو صناعیاں ظاہر ہو رہی ہیں اور ہو چکی ہیں اہلِ علم حضرات اس کی کنہ و اصل کے ادراک میں عاجز ہوتے جا رہے ہیں۔ خالقِ حقیقی نے جو جو چیزیں آج تک اس کائنات میں خلق کیں اور آلِ محمد علیہم السلام کے ذریعہ اس کا علم دریچہ ظاہر کیا حکمار نے اس کے بھید جانتے ان سے فائدہ اٹھانے کی حتی الامکان کوششیں کیں اور جب تک اس چیز کی ماہیت دریافت نہ کر لی دم نہ لیا۔

جہاں قدرت نے بے بہا نوادرات خلق کئے وہاں جواہرات کو بھی بنی نوع انسان کے لئے خلق کیا۔ ان جواہرات پر ابتک کافی کتابیں لکھی جا چکی ہیں ہر اہلِ قلم نے اپنے اپنے انداز میں کچھ نہ کچھ ضرور کیا ہے۔ لیکن زیرِ نظر کتاب کو مشہور زمانہ قومی کارکن اور ادیب اہلبیتؑ جناب محمد وصی خان نے عجب انداز اور عجیب فکر سے تحریر کیا ہے۔ جس میں محمد وصی خان صاحب نے ..... نگینوں پر تعلیم آلِ محمد علیہم السلام کی روشنی میں بڑی جامع اور مکمل بحث کی ہے۔

انگشتری کی بناوٹ سے لے کر نگینہ کی پسند اور اس کے مختلف خواص پر سیر طلب بحث کی ہے اور نگینہ کے خواص مختلف علوم کی روشنی میں بیان کئے ہیں۔

اس کتاب کو پڑھنے سے اس کا مقصد صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ اُن حضرات

کی راہنمائی کے لئے تحریر کی گئی ہے جو انگشتری میں نگینہ کا انتخاب محمد و آل محمد علیہم السلام کی روشنی میں چاہتے ہیں۔

خانصاحب نے ایک مکمل جدول مرتب کیا ہے جس میں نگینے کے خواص، کیمیائی مرکبات رنگ طبی افعال، سحری خواص۔ علم فلکیات کی روشنی میں اس کے اثرات یونانی تاریخ سے نگینہ کی مطابقت اور علم الاعداد کے مطابق انسانی زندگی پر اس کے اثرات اور کرامات کا مکمل احاطہ کیا ہے تاکہ منکر تاثیر نگینہ کے لئے کوئی راہ فرار نہ رہے۔ ان کو معلوم ہو جائے کہ نگینہ کا موجودہ سائنسی دور میں علم معدنیات اور کیمسٹری سے بھی تعلق ہے اور ان کے کیمیاوی مرکبات ہی انسان کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔ خواہ وہ فائدے کے حصول کے لئے انگشتری یا لاکٹ کے ذریعہ اس نگینے کو پہنیں یا امراض کو دور کرنے کیلئے ادویات کے ذریعہ استعمال کریں۔

اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیئے کہ ہر چیز تدبیر کی محتاج ہوتی ہے۔ اسی طرح ان نگینوں کا استعمال بھی تدبیر سے ہونا چاہیئے۔ تب ہی یہ فائدہ پہنچائینگے۔ مثلاً دوائی میں استعمال کرنے کے لئے کشتہ کرنا ضروری ہے اور اس کے ذاتی خواص سے فائدہ اٹھانے کے لئے خاص نگینہ کا انتخاب کرنا۔ رنگ اور ماہیئت دیکھنا خاص وقتوں میں اور خاص دھاتوں میں نگینہ لگوانا اور پہننا بھی تدبیر ہے جب تک موافق تدبیر اختیار نہ کی جائے گی اس کا متعلقہ فائدہ حاصل نہ ہوگا۔ جواہر کے خواص کو ہر قوم کے علماء حکماء اور روحانی آدمیوں نے تسلیم کیا ہے۔ اسی طرح آل محمد علیہم السلام نے سب سے پہلے نگینوں کے سحری خواص پر بحث کی ہے یہ حضرات عؑ خود نگینے پہنتے تھے اور عوام الناس کو بھی ان نگینوں سے فائدہ اٹھانے کی تعلیم و آداب بتائے۔ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام بوقت جنگ اپنے ہاتھ میں حدید چینی کی انگشتری پہنتے تھے۔ جس کے نگینہ پر نقش "العزۃ للہ" کندہ تھا۔ اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ سختی

اور پریشانی کے وقت حدید چینی پر مندرجہ ذیل دعا دو سطر میں کندہ کرا کر پہنو۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

کَعَلَمُون لا اِلٰہی وَلا اِلٰہَ اِلّا ءَرَثُ یَا اَللہ

آخر میں عرض ہے کہ کسی علم کی کوئی انتہا نہیں اور قدرت کی صناعی کی اکثر باریکیوں کو کوئی بھی حل نہیں کر سکتا۔ اس کتاب میں علمی طور پر وہ باتیں لکھی گئی ہیں جو بشر انسان کو فائدہ دے سکتی ہے۔ حقائق کو اللہ پاک ہی بہتر جانتا ہے اور وہی استعمال کی چیزوں میں فائدہ اثر دینے والا ہے۔

خاک پائے
درِ مصطفٰے
ذکی اجتہادی الرشتی
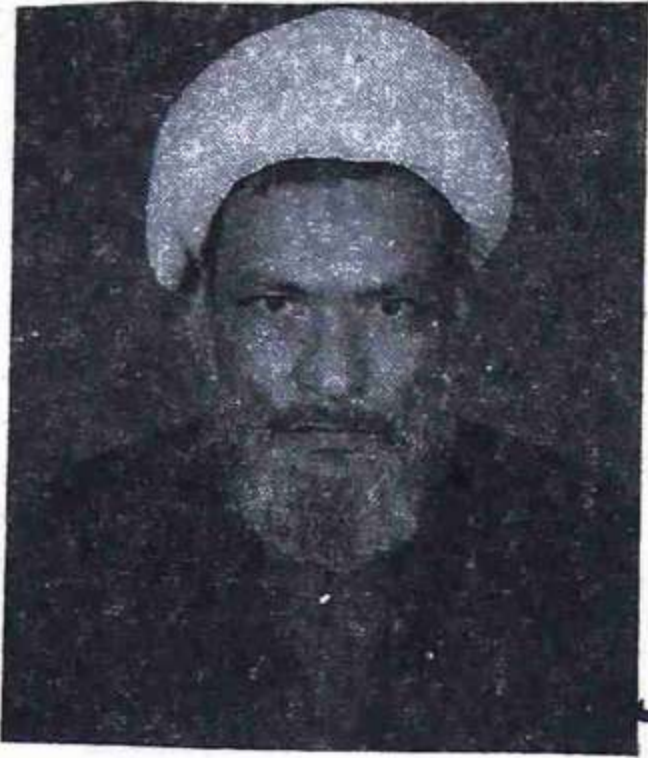
تقریظ

از قلم اعجاز رقم حجۃ الاسلام حضرت
علامہ محمد موسیٰ صاحب قبلہ نجفی مدرس اعلیٰ جامعۃ النجف رضویہ سوسائٹی کراچی
و سابق امام جمعہ جماعت جامع مسجد پی آئی اے۔ کراچی۔
و امام جماعت جامع مسجد و امام بارگاہ کاظمین سادات کالونی۔ کراچی

تمام تعریفیں سزاوار ہیں خالق کائنات کے لئے۔ درود و سلام کائنات کی ان متبرک اور اعلیٰ ہستیوں کے لئے جن کے طفیل رب جلیل نے ساری کائنات کو خلق کیا اور ان افضل ہستیوں کو اپنا محبوب ترین قرار دیا۔ کلمہ طیبہ میں وحدانیت کی گواہی لینے کے ساتھ ساتھ ان کی رسالت یعنی نبی برحق اور ان کے وصی کی ولائیت کے اقرار کو بھی افضل اور دین اسلام کا ستون قرار دیا۔ اپنی پسندیدہ نماز میں ان متبرک ہستیوں پر درود سلام کو واجب قرار دیا۔ یہاں تک تاکید کر دی کہ اگر تم نے اپنی ادا کی ہوئی نماز میں ان ہستیوں پر درود سلام کی تلاوت نہ کی تو تمہاری یہ نماز باطل ہو جائے گی۔

خداوند کریم نے محمدؐ و آلِ محمدؐ کو دنیا والوں کی نظروں میں اتنا بلند۔ افضل اور اعلیٰ مقام عطا جو کہ بعد ان کے پھر کسی فرد کو نصیب نہ ہو سکا۔ ان

متبرک ہستیوں نے دنیا والوں کے سامنے خالق کی عطا کردہ طاقت کا عملی مظاہرہ کر کے دکھایا۔ کبھی ڈوبتے ہوئے سورج کو واپس پلٹا دیا۔ کبھی چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھائے۔ کبھی سوکھے ہوئے درخت کو ہرا بھرا کر دیا۔ خاتون جنت حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی شادی امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے ساتھ ہونے کی نوید دے کر تارا آسمان سے ان کے گھر میں اترا۔ زمین سے معمولی معمولی سنگریزے جب سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اٹھا کر اپنی مبارک ہتھیلی میں رکھے تو یہ سنگریزے ہتھیلی مبارک میں آتے ہی کلمہ طیبہ کی تلاوت شروع کرنے لگ جاتے تھے۔ اس ہی نسبت عالی سے یہ معمولی پتھر اور سنگریزے اللہ اور انسانوں کی نظروں میں بہت متبرک ہو گئے۔ ان سنگریزوں نے قیمتی جواہرات اور نگینوں کی شکل اختیار کر لی۔ طبی اور سحری خواص کے حامل ہو گئے جس میں کچھ نگینے عقیق بنے کچھ فیروزہ کچھ حدید چینی کچھ یاقوت کچھ در نجف کچھ ہیرے۔ کچھ مرجان کچھ زمرد۔ کچھ پکھراج وغیرہ وغیرہ

رب جلیل مالک دو جہاں کا ارشاد گرامی ہے کہ کسی بندے کے دست مبارک کی انگلیوں میں عقیق یا فیروزہ کی انگشتری ہوتی ہے اور اس بندے کا ہاتھ دعا کے لئے بلند ہوتا ہے تو میری رحمت فوراً جوش میں آ جاتی ہے۔ اس بندے کی دعا کو مستجاب کرتا ہوں یہ متبرک پتھر، جواہرات اور نگینے ہر دور میں انسانی ضروریات رہے ہیں۔ نواب حیدر آباد دکن میر عثمان علی خان راجہ صاحب محمود آباد محمود آباد اسٹیٹ ضلع لکھنؤ نواب رام پور والی رام پور اسٹیٹ۔ نواب مرشد آباد بہار اور نواب

زیدعلی شاہ والی اودھ نے اپنی راجدھانی میں بڑے بڑے امامباڑے تعمیر کئے جہاں سونے چاندی کی نایاب علم اور ضریحیاں بیاد سیدالشہدا حضرت امام حسین علیہ السلام بنوائی اور اس میں نایاب ہیرے اور جواہرات جڑوائے جس کی وجہ سے ان کی خوبصورتی میں اضافہ ہو گیا۔ نواب رامپور کے امام بارگاہ میں بیش زمرد کے بنے ہوئے دو عدد بڑے نایاب علم آویزاں ہیں۔ مندرجہ بالا امام بارگاہوں میں ہزاروں کی تعداد میں جواہرات جڑے ہوئے علم مبارک محفوظ ہیں۔ نواب نوازش علی خاں والی علیہ آباد راج اودھ بھارت کا ایک امام بارہ بہت بڑا مبارک حویلی موچی گیٹ لاہور میں ہے جہاں اصلی چاندی سے بنی ہوئی ایک بہت بڑی ضریح رکھی ہے جس کی اس وقت قیمت لاکھوں روپیہ قیمت ہو گی۔

بلوچستان کے شہر کوئٹہ میں علمدار روڈ پر ہزارہ صاحبان کا تعمیر کردہ بہت بڑا امام بارگاہ ہے جہاں سابق ممبر مجلس شوریٰ جناب سید حسن صاحب نے ۱۴ فٹ لمبی ۱۴ فٹ چوڑی چودہ فٹ اونچی ضریح مبارک چاندی کی بنوا کر رکھی جس کی خوبصورتی کو دوبالا کرنے کے لئے مختلف رنگ کے جواہرات ضریح کے چاروں طرف جڑے ہوئے ہیں۔ محفل شاہ خراسان نزد پرانی نمائش کراچی بی بی زہرا سلام اللہ علیہا کی ایک ضریح مبارک چاندی کی تاج کی شکل میں رکھی ہے اس ضریح کی قربت کئے تاج پر ہیروں سے یا فاطمہ بڑا خوبصورت لکھا ہے اس امام بارگاہ میں کافی تعداد میں سونا اور چاندی کے علم اور ضریحیاں رکھی ہوئی ہیں جس پر جواہرات بھی جڑے ہوئے ہیں۔ اسی طرح عزاخانہ زہرا نزد مزار قائد اعظم میں ثانی زہرا سلام اللہ علیہا اور بی بی سکینہ بنت حسینؑ کے نام سے منسوب ضریحیاں رکھی ہوئی ہیں جس میں قیمتی یاقوت جڑے ہوئے ہیں۔ ۹ محرم الحرام کو ہر سال

اس ہی عزا خانے سے حضرت عباس علمدار علیہ السلام کے نام سے منسوب دو علم مرکزی جلوس کے وقت نکالے جاتے ہیں۔ ان علموں کے پنجوں پر بہت قیمتی اور نایاب اصلی ہیرے جڑے ہوئے ہیں۔ سورج کی روشنی میں جب نظر علم کے پنجوں پر پڑ جائے تو فوراً آنکھیں چکاچوند ہو جاتی ہیں۔

جہاں جواہرات اور نگینے اپنی تراش اور خراش کی وجہ سے دیدہ زیب ہو جاتے ہیں وہاں یہ جواہرات اپنے اندر طبی و سحری خواص بھی رکھتے ہیں جس کی وجہ سے ان نگینوں پر مسلسل نت نئے تجربات ہو رہے ہیں حکما ان جواہرات سے مختلف قسم کی بیماریوں کے علاج کے لئے کشتہ جات بناتے ہیں۔ موجودہ دور کے سائنسدانوں نے ان جواہرات سے نکلنے والی مختلف قسم کی شعاعوں سے جسم انسانی کی اندرونی بیماریوں کے لئے مختلف اور کامیاب علاج کے طریقے ایجاد کئے۔ ابھی حال میں ہی ناظم آباد کراچی میں ایک بہت خوبصورت شیشوں کے کام سے آراستہ بہت بڑی درگاہ بنام مسجد و امام بارگاہ باب العلم کے نام سے مومنین کراچی نے تعمیر کی ہے۔ اس درگاہ میں اصلی چاندی اور سونے کی بہت بڑی خوبصورت ضریح مبارک بنام حضرت عباس علیہ السلام بنا کر رکھی ہے جس میں قیمتی جواہرات بھی لگے ہوئے ہیں یہ بڑی مقبول درگاہ ہے ہر شب جمعہ ہزاروں مومنین اور مومنات یہاں طلب دعا کے لئے حاضری دیتے ہیں اور مرادوں سے مستجاب ہوتے ہیں۔

زیر نظر کتاب "آداب انگشتری قیمتی متبرک پتھر نگینے ارشادات امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام اس سلسلہ کی ایک کڑی ہے جس کو مشہور زمانہ قومی کارکن اور مصنف کئی عدد کتب جناب محمد وصی خان سابق صدر مرکزی تنظیم عزا رجسٹرڈ نے اپنی طویل محنت اور کوششوں

کے بعد مومنین کرام کے لئے تحریر کی ہے۔ میرے خیال میں قارئین کرام کو اس کتاب کے مطالعہ کے بعد انگشتری اور جواہرات کے لئے کوئی کتاب کے پڑھنے کی ضرورت نہیں رہے گی اور نہ ہی کسی فرد کے بعد اس سلسلہ میں جانے کی زحمت گوارا کرنی پڑے گی۔ یہ کتاب انگشتری نگینوں اور متبرک پتھروں کی جملہ معلومات پر ایک خزانہ ہے۔ یہ کوشش پر جو وصی نمان نے علوم آل محمد علیہم السلام کو اجاگر کرنے کے لئے سرانجام دی ہے۔ ان کو مبارک باد دیتا ہوں اور ان کے حق میں دعا گو ہوں۔ بیمار کربلا ان کو صحت عطا فرمائے امیر المومنین ان کے قلم کو روانی اور زور عطا فرمائیں۔

خاکپائے اہل البیتؑ

محمد موسیٰ نجفی۔

مسجد و امام بارگاہ کاظمیہ سادات
کالونی کراچی فون نمبر 4570534

قطعہ

علیؑ سے بیر ہے جس کو انہیں ولی نہ کہو
ہر ایک دشمنِ حیدرؑ کو آدمی نہ کہو
یقین سمجھو کہ نطفہ میں فرق ہے اس کے
جو مولوی یہ بتائے کہ یا علیؑ نہ کہو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
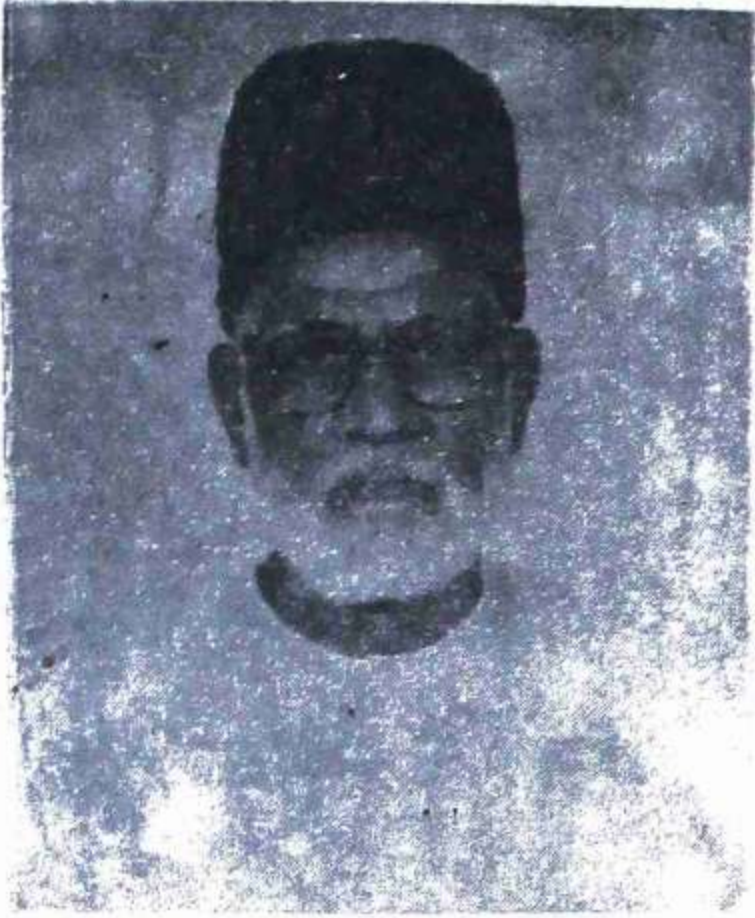
تقریظ

از قلم معجز رقم فخر قوم عالیجناب
محقق اسلام علامہ ناصر حسین
صاحب قبلہ مدظلہ العالی
فیض آبادی
سرپرستِ اعلیٰ ادارہ درس عمل پاکستان و بانی ادارہ الفلاح لاہور

خداوند کریم خالق کائنات نے ہر شے میں اس کی حیثیت کے متعلق اثرات خلق فرمائے ہیں۔ ان جملہ اثرات اور ان کی صفات کے متعلق۔ معلومات صرف ان حضرات کو ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے علم لدنی سے سرفراز فرمایا اور اس کائنات کا کوئی دوسرا شخص اسرار و رموز کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتا اور نہ ہی بتا سکتا ہے۔

قیمتی متبرک پتھر۔ جواہرات اور نگینوں کے اثرات اس کے اسرار و رموز کے متعلق جتنا صحیح علم اور معلومات بنی نوع انسان کی بھلائی اور افادیت کے لئے محمد و آل محمد علیہم السلام نے ہمیں پہنچائی ہیں

وہ کسی اور شخص نے نہیں پہنچائی۔ مثلاً عقیق۔ یاقوت۔ درنجف۔ فیروزہ۔
اور حدید چینی وغیرہ کا استعمال نبی نوعِ انسان کے لیے مستحب قرار دیا۔
ان پتھروں کے استعمال سے روزمرہ کی زندگی میں فائدہ ہی فائدہ ہے۔
یہ نگینے دعاؤں کو مستجاب کرنے کا ذریعہ۔ دشمنوں کے شر سے محفوظ
رکھنا بیماری و آفات سے اپنے پہننے والے کو نجات دلانا اور پہننے والے
کو خیر و برکت سے ہم کنار کرتے ہیں۔

امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام خلیفہ بلا فصل اپنے دست
مبارک کی داہنے ہاتھ کی انگلی میں یاقوت کی انگشتری پہنتے تھے آپؑ
نے جو سائل کو حالت رکوع میں مسجد نبویؐ میں انگشتری عطا فرمائے تھے
وہ بھی یاقوت کی انگشتری تھی۔ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام
کا ارشاد ہے کہ یاقوت انسان کی مفلسی اور غربت کو دور کرتا ہے۔

کوئی پتھر منحوس نہیں ہے لوگ وہم میں مبتلا ہو کر طرح طرح کی بے معنیٰ
اور فضول من گھڑت باتیں کرتے ہیں جبکہ نہ کوئی سر و پیر ہوتا ہے۔ ان
قیمتی اور متبرک پتھروں اور نگینوں کے متعلق لوگ ستاروں اور علم رمل
سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں اور جو لوگ ان دنیاوی علوم
کی ذرا سی بھی سوجھ دسمجھ رکھتے ہیں وہ حساب نکال کر لوگوں کو دہم میں
مبتلا کرکے اپنا کمال ظاہر کرتے ہیں۔ یہ سراسر جہالت ہے۔ اس طرح انسان
ان لوگوں کے چکر میں آکر ایک زرِ کثیر اپنے ہاتھوں لٹا دیتا ہے۔

ائمہ طاہرین علیہ السلام نے جو کچھ ان پتھروں اور نگینوں کے متعلق

ارشاد فرمایا ہے وہ حرف بحرف صحیح اور درست ہے بلکہ حق ہے لہٰذا ہم لوگوں کو آپ حضرات کے ارشادات کی روشنی میں نگینوں کو استعمال کرنا چاہیئے۔

زیر نظر کتاب جناب محمد وصی خان کی تالیف ہے جس کو آپ نے بہت محنت اور لگن کے ساتھ محمد و آل محمد علیہم السلام کے ارشادات اور اقوال کی روشنی میں مرتب کیا ہے۔ یہ کتاب جو معلومات کا ایک خزانہ ہے جس کا مطالعہ کرنا اور معلومات کے لیئے گھر میں رکھنا فائدے مند اور مفید ہے اس کاوش پر محمد وصی خان کو مبارکباد دیتا ہوں اور ان کی صحت اور علم کے لیئے دعاگو ہوں۔ آپ اسی طرح ترویج علوم آل محمد علیہ السلام میں مگن رہیں گے۔

❀

دعاگو
سگِ درِ بتول ع
ناصر حسین فیض آبادی
لاہور 23/4/94

کتاب "شہد دوا بھی غذا بھی" ارشاد حضرت علی علیہ السلام
ہزاروں بیماریوں کا علاج شہد سے کیجیئے۔

از قلم موتی رقم

تقریظ

کتاب آدابِ انگشتری

عالی جناب طاہر حسین بٹ صاحب
چیف اڈیٹر ماہنامہ درسِ عمل لاہور

جناب محمد وصی خاں صاحب مدظلہ العالی جو پہلے ہی تیس ۳۰ کتابوں کے مصنف ہیں اور ان کی ہر تصنیف ایک سے ایک بڑھ کر ہے۔ نیز ان کے دینی علمی، تحقیقی مضامین مختلف رسائل و جرائد امامیہ میں شائع ہوتے رہتے ہیں اس لئے محتاج تعارف نہیں ہر دینی، علمی، ادبی، حلقوں میں نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ اب انھوں نے "کتاب آدابِ انگشتری" اپنی سابقہ روایات کے مطابق آئمہ معصومین کے اقوال و حوالوں کے مطابق تحریر کی ہے اور کتاب ہٰذا میں جہاں عقیق، فیروزہ۔ دُرِّ نجف وغیرہ پتھروں کے خواص بتائے گئے ہیں وہاں ستاروں کے اور برج کے مطابق یہ بھی بتایا گیا ہے کہ کونسا پتھر آپ کو راس آئے گا۔ اس لئے اس کتاب کا ہر گھر میں ہونا نہایت ضروری ہے۔ تاکہ ہر آدمی اپنے ستاروں کے مطابق اپنے پہننے کے لئے نگینہ کا خود انتخاب کرے اور حقیقی فوائد حاصل کرے اور جو لوگ جعلی پیر فقیروں سے جعلی تعویذ گنڈوں۔ دھاگوں سے فوائد حاصل کرتے ہیں یا کرنے کے خواہش

مند ہوتے ہیں ایسے لوگوں کے لئے بھی یہ کتاب جعلی طریقوں سے بچانے کے لئے بھی ممد و معاون ثابت ہوگی۔ آخر میں رب العزت سے دعا ہے کہ وہ جناب محمد وصی خان صاحب کو صحت و تندرستی عطا فرمائے۔ تاکہ وہ اپنی دینی علمی۔ ادبی۔ تحقیقی کاوشوں سے ملت اسلامیہ کی رہنمائی کرتے رہیں آمین

فقط گنہ گار

طاہر حسین ابنؒ

چیف ایڈیٹر ماہنامہ درس عمل لاہور۔

(۱) کتاب تشکیل پاکستان میں شیعیان علیؑ کا کردار ۳ جلدیں۔ علیؑ علیؑ ۳ جلدیں۔ حسینؑ حسینؑ ۳ جلدیں۔ حضرت علیؑ کے معجزات۔ حضرت عباسؑ کے معجزات حضرت علیؑ میدان جنگ میں۔ حضرت امام حسینؑ کے معجزات۔ شیعہ حفاظ قرآن۔ تاریخ آل محمدؐ۔ ساحل ہائے حسینؑ کا ماتم۔ امام خمینی کی واپسی بیاض تسکین زہراؑ ۲ جلدیں بیاض تسکین زینبؑ ۲ جلدیں۔ بیاض ضیاء النجم۔ بیاض صدائے زہرا۔ اولیائے کرام آستانہ مولا علیؑ پر۔ سوانح محمد حنفیہ۔ قندیل بنگالہ دست سوانح عمار یاسرؓ۔ شہید دوامی غدا بھی۔ تاریخ گنج شہیداں۔ مراثیہ یاور اعظمی۔

تقریظ

حمد اللہ والصلوٰۃ علیٰ رسولہٖ و اہلبیتہٖ

از قلم: حجۃ الاسلام علامہ سید ظل حسنین زیدی بارسوی صاحب قبلہ

ہمارے زمانہ میں دین سے بے تعلق، عقائد میں غفلت مسائل میں صحیح و غلط الجھنے کی روش جس انداز سے چل رہی ہے وہ اظہر من الشمس ہے۔ حضرات محمد و آل محمد علیہم السلام کے ارشادات ہر مسلمان کے لیے مرکز عقیدت اور محور عمل ہیں جو انسان کی پوری زندگی کو محیط کیے ہوئے ہیں۔ خداوند کریم جس نے اپنی حکمت کاملہ سے دنیا کو دار الاسباب قرار دیا ہے۔ کائنات کی ہر ایک شے میں جو گوناگوں اثرات مضمر کر دیئے ہیں ان سے افادہ کرنا بالفطرۃ انسان کی سرشت میں خمیر ہے منجملہ ان گوناگوں چیزوں کے جو اپنے وجود میں اثرات رکھتی ہیں اور جن سے انسان کو اپنی زندگی سنوارنے کی احتیاج ناگزیر ہے ان میں آداب انگشتری قابل صد احترام نگینے قیمتی متبرک پتھر وغیرہ شامل ہیں۔ لیکن اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ عام طور پر ملت جعفریہ کے اکثر و بیشتر افراد صرف مذکورہ چیزوں کے نام سے آشنا ہیں لیکن ان چیزوں کے اثرات اور خوش آئند کیفیات سے

سب لوگ آگہی نہیں رکھتے۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ ہمارے علمار کرام اور اہل قلم حضرات کا محورِ نگارش صرف بعض آیاتِ قرآنی و احادیث ہیں زندگی کے دوسرے شعبوں کو تابدار بنانے کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ کائنات عالم کی ہر ایک شے سے بقدر وسعت معلومات و استفادہ کرنا ضروری ہے اس سلسلے میں قابل قدر ہیں عالم جلیل و فاضل نبیل جناب محمد وصی خاں صاحب مدظلہ العالی جو کہ عرصہ سے ایسی گراں قدر کمیاب مفید معلومات کا ذخیرہ قوم کی خدمت میں اس انداز سے ہدیہ فرما رہے ہیں کہ جو مروجہ طریق سے دامن بچائے ہوئے ہے مگر اسکی افادیت انسانی زندگی کے ہر ایک روحانی پہلو کو اجاگر کر رہی ہے۔ واقعاً موصوف نے انتہائی جانفشانی اور محنت سے کام کیا ہے ورنہ پوری قوم ان دُرہائے نایاب و گوہر بار اکسیر سے دور اور ان کے اثرات سے نابلد رہتی۔

موصوف نے اس دوری کو قربت سے بدل دیا ہے موصوف کی کتاب بنام آدابِ انگشتری قیمتی متبرک پتھر نگینے اور ان سے متعلق حضرت باب مدینۃ العلوم امام مبین حضرت علی علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں یہ کتاب مرتب کی ہے مجھے یقین ہے کہ ملت جعفریہ اس کتاب نادرت انتساب سے پورا پورا فائدہ اٹھائے گی اور اس کتاب میں جو دُرہائے گراں بہا مع اثرات متعارف کرائے گئے ہیں ان کو دیکھ کر خلاق عالم کی صناعی اور اس کے موثر اور حقیقی ہونے سے اپنے اعتقادات استوار کریں گے کیونکہ حضرت امیر المومنینؑ نے فرمایا ہے

اَوَّلُ الدِّینِ معرفتہ کہ دین کی ابتدا خدا
کی معرفت ہے

خطیب آل محمدؐ
تاریخ سید ظل حسنین زیدی سرسوی
۹۴-۱-۱۶ اسلام پورہ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خط از طرف مفتی حکیم سید عنایت علی شاہ نقوی

مفتیٔ اعظم سابق ریاست خیر پور میرس (سندھ) امام الجمعہ شاہ گردیز ملتان

جناب محمد وصی خان صاحب زاد مجدہٗ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

آپ کا مکتوب ملا۔ کتاب آداب انگشتری کی مکتوب سے اطلاع ہوئی۔ کتاب میری نگاہ سے نہیں گزری جب کتاب مل جائے گی تو ان شاء اللہ پڑھ کر اپنے تاثرات پیش کرونگا لیکن مجھ کو اس بات کی قوی امید ہے کہ یہ کتاب "آداب انگشتری قیمتی متبرک پتھر۔ نگینے ارشادات امیر المومنین حضرت علی السلام آپ کی دیگر تالیف کردہ کتابوں کی طرح یہ کتاب بھی مومنین کرام کے لئے ایک معلوماتی کتاب ہوگی جس سے ہر مومن استفادہ حاصل کر سکے گا۔ دعا ہے کہ مولا علیؑ آپ کے علم میں مزید اضافہ فرمائیں۔

والسلام

فون نمبر: 34016

مفتی عنایت علیشاہ

۱۸-۱-۹۴

قطعہ

توحید کا پیام عزاداری حسینؑ
ہے درس گاہ عام عزاداری حسینؑ
جو جادۂ رسولؐ پہ ہیں گامزن وصی
کرتے ہیں صبح و شام عزاداری حسینؑ۔

تقریظ

از قلم: محقق عصر حضرت علامہ طالب حسین کرپالوی صاحب

چیئرمین عالمی کونسل سیرت النبیؐ

چیئرمین سپریم کونسل اسلامیہ دار التبلیغ

لاہور۔

ہمارے ملک کے مشہور محقق۔ مورخ، ساٹھ سے زیادہ دینی کتب کے مصنف اور سماجی کارکن جناب محمد وصی خان کافی عرصے سے تحریر کے ذریعہ مذہب و ملت کی خدمت اور دین اسلام کی تبلیغ فرما رہے ہیں۔ انھوں نے شب و روز کی کاوش سے "آداب انگشتری، قیمتی متبرک پتھر اور نگینے ارشادات امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام" پر ایک تحقیقی کتاب تیار کی ہے جس میں قرآن کریم۔ احادیث معصومین علیہم السلام۔ اقوال علماء کرام اور اکا ماہرین فلکیات معدنیات شامل کئے گئے ہیں۔

اس کتاب کے مطالعہ کے بعد کم از کم اس موضوع پر آپ کو کسی اور کتاب کے پڑھنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ لہٰذا ہر مومن کو گھر میں جواہرات و عملیات سے مرقع اس

کتاب کا ہونا ضروری ہے۔ میری دعا ہے خداوند کریم بیمار کربلاؑ کے صدقہ میں ان کو صحت کامل عطا ہو تاکہ یہ اسی طرح ملت جعفریہ کی خدمت کرتے رہیں۔

خادم اہلبیت

طالب حسین کربلاوی

مکان نمبر ۱۹۲ گلی نمبر ۱۴۔ مکہ کالونی گلبرگ لاہور۔ فون: 871677

قطعہ

کیا شیعوں کے ہیں مشکل کشاء علیؑ
ہر رن میں نعرہ سنیوں کا بھی ہے یا علیؑ
جو دیدہ ور ہیں خاکِ در بوترابؑ ہیں
ان میں ابوالکلام ہوں یا سر رضا علی

مولانا ظفر علی خان

قطعہ

علیؑ کا قلب جسے نور عین کہتا ہے
جسے مزاج نبیؐ دل کا چین کہتا ہے۔
یزیدیت کے پرخچے اڑا دیئے جس نے
اس اک ادا کو زمانہ حسینؑ کہتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خط از طرف وکیل آل محمد حجۃ اسلام مولانا غلام حسین نجفی (فاضل عراق)
سرپرست ادارہ تبلیغ اسلام و مدرس جامع المنتظر۔ ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

محترم مکرم برادر عالی قدر محمد وصی خان صاحب، تاریخ 16-1-94

السلام علیکم۔ تحفہ یا علی مدد

بعد از خیریت اجناب کا خط ملا۔ یادآوری کا شکریہ بندہ نے آپ کی کتاب تشکیل پاکستان میں شیعان علیؑ کا کردار جلد اوّل اور جلد دوم پڑھی ہے۔ اور شیعہ قوم کی طرف سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ آپ نے قوم شیعہ کی بہت بڑی خدمت کی ہے اور اس کتاب کی تصنیف پر میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور میری دعا ہے کہ حق تعالیٰ آپ کی اس نیکی کو قبول اور منظور فرمائے اور آپ کو صحت و سلامتی کے ساتھ ہمیشہ اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آپ میں۔ جناب کی کتاب بنام آداب انگشتری میں نے نہیں دیکھی لہٰذا جس کتاب کو پڑھا دیکھا نہیں ہے اس کے بارے میں اپنی رائے کو کس طرح پیش کر سکتا ہوں۔ لیکن پھر بھی میری رائے ہے آپ کی یہ کتاب "آداب انگشتری قیمتی متبرک پتھر اور ارشادات امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام" آپ کی تصنیف کردہ دیگر کتابوں کی طرح یہ کتاب بھی ترویج علوم محمد و آل محمد علیہم السلام علوم فلکیات متبرک پتھر نگینے جواہرات اور انگشتری پہننے کے آداب پر مومنین کرام کے لئے ایک انمول معلوماتی خزانہ ہوگا گھر میں رکھنے کا ایک تحفہ بھی ہے

والسلام

دعا گو غلام حسین نجفی۔

تقریظ

از قلم عالیجناب مرزا محمد جعفر صاحب انچارج مکتب العلوم ناظم آباد نمبر ۲ کراچی ۔

محترم و مکرم حضرت محمد وسی خان صاحب مصنف کتب کثیرہ کی تازہ تصنیف کا مسودہ نظر نواز ہوا موصوف نے اپنے طبعی تحقیقی رجحان کو اس کتاب میں بھی ملحوظ رکھا ہے وسی صاحب کا قلم جس موضوع پر اٹھا ہے اسے تشنہ نہیں چھوڑتا ۔

رنگین پتھروں سے عوام الناس کی محبت، پتھروں کی طرف ان کا میلان و رجحان کی نشاندہی کے لئے کافی ہے ۔

اس کتاب میں نگینوں کے افعال و خواص بھی ہیں اور بعض پتھروں سے منسوب واقعات اور داستانیں بھی ہیں جو قاری کی دلچسپی کا ایک سبب ہیں ۔

موجودہ دور میں سائنسی اور طبی نظریات کی روشنی میں جو مفید اور کارآمد چیزیں تحریر کی گئی ہیں وہ بھی قابل صد تحسین ہیں ۔

امید ہے کہ موصوف کی دوسری کتابوں کی طرح یہ کتاب بھی قبول عوام و خواص کی سند حاصل کرے گی ۔ اللہ سے دعا ہے کہ موصوف کی توفیقات میں اضافہ ہوتا رہے اور اللہ کرے زور قلم اور زیادہ ۔

مرزا محمد جعفر

۸-۱۲-۸۴

تقریظ

از معجز رقم، السید فیض احمد شاہ نقوی البخاری عامل فیض روحانی۔
و ماہر جواہرات۔ قصرِ بتولؑ عباد اسٹریٹ عثمان پارک سانده روڈ۔ لاہور۔

کتاب کے مندرجات کا مطالعہ کرنے سے قبل کتاب کے مصنف کے بارے میں مکمل معلومات کا ہونا اشد ضروری ہوتا ہے۔ مصنف کی قابلیت، علمی معیار اور مضمون نگاری ہی کسی کامل محقق کا طرۂ امتیاز ہوتی ہے۔ مضمون نویسی کسی بھی مضمون پر کی جائے اس کے سیاق و سباق میں ربط اور قارئین کی دلچسپی ایک ضروری اصول ہوتا ہے۔ اگر ان تمام اصولی باتوں کو مدِنظر رکھتے ہوئے کسی بھی کتاب کی تصنیف کی جائے تو وہ کتاب ہر لحاظ سے مقبولِ عام ہوتی ہے۔

زیرِ مطالعہ کتاب کے مصنف جناب محمد وصی خان صاحب ایک معروف اور ممتاز شخصیت کی حیثیت سے مختلف مذہبی، علمی، ادبی اور فلاحی حلقہ جات میں منجملہ دیگر خصوصیات کے ایک بہترین مصنف کے جانے پہچانے جاتے ہیں۔ آپ نے کثیر تعداد میں مختلف موضوعات پہ کتب تصنیف کی ہیں جو قارئین میں بیحد مقبول ہونے کے علاوہ ہر گھر میں لائبریری کی زینت اور بعض مقامات پہ حوالہ جات پیش کرنے کے لئے ایک قابلِ فخر علمی پیشکش ثابت ہوئی ہیں۔ آپ کا علمی ادبی اور مذہبی ذوق و شوق اور کاوش قابلِ ستائش ہے۔ بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ آپ نے ایک بیبہا علمی خزانہ مختلف کتب کی شکل و صورت میں عوام کے استفادہ کے لئے پیش کیا ہے تو بے جا نہ ہوگا۔ آپکی تمام تصانیف ہمارے لئے گرانقدر سرمایہ ہیں۔

قدرتی جواہرات کے موضوع پر اسوقت بے شمار کتب دستیاب ہیں جنمیں مختلف مصنفین نے جواہرات کے متعلق نہایت ہی اہم معلومات تحریر کی ہیں۔ میں نے بعض کتب

کا مطالعہ کیا ہے اور اس میں شک نہیں کہ انھوں نے کافی محنت شاقہ سے کام لیتے ہوئے نہایت اہم تاریخی روایات اپنی تصانیف میں بیان کی ہیں جو واقعی قابلِ تعریف ہیں لیکن جناب محمد وصی خان صاحب کی زیرِ نظر تصنیف آدابِ انگشتری اور ارشادِ امیر المومنینؑ ایک منفرد حیثیت کی حامل ہے۔ خاص طور پر قدرتی جواہرات آئمہ طاہرینؑ سے منسوبات ایک نئی علمی کاوش ہے۔ مصنف نے چند ایک قدرتی جواہرات کے متعلق امامیہ جنتری ۱۹۰۵ء میں ایک مضمون سپردِ قلم کیا تھا جو آپ کی علمی قابلیت کا جیتا جاگتا ثبوت تھا۔ زیرِ نظر کتاب بھی اسی علمی کاوش کا گہوارہ ہے۔ انگشتری میں نگینے پہننے والے حضرات کے لئے معلومات کا یہ کتاب ایک خزانہ ہے۔

قدرتی جواہرات کی تحقیق کرنا میرا شوق ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ایک مشکل ترین فنی موضوع ہے جو ہر کس و ناکس کے بس کی بات نہیں ہے۔ مصنف نے اس کتاب کی تصنیف میں بے حد محنت کی ہے اور مجھے قوی امید ہے کہ قارئین کرام اس کتاب سے استفادہ کر کے شرفِ پذیرائی بخشیں گے۔

ماہرِ جواہرات، روحانی و جسمانی عامل

السید فیض احمد شاہ نقوی البخاری

عفی عنہٗ

بتاریخ ۸ اپریل ۱۹۰۵ء

لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مختصر تعارف

السید فیض احمد شاہ نقوی البخاری صاحب

جالندھر خاص (بھارت) میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم اسی شہر میں حاصل کی اور بقایا تعلیم لاہور میں تقسیم ہند و پاک کے بعد حاصل کی۔ آپکو عملیات اور جواہرات کا اوائل عمر سے ہی شوق تھا مگر ملازمت اور دیگر مصروفیات کی وجہ سے اسطرف زیادہ توجہ نہ دے سکے ۱۹۶۰ء میں آپنے روحانی عملیات اور جواہرات کی تحقیقات میں عملی طور پر دلچسپی لی اور باقاعدہ کام شروع کیا۔ ۱۹۷۵ء میں اپنے استادِ محترم فاضل مشرقیات عامل کامل حکیم محمد رفیق زاہد صاحب مدظلہ العالی مصنف کتاب "قانونِ طلسمات" سے عملیات اور جواہرات کا مزید علم حاصل کر کے بیشمار مضامین اخبارات اور رسائل میں شائع کیے ۱۹۸۳ء اور ۱۹۸۴ء میں روزنامہ مشرق لاہور کے جمعہ میگزین اور ماہنامہ آئینہ قسمت لاہور میں باقاعدگی سے آپکے قدرتی جواہرات پر خاص مضامین شائع ہوتے رہے۔ آپ ایک معروف اور بین الاقوامی شہرت یافتہ روحانی و جسمانی عامل اور ماہر جواہرات کے نام سے پاکستان اور دیگر ممالک میں مشہور ہیں۔ گزشتہ ۲۴ سال سے ہزاروں لوگ آپکے روحانی عملیات سے فیضیاب ہو چکے ہیں اسوقت آپ پندرہ روزہ "انقلاب نو" لاہور سے منسلک ہیں اور ہر ماہ ایک خاص قدرتی جواہر پر مضمون شائع ہو رہا ہے۔ روحانی و جسمانی علاج اور قدرتی جواہرات پر معلومات مندرجہ ذیل پتہ پر مع جوابی لفافہ ارسال کر کے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

پتہ:- روحانی و جسمانی عامل السید فیض احمد شاہ نقوی البخاری : بخاری روحانی مطب پوسٹ بکس نمبر ۹۰۷ لاہور۔ فون نمبر:- ۲۱۳۰۳۱ ـ ۲۱۳۸۴۷ :-

۱۷.۹.۲۰۰۶

تقریظ

از قلم عالی جناب محقق عملیات حضرت اسد زنگیجو صاحب قبلہ
دارالحق عملیات زنگیجو ہاؤس
سید آباد ڈبل روڈ نواب شاہ

ہر فرد کے اندر راہنمائی کرنے اور کامیابی حاصل کرنے کا زبردست داعیہ ہے۔ جبکہ ہر فرد کے بیشتر ہدف اور کام لاشعوری جبلت کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ کوئی فرد اپنے ان لاشعوری مقاصد کو حاصل کرنے میں کامیاب ہوتا ہے یا نہیں۔ یہ ایک ایسی بات ہے جس کا تعلق آپ کے اصل برج دستارے اور اس کی روشنی میں آپ کے نگینے سے ہے۔

محترم جناب عالی مرتبت محمد وصی خان صاحب قبلہ مدظلہ العالی میرے بزرگ ہیں اور بہت اچھا ذوق نظر رکھتے ہیں اور ساتھ سے زائد تحقیقی تصانیف کے مالک ہیں۔ جو بلاشک وشبہ آپ قبلہ کی ماہرانہ مہارت کا واضح ثبوت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جناب محترم محمد وصی خاں صاحب قبلہ کا نام نامی اسم گرامی علمی و روحانی حلقوں میں کسی تعارف کا محتاج نہیں ہے۔ آپ قبلہ نے اپنے علمی و روحانی سفر کو جاری بھی رکھا ہے اور منفرد بھی رکھا ہے۔ بفضلہ

آپ کی مختلف تصنیفات اور تالیفات قبولِ عام کا شرف حاصل کر چکی ہیں
اور جناب کے متعدد تحقیقی علمی و روحانی مضامین مختلف جنتریوں اور روحانی
رسائل و جرائد کی زینت بنتے رہتے ہیں۔ آپ کی زیرِ نظر کتاب نئی علمی اور تحقیقی
معلوماتی اور گہرے مشاہدوں پر مبنی ہے۔ زیرِ نظر کتاب بنام "آدابِ انگشتری،
قیمتی متبرک پتھر، نگینے اور ارشاداتِ امیرالمومنین حضرت علی علیہ السلام" جو جناب محمد
وصی خان صاحب قبلہ کے برسہا برس کے ذاتی تجربات کا نچوڑ ہے۔ یہ مجھے بھی حکم
ملا ہے کہ زیرِ نظر کتاب پر اپنی رائے پیش کروں جب کہ حقیقت یہ ہے کہ اگرچہ گزشتہ
۲۲/۲۳ برسوں کے دوران اگرچہ اسلامی فن علم الاعداد پر ہی طبع تحقیق و تجربات
پر مائل رہی اور باوجود چاہنے کے بھی اس فن معتبر پر کوئی بھی تحقیقی کتاب یا
معلومات نہ ہو سکنے کے باعث شاید (اپنی کم علمی کی بنا پر) اس زبردست تحقیق
و علمی معلوماتی کتاب پر کچھ رائے دینے یا تبصرہ کرنے کا صحیح حق ادا نہ کر سکوں گا جس
کے لئے بصد ادب دلی طور پر معذرت چاہتا ہوں یوں تو قرآنِ کریم، احادیث
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اقوالِ ائمہ معصومین علیہم السلام کو ہی بطور سند
کافی سمجھتا ہوں اور پھر بہت بڑے دماغوں والے نامور ماہرین اور علمائے کرام کے حوالے
بھی ہونے کے باعث بھلا مجھ جیسا کمترین و لاعلم کم فہم اور ایک ادنیٰ سا طالب
علم کیا کہہ اور لکھ سکتا ہے پھر بھی قبلہ محترم کے حکم کی تعمیل میں پوری دیانتداری کے
ساتھ جہاں تک ذاتی تجربہ حاصل کر سکا اور موضوعی اعتبار و اہمیت کے پیشِ نظر
زیرِ کتاب کے بارے میں اختصار کے ساتھ یہی کہوں گا کہ قدرتِ عظیم نے بلاشبہ
ان قیمتی متبرک جواہرات کے اندر ہر انسان کے لئے شفاء و حکمت اور سحری و طبی خواص

اور بڑے اسرار پوشیدہ کئے ہیں اب آپ قدرتِ عظیم کی اس نعمت غیر مترقبہ سے کس طرح استفادہ اٹھا سکتے ہیں اس کا جواب اس زندہ کتاب کا گہرا مطالعہ و مشاہدہ ہے۔ کیونکہ بات صرف نگینہ یا پتھر کو ہاتھ کی کسی انگلی میں پہننے پر ہی ختم نہیں ہو جاتی ہے اصل بات اور حقیقت بعد از تجربات اس کتاب میں دی گئیں وہ معلوماتی ہدایات ہیں جیسا کہ کتاب کے نام سے ہی ظاہر ہے در حقیقت زندگی کے ادوار میں کامیابی اور ناکامی کا راز بذریعہ تحقیق بالکل صحیح اور اصل گارنٹی شدہ نگینہ پہننے میں پوشیدہ ہے زیادہ نہ کہوں گا صرف اور صرف یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ جناب محمد وصی خان صاحب نے مکمل تحقیق کے بعد آپ کے لئے جو یہ انمول کتاب تحریر فرمائی ہے اس کا مکمل مطالعہ فرمائیں کیونکہ اپنے برج دستارے کے تحت اپنے صحیح نگینے کو جملہ شرائط کے ساتھ استعمال کر کے آپ اپنی زندگی کی ناکامیوں کو روک کے اور کامیابیوں کی منور شاہراہیں تلاش کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں اپنے اصل گارنٹی شدہ نگینے کی پہچان و تسلی کئے بغیر آپ ہر معاملے میں کامیابی و خواہشوں کی قطعی تکمیل سے ہم آہنگی حاصل نہیں کر سکتے میں نے جو بہ نگ بیانی کی ہے اس میں میرا ذاتی مشاہدہ اور تجربہ شامل ہے جبکہ ! جناب محمد وصی خان صاحب نے دیگر تجربہ کار ماہرین علم و فن صاحبان سے بھی استفادہ فرمایا ہے، اور اس طرح آپ کے سامنے ایک بھرپور خاکہ پیش کیا ہے اس میں رنگ آمیزی آپ کی ذمہ داری ہے میں یہ تو نہیں کہتا کہ ! زیر نظر کتاب میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ حرف آخر ہے مگر اس قدر ضرور کہنا چاہتا ہوں کہ ! اس کتاب میں بہت سی کام کی باتیں ہیں جو تجربات کرنے پر یقیناً خوشگوار اثرات مرتب کریں گی۔

یوں یہ کتاب بفضلہ آپ کی خضر راہ ہے یہ آپ کی رہنمائی کرے گی آپ کو نگینوں کے اسرار و استعمال کے وہ منور راستے بتائے گی جو آپ کی لاعلمی کی دھند میں مستور ہیں جن کے بارے میں آپ کو اب تک کچھ نہیں بتایا گیا اگر کچھ بتایا بھی ہے کسی نے تو سرسری طور پر...؟ جبکہ بفضلہ یہ زندہ تجربات و تحقیق پر مبنی کتاب آپ کو یہ بتائے گی کہ ان متبرک جواہرات کے حقیقی خواص سے آگاہ ہونے کے لئے آپ نے کیا کرنا ہے۔ لاعلمی کی دھند کیسے چھٹے گی کامیابی و شادمانی کے منور راستے کیسے نظر آئیں گے اور ان پر کیسے چلا جائے گا..؟ ان کا جواب یہ زندہ کتاب ہے جو آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ چھپے ہوئے کاغذات کا محض ایک پلندہ ہی نہیں۔ جواہرات کے اسرار و اثرات سے مکمل آگہی حاصل کرنے کی پہلی اور آخری سیڑھی ثابت ہو گی کیونکہ ہر فن کے کچھ اصول و ضوابط ہوتے ہیں ان کا ادراک ضروری ہے ادراک رفتہ رفتہ آتا ہے۔ اس کے لئے مشاہدہ، تجربہ اور مطالعہ بہت ضروری ہے یہ بات تو آپ کے علم میں ہو گی! جب تک آپ بذات خود عمل نہیں کریں گے یہ کتاب خود تو کچھ نہ کر سکے گی؟ میری ذاتی رائے میں اس خود فریبی کے دور میں یہ کتاب تحریر فرما کر محترم محمد وصی خان صاحب قبلہ نے نہایت ہی خیر و نیکی کا کام کیا ہے اللہ پاک ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کا مبارک سایہ ہمارے سروں پر قائم و دائم رکھے۔ (آمین ثم آمین) میں اس توقع کے ساتھ خدا حافظ کہنا چاہتا ہوں کیا آپ اس کتاب سے خود استفادہ کریں گے اور اپنے احباب کے لئے بھی اس کتاب کا انتخاب کر کے ایک خوبصورت مثال بنیں گے۔

مزید یہ کہ خصوصی اہمیت کے ساتھ ساتھ یہ کتاب مجھے ذاتی طور پر بہت

اچھے معیار و نظر کی حامل محسوس ہوئی ہے زبان شستہ اور عام فہم ہے
مجھے یقین ہے کہ کتاب کا مطالعہ ہر شخص کے لئے مفید اور دلچسپی کا باعث
ہوگا۔ آپ کو یہ بھی بتاتا چلوں کہ: میرا جس قدر بھی ذاتی تجربہ و مشاہدہ ہے
وہ میں نے انتہائی خلوصِ دل کے ساتھ نہایت سادہ دل کے ساتھ آپ کی خدمت
میں پیش کیا ہے جو بفضل تعالیٰ میرے ضمیر کی آواز ہے۔

محتاجِ دعا

اسد زنگیجو نواب شاہ (سندھ) ۱۰؍جنوری ۹۴ء
دار الحق عملیات زنگیجو ہاؤس سید آباد ڈبل روڈ
پرانا نواب شاہ

تقریظ

ازقلم: عالیجناب سید جواد علی جعفری صاحب قبلہ
مینیجنگ ٹرسٹی کاظمین ٹرسٹ

بی۔ ون، سادات کالونی کراچی 75230۔

فون: 4570534

تمام تعریفیں رب جلیل مالک ارض و سماء کے لئے جس نے تمام عالمین کو محمد و آل محمد علیہم السلام کے صدقہ بنی نوع انسان کے فائدہ کے لئے خلق کیا تاکہ ہم لوگ اس دنیا کی نعمتوں سے بھرپور استفادہ حاصل کرسکیں۔ اس فانی دنیا میں وہ انسان سب سے افضل ہے جو محمد و آل محمد علیہم السلام کے علوم کو مختلف طریقوں سے یعنی تقریر اور تحریر کے ذریعہ اجاگر کرے اور اپنی بھلائی کے ساتھ ساتھ دوسروں کی بھلائی کا بھی خیال رکھے۔

اس سلسلے میں محمد وصی خان صاحب کی طرف آپ کی توجہ چاہونگا میں نے دیکھا کہ آپ ہمیشہ وقت خدمت محمد و آل محمد علیہم السلام و مومنین

حضرات میں مگن رہتے ہیں۔ آپ نے ابتک ۴۰ عدد سے زیادہ دینی کتب اور ہزاروں کی تعداد میں اخبارات اور رسائل کے لئے مضامین فضائل محمد و آل محمد علیہم السلام میں لکھے جو اکثر میری نظروں سے بھی گزرے، اکثر قارئین کو ان مضامین اور کتب کی تعریف بھی کرتے سنا۔ آپ کی تحریر کردہ کتب تشکیل پاکستان میں شیعیان علیؑ کا کردار" جو چار جلدوں پر مشتمل ہے قوم کے لئے ایک نادر تحفہ ہے۔ آپ کا قوم پر احسان بھی ہے۔

زیر نظر کتاب" آداب انگشتری قیمتی متبرک پتھر نگینے اور ارشادات امیر المومنین حضرت علیؑ۔ ترویج علوم محمد و آل محمد علیہم السلام کے سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ اس کتاب میں انگشتری پہننے کے جملہ آداب۔ نگینوں اور قیمتی متبرک پتھر کے خواص۔ انکی پہچان کون سا نگینہ کس کو راس آئے گا کون فائدہ اٹھا سکتا ہے اور کون نہیں۔ اس کے علاوہ بہت اچھی اچھی متبرک اور نایاب دعائیں تحریر ہیں جسکے مطالعے سے گھر بیٹھے اپنی جملہ پریشانیوں کا مداوا کر سکتے ہیں۔ میری رائے میں یہ کتاب قوم کے لئے ایک اچھا معلوماتی تحفہ ہے میں وصی خان کو انکی اس بہترین کوشش پر دلی مبارکباد دیتا ہوں اور ان کے حق میں دعاگو ہوں کہ خداوند کریم انکو صحت اور قلم میں زور اور اسی طرح مذہب حقہ کی خدمت کرنے کی مزید توفیق عطا فرمائے آمین۔

خادم در کاظمین

سید جواد علی جعفری

فون گھر: 4560507

دعائے حاجات

جو شخص ہر نماز کے بعد اس دُعا کو ہمیشہ پڑھے گا خصوصاً جمعہ کی نماز کے بعد تو اللہ تعالیٰ ہر خوف کی چیز سے اسکی حفاظت کریگا اُسکے دشمنوں پر اُسکی مدد کریگا اور اُسکو غنی کر دیگا اور اُسکو ایسی جگہ سے رزق پہنچائیگا جہاں اس کا خیال بھی نہ جائے اور اسکی زندگی اُس پر آسان کر دیگا اور اُس کا قرضہ ادا کر دیگا اگرچہ وہ پہاڑ کے برابر ہو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسکو ادا کر دیگا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

يَا اَللّٰهُ يَا اَحَدُ يَا وَاحِدُ يَا مَوْجُوْدُ يَا جَوَّادُ يَا بَاسِطُ يَا كَرِيْمُ يَا وَهَّابُ

اے اللہ اے یکتا اے یگانہ اے موجود اے بہت سخی اے پھیلانے والے اے کرم کرنے والے اے بہت دینے والے

يَا ذَا الطَّوْلِ يَا غَنِيُّ يَا مُغْنِيُّ يَا فَتَّاحُ يَا رَزَّاقُ يَا عَلِيْمُ يَا حَكِيْمُ يَا حَيُّ

اے بخشش کرنے والے اے بے پرواہ اے بے پرواہ کرنے والے اے بہت کھولنے والے اے بہت روزی دینے والے اے تمام چیزوں کو جاننے والے اے حقیقت کو جاننے والے اے زندہ

يَا قَيُّوْمُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ يَا بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ

اے قائم بالذات اے بہت رحم کرنے والے اے بے انتہا مہربان اے آسمانوں اور زمین کو بلا نمونہ پیدا کرنے والے اے بزرگی اور عظمت والے

وَالْاِكْرَامِ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ اِنْفَحْنِيْ مِنْكَ بِنَفْحَةِ خَيْرٍ تُغْنِيْنِيْ بِهَا

اے بہت زیادہ مہربان اے بہت زیادہ احسان کرنے والے مجھے اپنی طرف سے ایسی خوشبو عطا کر جو تیرے سوا تمام سے

عَمَّنْ سِوَاكَ اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَاءَكُمُ الْفَتْحُ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا

بے پرواہ کر دے اگر تم کامیابی چاہتے ہو (جان لو) کہ کامیابی آچکی ہے بے شک ہم نے آپ کو کھلی ہوئی کامیابی عطا

مُّبِيْنًا نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ اَللّٰهُمَّ يَا غَنِيُّ يَا حَمِيْدُ يَا مُبْدِئُ

کی ہے۔ اللہ کی طرف سے مدد اور قریبی فتح (کی امید ہے) اے اللہ اے بے پرواہ اے قابل تعریف اے پیدا کرنے والے

يَا مُعِيْدُ يَا وَدُوْدُ يَا ذَا الْعَرْشِ الْمَجِيْدِ يَا فَعَّالُ لِمَا يُرِيْدُ اِكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ

اے دوبارہ زندہ کرنے والے اے بہت محبت کرنے والے اے عظمت والے عرش کے مالک اے جو چاہے وہ کر گزرنے والے اپنی حلال کی روزی سے باتوں سے بچنے

عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ وَاحْفَظْنِيْ بِمَا حَفِظْتَ

حرام باتوں سے مجھے بے پرواہ کر دے اور اپنے فضل کے ذریعہ اپنی ذات کے سوا تمام سے بے پرواہ کر دے اور جس ذریعے تو نے اپنے کلام

بِهِ الذِّكْرَ وَانْصُرْنِيْ بِمَا نَصَرْتَ بِهِ الرُّسُلَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

کی حفاظت کی اسی سے میری بھی حفاظت فرما اور جس ذریعہ سے تو نے رسولوں کی مدد فرمائی اسی ذریعہ سے میری مدد فرما تو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

تقریظ

باسمہٖ سبحانہٗ

از قلم معجز رقم۔ عالیجناب عزت مآب حکیم سید ریاض حسن صاحب قبلہ۔ فاضل مشرقیات فخر الافاضل و فاضل الطب۔

اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمُ الْاَبْدَانِ وَعِلْمُ الْاَدْیَانِ

حقیقۃً علم جس کا نام ہے وہ صرف دو چیزوں میں منحصر ہے۔ علم بدن اور علم دین۔ علم بدن کا تعلق جسم و جسمانیات سے ہے۔ جسم کو صحت مند رکھنے اور جسم کو کوئی مرض لاحق ہو جائے تو ازالۂ مرض کرنے اور صحت حاصل کرنے کے لئے جن طریقوں کا جاننا ضروری ہے اس کا نام علم الابدان ہے۔

علم دین: اس کا تعلق روح کو پاک رکھنے اور آخرت میں کامیاب ہونے کے لئے زیادہ سے زیادہ ثواب حاصل کرنے کا نام ہے۔ اگر خدانخواستہ کوئی مرض (گناہ) ہو جائے تو اسکو دور کر کے خدا کی خوشنودی پھر حاصل

کرلی جائے۔

یہ دونوں علم بہت ہی اہم ہیں مگر کچھ چیزیں ایسی ہیں جو علم بدن اور علم دین دونوں میں مشترک ہیں جیسا کہ زیر نظر کتاب کے فاضل مرتب نے پتھروں کے نگینوں اور اس کی انگشتری کے استعمال کے قواعد پر مکمل روشنی ڈالی ہے۔

فیروزہ۔ عقیق، یاقوت کی انگشتری کا استعمال مفید ہے اور سنت رسول ہے اس طرح ان نگینوں کے ساتھ نماز کا ثواب بھی دوچند ہو جاتا ہے۔ عقیق کے لیے صراحتاً قول معصوم ہے کہ دو رکعت نماز عقیق کی انگشتری کے ساتھ ستر رکعت سے زیادہ ثواب ہے ان نگینوں کا استعمال رزق میں اضافہ کرتا ہے۔

اس کی اصل یہ ہے کہ جب آفتاب عالمتاب کی شعاعیں نگینوں میں نفوذ کرتی ہیں تو جسم انسان میں ایک عجیب انقلاب پیدا ہوتا ہے جسم کی توانائی بڑھتی ہے اور چستی پیدا ہوتی ہے زیادہ سے زیادہ کام کی امنگ پیدا ہوتی ہے اس طرح انسان زیادہ محنت کرتا ہے جس سے رزق زیادہ حاصل کرنے کا موقع ملتا ہے جہاں ایک طرف ان نگینوں کا استعمال باعث ثواب ہے وہاں حصول رزق میں جد وجہد کی صلاحیت میں اضافہ ہو کر زیادتی رزق اور برکت کا سبب ہے۔

لہٰذا اس کا استعمال دین کے کاموں میں مفید ہے تو دنیا کے کاموں میں

بھی مفید ہے۔ یہ ہے اشتراک دین و بدن۔

یوں مؤلف نے طبی نقطۂ نظر سے بھی کوئی پہلو نہیں چھوڑا ہے تاہم مشتے نمونہ از خروارے عقیق کی انگشتری بواسیر کے مریضوں کے لئے بہت مفید ہے کشتۂ عقیق بواسیر کے خون کو قطع کرتا ہے، مفرح قلب و دماغ ہے خوف میں خفقان آنے۔ حتیٰ کہ سل میں بھی مفید ہے۔ بینائی چشم کو بھی تیز کرتا ہے، پیشاب کے ذریعہ غیر منہضم اجزا کا بھی اخراج کرتا ہے۔

یاقوت دل و دماغ کے لئے نہایت مفید ہے یاقوت کا مایۂ ناز مرکب مفرح یاقوتی معتدل قلب و دماغ کے لئے بہت ہی مفید ہے لو بلڈ پریشر میں بہت ہی موثر ہے دافع اختلاج و خفقان ہے۔

کشتۂ زمرد پیشاب کی زیادتی کو روکتا ہے گردہ اور مثانے کو تقویت دیتا ہے۔ ذیابیطس میں مفید ہے۔ کشتۂ مرجان پرانے نزلہ کو دفع کرتا ہے جریان کو نافع ہے۔

دانہ فرنگ کی انگشتری کا استعمال دردِ گردہ اور ورم گردہ میں مفید ہے اگر کسی وقت درد کی تکلیف ہو تو انگشتری کو چوس لیا جائے اور ایک گھونٹ پانی میں انگشتری کو ڈبو کر پانی پی لیا جائے انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

کتب ماضی کے صفحات کو اگر چمکتے ہوئے موتیوں اور جواہر سے جگمگاتے کہا جائے تو یہ سب تمثیلی ہیں۔ اگرچہ بعض تمثیل سے بلند تر ہیں، مگر فاضل مؤلف نے حقیقی موتیوں اور جواہر کے خواص و فوائد کو جمع کر دیا ہے۔

انبارِ بے بہا اور گرانقدر جواہر و آبدار موتیوں کو وصی خاں صاحب کی غواص طبیعت

نے کس کس بحر بیکراں و قلزم عمیق سے جمع کئے جو تشنگانِ طلب کے لئے سیرابی اور گرسنگان صحت کے لئے آسودگی ہے۔

خداوند جلیل بحق محمد و آلِ محمد علیہم السلام محمد وصی خان صاحب کو آسودہ مراد فرمائے اور توفیقات میں اضافہ فرمائے بتصدق عابدؑ بیمار ان کو صحت کامل عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین

خاکپائے درِ بتول

حکیم سید ریاض حسن

نمبر II جعفر طیار سوسائٹی ملیر۔ کراچی۔

فون نمبر 402530

میرے مولا حضرت علیؑ نے فرمایا

زندہ رہو تو اس طرح کہ لوگ تمہارے پاس اپنی مشکلات اور حاجتیں لے کر آیا کریں۔ اور تمہارے بعد بھی تمہیں یاد کیا کریں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انگشتری پہننے کی فضیلت اور اس کے آداب

ارشاداتِ معصومینؑ کی روشنی میں

امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ ہر شخص کی عقل کا تین چیزوں سے امتحان لیا جاتا ہے۔

۱۔ اول اس کی ریش مبارک کی درازی سے۔

۲۔ دوم انگشتری کے نقش سے۔

۳۔ سوم اس کی انگشتری کے نگینہ سے۔

مرد اور عورت کے لئے انگشتری پہننا سنتِ موکدہ ہے۔ اسلام نے اسرافِ بے جا کی اجازت نہیں دی ہے بلکہ سختی سے اس کی ممانعت کی ہے۔ لیکن انگشتری خریدنا اس کے تکلف اور تیاری نگینے پر صرف کرنے کو جائز قرار دیا ہے۔

انگشتری

انگشتری جسے زبان عام میں انگوٹھی بھی کہا جاتا ہے۔ کائنات میں اس کا سب سے پہلے وجود حضرت آدم علیہ السلام کے ہاتھ کی ایک انگلی میں ملتا ہے۔ اس انگشتری میں جو نگینہ تھا وہ عقیق سرخ تھا۔ حضرت آدم علیہ السلام اس انگشتری کو اپنے ساتھ بہشت سے لائے تھے (بحوالہ کتاب تہذیب الاسلام از علامہ مجلسیؒ۔ صفحہ ۱۴۱)

تاریخ کی کتابوں سے پتہ چلتا ہے کہ سب سے پہلے دنیا میں دھات کا رواج ہوا تو لوگوں نے پہلے لوہے کی ایجاد کی اور اس دھات کی انگشتریاں بنا کر پہننا شروع کیا۔ اس قدیم زمانے میں لوہے کی انگشتری افزائش حسن کے لئے نہیں پہنی جاتی تھی بلکہ انسان اس کو ہتھیار کے طور پر استعمال کرتا تھا۔ لوہے کی موٹی موٹی نوکدار انگشتریاں اس مقصد کے لئے بنائی جاتیں اور پہنی جاتی تھیں جو ایک دوسرے کو مکا مارنے اور لڑائی جھگڑے کرنے کے کام آتی تھیں۔

جیسے جیسے تہذیب انسانی نے ترقی کی اور دوسری دھاتوں کی دریافت ہوئی تو انگشتریاں بھی انہی دھاتوں کی بننا شروع ہو گئیں۔

تاریخ انسانی کے مطابق لوہے کے بعد سونا۔ چاندی۔ تانبہ۔ اور پھر پلاٹینم دریافت ہوا۔ اس لئے انگشتریاں بھی حالات اور مواقع کے لحاظ سے مختلف دھاتوں کی بننا شروع ہو گئیں

قدیم ترین انگشتری جو ابتک محفوظ رہ سکی ہے ایک سبز رنگ کی مٹی کی قسم کی بنی ہوئی ہے۔ جس پر کچھ علامات کندہ ہیں۔ یہ انگشتریاں ایران سے حاصل کی گئی ہیں۔ اور اس کا زمانہ تمدن مصر سے قدیم بتلایا جاتا ہے۔

زمانہ کے لحاظ سے ان انگشتریوں پر نقش و نگار، مینا کاری اور نگینہ کاری کا بھی عمل عروج پا گیا۔ اس طرح انگشتریاں بھی مختلف اقسام میں تبدیل ہو گئیں مندرجہ ذیل انگشتریاں مختلف مواقع پر انگلیوں کی زینت بنتی ہیں:

انگشتریوں کی اقسام

۱۔ شادی کی انگشتری: یہ انگشتری عموماً شادی بیاہ کی رسم منگنی کے موقع پر طرفین پیش کرتے ہیں جسکا نگینہ سرخ یعنی لال رنگ کا ہوتا ہے جو خوش بختی کا نشان سمجھا جاتا ہے۔

۲۔ صحت کی انگشتری:۔ یہ انگشتری کسی بھی مریض کو اس بیماری کے مطابق مؤثر نگینوں سے

مزین کر کے بنائی جاتی ہے پھر مریض کو پہننے کے لئے دی جاتی ہے۔ جیسے آنکھوں کی بیماریوں کے لئے در نجف کی انگشتری اور ذیابیطس کے مریضوں کے لئے فیروزے کی انگشتریاں فائدہ پہنچاتی ہیں۔

۳۔ **سحری انگشتری:**۔ ہر نگینہ اپنے اندر سحری اثرات رکھتا ہے اور برکات حاصل کرتا ہے اگر نگینہ کا موکل اور پہننے والے کے موکل کی تشخیص صحیح طور پہ ہو جائے تو تسخیر کائنات ہو سکتی ہے۔ علم جفر کے جاننے والے حضرات نگینہ کی صحیح تشخیص کر سکتے ہیں۔

زمانہ قدیم میں مخصوص نگینوں کی مخصوص امراض کے لئے خاص وقتوں میں طلسم کندہ کئے جاتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ ایکدفعہ یہ طلسم بنجانے کے بعد جسکو بھی دیدیں ہمیشہ نفع ہی دیتا ہے۔ راقم الحروف کے پاس بھی کلیجی کے رنگ کے بیضوی عقیق پہ یا قائم آل محمدؑ کندہ ہے۔ یہ نگینہ کئی سو سال پرانا ہے۔

۴۔ **فلکیاتی انگشتری:**۔ جیسے جیسے انسان نے اجرام فلکیات کا علم حاصل کیا اور اس کے ساتھ ساتھ معدنیات میں پتھروں کے خواص معلوم کئے تو دونوں کے اثرات کو ایک جگہ کر کے ماہرین نے فلکیاتی انگشتریاں ترتیب دیں ماہرین نے ہر ستارے سے متعلق دھات معلوم کی لہٰذا اس عمل کے لئے جس ستارے کے نحس اثرات دور کرنے ہوتے ہیں اس کی مناسبت سے دھات اور نگینہ تجویز کر کے موزوں انگشتری کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ تاکہ پہننے والے کے اوپر فلکیاتی نحس اثرات نہ پڑیں دراصل نحوست دور کرنے کے لئے ایسی انگشتریاں استعمال کی جاتی ہیں۔

۵۔ **مذہبی انگشتری:**۔ انسانی تہذیب کی ترقی کے ساتھ ساتھ مذہبی عقیدے بھی پروان چڑھتے رہے۔ اور دنیا سے اپنا لوہا منواتے رہے۔ تاریخ عالم کے مطابق اہل روم اپنی مخصوص تہذیب کے مالک تھے۔ انھوں نے بھی انگشتری کو مذہب کا ایک جزو

بنا دیا۔ اور ایک خاص قسم کی انگشتری استعمال کرنے لگے۔ اس ہی طرح عیسائی فرقے والوں نے حجر الدم کے نگینہ والی انگشتری اپنائی جو ان کیلئے مخصوص ہو گیا اہل ہنود نے موتی نیلم۔ مونگا اور لعل سے اپنی انگشتری کو مزین کیا۔ اس ہی طرح مسلمانوں نے تعلیم آل محمد علیہ السلام کی روشنی میں درِ نجف۔ حدید چینی عقیق۔ فیروزہ اور یاقوت کو متبرک قرار دیا۔

تاریخی واقعہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب یہ ارادہ فرمایا کہ کسریٰ قیصر اور نجاشی بادشاہوں کو دعوت اسلام دی جائے تو عرض کیا گیا کہ یہ لوگ کوئی ایسا مراسلہ اور چھٹی قبول نہیں کرتے ہیں جس پر کوئی مہر ثبت نہ ہو۔ اس مراسلہ یا چھٹی کو یہ غیر معتبر خیال کرتے ہیں اس پر اللہ کے رسولؐ نے ایک انگشتری چاندی کی بنوائی جس پر نقش مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ بطور مہر کندہ کرایا سرکار رسالتؐ جب کوئی خط تحریر فرماتے تو اس پر اس انگشتری سے مہر لگاتے تھے۔ حضرت امام بخاری نے اپنی کتاب صحیح بخاری میں اس طرح پیشنگوئی کی ہے کہ نگینہ کی پہلی سطر پر محمدؐ دوسری پر رسولؐ اور تیسری پر اللہ کندہ تھا۔ (محمد) بعض روایت میں یہ بھی ہے کہ انگشتری پر پورا کلمہ کندہ تھا جو مہر کا کام دیتا تھا۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ یہ کلمہ تین سطروں میں کندہ تھا درمیان میں محمدؐ تھا سرکار رسالتؐ اس انگشتری کے نگینہ کو عموماً ہتھیلی کی طرف رکھتے تھے

● — حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا ارشادِ گرامی ہے کہ مومن پانچ چیزیں اپنے پاس رکھتا ہے۔

(۱) انگشتری (۲) مسواک (۳) تسبیح (۴) کنگھی (۵) اور جائے نماز۔ سجادہ)

رسولِ خدا اور ولیِ خدا کی انگشتری کا تاریخی واقعہ

مولانا شیخ ابو جعفر طوسی علیہ الرحمتہ نے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک دن رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ایک انگشتری امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کو مرحمت فرمائی اور حکم دیا کہ نگینہ ساز سے اس نگینہ پر "محمد ابن عبد اللہ" کندہ کرا لائیں۔ نگینہ ساز نے کندہ کر کے جناب امیر علیہ السلام کو واپس کر دی حضرت علی علیہ السلام نے جب اس انگشتری پر نظر ڈالی تو اس پر "محمد ابن عبد اللہ کے بجائے محمد رسول اللہ" کندہ تھا۔ حضرت نے نگینہ ساز سے کہا کہ تم نے محمد ابن عبد اللہ کے بجائے "محمد رسول اللہ" کیوں کندہ کر دیا نگینہ ساز نے عرض کیا کہ مولا آپ درست فرماتے ہیں۔ لیکن عجب واقعہ ہوا میرے ہاتھ کانپنے لگے بلا قصد "محمد رسول اللہ" نگینہ پر کندہ ہو گیا۔

امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے اس نگینہ کو لے کر خاتم النبیین کے پاس تشریف لائے اور کل کیفیت بیان کی۔

رسولِ خدا نے فرمایا کہ "محمد ابن عبد اللہ اور محمد رسول اللہ" دونوں نام میرے ہیں۔ انگشتری مذکور اپنے دست حق پرست میں پہن لی۔ دوسرے روز جب اس پر نظر پڑی تو زیر "نگینہ علی ولی اللہ" بھی کندہ تھا۔ اسی اثناء میں حضرت جبرئیل نازل ہوئے اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ارشادِ رب العالمین ہے جو کچھ تو نے چاہا کندہ کرایا اور جو میں نے چاہا اپنی قدرت کاملہ سے اس پر نقش کیا۔ اللہ کے رسول نے اس انگشتری کو اپنے نائب اور ولی حضرت علی کو تحفۃً عطا فرما دی۔

(بحوالہ کتاب علی علی حصہ اول)

انگشتری کس ہاتھ میں پہننا چاہئے

۱۔ حضرت امام حسن علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ انگشتری داہنے ہاتھ میں پہننا سنتِ حضرت آدم علیہ السلام ہے۔ اور یہ طریقہ ان کے فرزندوں میں رائج ہے جو اہل ایمان کی نشانی ہے

تاریخی واقعہ

۲۔ روایت میں منقول ہے کہ جس زمانے میں حضرت آدم علیہ السلام جنت الفردوس سے وارد زمین ہوئے۔ آپ نے بوسیلہ پنجتن پاک ربّ جلیل کی بارگاہ میں دعا کی۔ بہ برکت اسمائے متبرکہ دعا فوراً مستجاب ہوئی۔ حضرت آدم علیہ السلام نے تبرکاً بعد میں یہی اسمائے گرامی مبارکہ (محمدؐ علیؑ فاطمہؑ حسنؑ حسینؑ) عقیق پر کندہ کرا کے ایک انگشتری بنائی اور اس کو اپنے داہنے ہاتھ کی چھوٹی انگلی میں پہن لی۔ اس وقت سے یہ سنت حضرت کے فرزندانِ صالحین میں جاری ہے۔

۳۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے حضرت علی علیہ السلام سے ارشاد فرمایا اے علیؑ انگشتری ہمیشہ اپنے داہنے ہاتھ میں پہنا کرو تاکہ تمہارا شمار مقربین میں ہو۔

دائیں ہاتھ میں انگشتری پہننا سنت نبویؐ ہے

دائیں ہاتھ میں انگشتری پہننا سید المرسلین کی سنت اور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادات واطوار میں سے ہے (بحوالہ ترمذی صفحہ ۴۲)

۱۔ آنحضرتؐ دائیں دستِ مبارک میں انگشتری پہنتے تھے۔ اس سلسلے میں چھ احادیث پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ اس کے علاوہ امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور ابن عباسؓ سے بہت سی احادیث بھی اس بارے میں مروی ہیں۔ نیز عبداللہ بن جعفرؓ نے دو احادیث روایت کی ہیں اور حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ، شریک بن عبداللہؓ سے بھی اسی سلسلے کی احادیث موجود ہیں۔

۲۔ ام المومنین عائشہؓ نے کہا (ترجمہ) "حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دائیں ہاتھ میں انگشتری پہنتے تھے اور جب آنحضرت کا وصال ہوا تو آپ کے دائیں ہاتھ میں انگشتری تھی۔" (بحوالہ المستطرف صفحہ ۲۷)

۳۔ ابن الاثیر جزری نے کہا (ترجمہ) "بلاشبہ آنحضرتؐ دائیں ہاتھ میں انگشتری پہنتے تھے (بحوالہ جامع الاصول ج ۴ صفحہ ۴۰۶)

۴۔ علامہ محدث ترمذی نے کہا (ترجمہ) ابو عیسیٰ ترمذی نے اپنی کتاب جامعہ ترمذی میں حماد بن مسلم سے اپنے معیار سند پر روایت کی ہے کہ حماد بن مسلم نے کہا میں نے ابو رافع کو دائیں ہاتھ میں انگشتری پہنے ہوئے دیکھا۔ میں نے ان سے اس سلسلے میں دریافت کیا تو انہوں نے عبداللہ بن جعفر کا حوالہ دیا کہ وہ بھی دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔ اسکے بعد راوی نے زور دے کر کہا کہ اس سلسلے میں وہ روایت درست اور بہترین ہے جو آنحضرتؐ سے روایت کی گئی ہے یعنی یہ روایت باعتبار سند ناقابل انکار ہے (بحوالہ جامع ترمذی صفحہ ۲۲۰)

۵۔ علامہ محدث کبیر محمد عبدالباقی الایوبی نے اپنی مشہور کتاب "المناہج السلسلہ فی المسلسلہ" کے صفحہ ۴۳ پر دائیں ہاتھ میں انگشتری پہننے کے بارے میں حدیث ۲۷ المسلسل نقل کرتے ہیں اس حدیث کو مسلسل کے نام سے انھوں نے اپنی کتاب

میں نقل کیا ہے۔ اس حدیث کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کے تمام راویوں کے داہنے ہاتھ میں حدیث روایت کرتے وقت انگشتری پہنے ہوئے دیکھنا ثابت ہے۔ اس لیے ہم نے اس کتاب میں بھی اس حدیث کا اردو ترجمہ بقدر ضرورت پیش کرنا مناسب سمجھا۔ امید کرتا ہوں کہ اس حدیثِ مسلسل کو پڑھ لینے کے بعد تمام شکوک و شبہات دور ہو جائیں گے

حدیث مسلسل

ترجمہ:۔ نصر اللہ ابن عبدالرزاق الجیلی نے کہا مجھ سے ابو طاہر سلفی نے بیان کیا اس وقت اس کے دائیں ہاتھ میں انگشتری تھی کہ ہم سے یہ حدیث ایزدیار بن مسعود الغزنوی نے بیان کی اس کے داہنے ہاتھ میں انگشتری تھی۔ اس نے کہا ہم سے ابوالحسن بن محمد دینوری نے بیان کیا اس وقت میں نے دیکھا کہ ان کے دائیں ہاتھ میں انگشتری تھی۔ اس نے کہا ہم سے ابو محمد الحسن بن احمد الشرطی نے بیان کیا میں نے اس وقت اس کے دائیں ہاتھ میں انگشتری پہنے ہوئے دیکھا۔ اس نے کہا ہم سے ابو جعفر بن الحسین نے بیان کی اس وقت اس کے دائیں ہاتھ میں انگشتری تھی۔ اس نے کہا ہم سے ابو عبیداللہ محمد ابن وھبان الدبیلی نے کوفہ میں بیان کی۔ درآنحالیکہ اس وقت بھی دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنے ہوئے تھا۔ اس نے کہا ہم سے ابو بشیر احمد ابراہیم العقمی نے بیان کی اس وقت اس کے دائیں ہاتھ

میں انگشتری تھی کہ مجھ سے ابو عبداللہ بن محمد ذکریا نے بیان کی جب کہ
اس وقت وہ اپنے دائیں ہاتھ میں انگشتری پہنے ہوئے تھا کہ ہم سے ابی
جعفر بن سلیمان نے بیان کی اس وقت ان کے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی تھی
کہ مجھ سے علی بن عبداللہ بن عباس نے بیان کی اس وقت یہ بھی اپنے دائیں
ہاتھ میں انگشتری پہنے ہوئے تھے کہ مجھ سے ابو العباس نے یہ حدیث
بیان کی جب کہ آپ بھی اپنے دائیں ہاتھ میں انگشتری پہنے ہوئے
تھے کہ مجھ سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود یہ حدیث
بیان فرمائی کہ انگشتری اپنے دائیں ہاتھ میں پہنا کرو جبکہ سرکار رسالت
مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود اپنے دائیں ہاتھ میں انگشتری پہنے ہوئے تھے۔
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود اپنے دائیں ہاتھ میں انگشتری پہنا
کرتے تھے اور یہی طریقہ آپ کی آلِ پاکؑ کا تھا

صاحب کتاب مواہب الدنیہ اپنی کتاب کے صفحہ ۲۶۷ پر رقم
طراز ہیں کہ " مؤلف کتاب الشمائل و صاحب کتاب جامع ترمذی کا
نقطۂ نگاہ بھی اس حدیث کے بارے میں یہی ہے کہ دائیں ہاتھ میں
انگشتری پہننا بائیں ہاتھ میں پہننے سے زیادہ قابل ترجیح ہے۔"
یہی وجہ ہے کہ انھوں نے اپنی کتاب صحیح ترمذی میں انسؓ کی
روایت کو غیر صحیح قرار دیتے ہوئے کہا کہ انس سے جو حدیث آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بائیں ہاتھ میں انگشتری پہننے کے بارے میں

مروی ہے وہ صحیح نہیں ہے۔ نیز تاریخ یافعی صفحہ ۳ جلد اول میں تحریر ہے
ترجمہ: "انھوں نے اپنے طریق سند پر امیر المومنین حضرت علی ابن ابی
طالب علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آنحضرت اپنی انگشتری اپنے
دائیں ہاتھ میں پہنا کرتے تھے حدیث رسولؐ۔
"ترجمہ دائیں ہاتھ میں انگشتری پہنا افضل ہے بائیں ہاتھ میں پہننے سے"
(بحوالہ کتاب اصلی اہلسنت کون شیعہ یا سنی تالیف حسن فخر الدین صفحہ ۱۷۸)

امیر معاویہ نے سب سے پہلے سنت نبویؐ کی مخالفت کی۔

علامہ زمخشری نے اپنی مشہور کتاب ربیع الابرار میں معاویہ کے بارے
میں اپنا تاریخی فیصلہ یوں سنایا ہے کہ ترجمہ: "سنت نبویؐ کے برخلاف
سب سے پہلے بائیں ہاتھ میں انگشتری پہننے والے شخص معاویہ ہیں۔ نیز
صاحب کتاب المستطرف کے صفحہ ۲۷ - ۲۸ پر مزید وضاحت کے ساتھ
تحریر کیا ہے ترجمہ " اسلامی نے ذکر کیا بے شک اللہ کے رسولؐ ہمیشہ
اپنے دائیں دست مبارک میں انگشتری پہنتے تھے اور آنحضرتؐ کے
بعد خلفاء بھی آنحضرتؐ کی اس سنت کے مطابق اپنے دائیں ہاتھ میں
ہی انگشتری پہنا کرتے تھے۔ پس امیر معاویہ (برسر اقتدار آئے) تو انھوں
نے اس سنت نبویؐ کی مخالفت کرتے ہوئے اپنے بائیں ہاتھ میں انگشتری
پہننا شروع کی اور پھر اسی طرح امیر معاویہ کی پیروی کرتے ہوئے بنو امیہ نے بھی اپنے

بائیں ہاتھ میں انگشتری پہننے کا رواج قائم کیا۔

(اس طرح سنت نبوی کو بدعت اموی میں بدل دیا)

آتش پرست بھی بائیں ہاتھ میں انگشتری پہنتے تھے۔

تاریخی واقعہ

ایرانی بادشاہ جمشید وہ واحد شخص تھا جس نے قبل طلوع آفتاب عالمتاب اسلام اپنے بائیں ہاتھ میں انگشتری پہننے کا طریقہ رائج کیا۔ یہ بادشاہ آتش پرست تھا۔ چنانچہ عالمی شہرت یافتہ ایرانی شاعر شیخ سعدی اپنی شہرۂ آفاق کتاب "گلستان" کے آٹھویں باب بعنوان "پیر و جوان" میں لکھتے ہیں (حکایت) جمشید بادشاہ ہی وہ پہلا شخص تھا جس نے انگشتری کو بائیں ہاتھ میں پہننا شروع کیا جب لوگوں نے اس سے پوچھا کہ دایاں ہاتھ کو چھوڑ کر بایاں ہاتھ کو کیوں زینت دی جبکہ دایاں ہاتھ کو بایاں ہاتھ پر شرف و فضیلت حاصل ہے تو جمشید بادشاہ نے جواب دیا کہ دایاں ہاتھ کی فضیلت کے لیئے اس کا راست ہونا ہی کافی ہے۔

لطیفہ

ایک بزرگ شخص سے لوگوں نے پوچھا جناب والا ذرا یہ تو بتلائیے کہ دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر بہت زیادہ فضیلت حاصل ہے اس کے

باوجود آپ اپنے بائیں ہاتھ میں انگشتری کیوں پہنتے ہیں۔ بزرگ نے جواب دیا کیا تمہیں اس کا فلسفہ معلوم نہیں کہ صاحب فضیلت ہمیشہ اس قسم کے شرف سے محروم ہوتے ہیں۔ فلسفہ یعنی تاج شرافت ہمیشہ سر ہی کا حصہ کیوں؟ آخر پیر بھی تو ہے۔ (ماخوذ از گلستان سعدی)

شیعہ دشمنی میں سنت نبوی کی مخالفت ہوئی!

واضح رہے کہ مسلمانوں کے ایک گروہ نے شیعہ دشمنی میں سنت رسول کی مخالفت کر کے اس بدعت کو رواج دیا۔ جیسا کہ اہل سنت کے کئی علماء و فضلاء نے اپنی اپنی کتابوں میں ببانگ دہل اس بات کا اعلان فرمایا ہے۔ ملاحظہ فرمایئے۔

۱۔ اہل سنت کے جید عالم و فاضل حضرت ملا علی المتقی ہندی اپنی تالیف کنز العمال کے جز ۴ صفحہ ۴۲ میں تحریر فرماتے ہیں (ترجمہ) صحیح بخاری شریف۔ جامع ترمذی شریف سنن النسائی۔ مسند امام احمد بن حنبل عبداللہ بن جعفر کے حوالے سے روایت کی کہ بالتحقیق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دائیں دست مبارک میں انگشتری پہنتے تھے پھر مزید ارشاد فرمایا کہ بعض علماء نے تو یہاں تک کہا کہ درحقیقت سنت نبوی تو دائیں ہاتھ میں انگشتری پہننا ہے (جسکی مطابعت کرتے ہوئے شیعوں نے اُسے اپنا شعار بنالیا تو (جس کا ردعمل مسلمانوں کے ایک گروہ پر یہ ہوا) کہ انھوں نے اس سنت نبوی کی مخالفت کرتے ہوئے بائیں ہاتھ میں انگشتری پہننا شروع

کردیا۔

(۲) علامہ شعرانی اپنی کتاب المیزان الکبریٰ کے صفحہ ۲ ۸ ا جلد اول میں اس طرح تحریر فرماتے ہیں (ترجمہ "علمار اہل سنت) لوگوں کو سنت بنوئی جو کہ دائیں ہاتھ میں انگشتری پہننا ہے کو ترک کر کے بائیں ہاتھ میں انگشتری پہننے کا حکم دیتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ شیعہ اور رافضی نے اس سنت نبوئی کو اپنا شعار بنا لیا تھا (اور آج بھی ہے) اس لئے اس کی مخالفت ضروری تھی۔

۳۔ علمار حنفیہ کے نزدیک بزرگ عالم و فاضل برہان الدین علی مرغیانی مصنف کتاب الھدایتہ میں فرماتے ہیں (ترجمہ) بلاشک و شبہ از روئے شریعت دائیں ہاتھ میں انگشتری پہننا ہی صحیح ہے لیکن جب رافضیوں نے اُسے اپنا شعار بنا لیا تو پھر اہل سنت نے اس کی مخالفت میں بائیں ہاتھ میں انگشتری پہننا شروع کردی۔

(الجوالہ رحمت امت فی اختلاف الائمتہ لمطبوع)

(بحاشیہ المیزان الکبریٰ للشیرانی جلد اول صفحہ ۸۸)

۴۔ الشیخ اسماعیل البروسوی اپنی کتاب تفسیر المسمٰی بہ روح البیان کے جلد چہارم صفحہ ۱۴۲ میں اس حدیث و سنت نبوی کے سلسلہ میں انتہائی وضاحت کے ساتھ تحریر فرماتے ہیں۔

(ترجمہ) بلاشبہ سنّت نبوئی کا ترک کرنا بھی عین سنّت ہے جبکہ

وہ سنّت نبوی اہل بدعت کا شعار بنجائے۔ جیسا کہ داہیں ہاتھ میں انگشتری پہننا۔ بس اس حقیقت سے تو انکار نہیں کیا جاسکتا کہ داہیں ہاتھ میں انگشتری پہننا عین سنت نبوی ہے۔ لیکن جب یہ اہل بدعت ظالموں کا شعار بن گیا تو اس کے برعکس ہمارے زمانہ میں بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی (چھنگلی) میں انگشتری پہننا سنت قرار پائی ہے جیسا کہ شرح القہستانی میں اس کا ذکرہ موجود ہے۔

۵۔ علاوہ ازیں حضرت علامہ صاحب الدّر المختار جامع ترمذی شریف کے حاشیہ سطر ۱۲ جلد اوّل و دوم صفحہ ۲۲۶ مطبوع المطابع میں ببانگ دہل اپنا تاریخی فتوٰی اس طرح تحریر فرماتے ہیں "چونکہ شیعوں نے اپنے داہنے ہاتھ میں انگشتری پہننے کی عادت اپنائی ہے اس لئے اس ہاتھ میں انگشتری پہننے سے پرہیز کرنا اہل سنت پر واجب ہوگیا"۔

۶۔ آخر میں علامہ شیخ ابو طیف سندھی مدنی حنفی جامع ترمذی کے حاشیہ پر یوں ہی تحریر فرماتے ہیں کہ قہستانی وغیرہ کا فتوٰی بھی یہی ہے۔

داہنے ہاتھ میں انگشتری کیوں پہننا چاہیئے

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے ایک شخص نے سوال کیا کہ امیرالمومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام اپنے داہنے ہاتھ میں انگشتری کیوں

کرتے تھے۔؟

امام نے ارشاد فرمایا کہ وہ پیشوائے اصحاب المومنین ہیں۔ جن کے نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں دیئے جائیں گے۔

دوسرے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود اپنے داہنے ہاتھ میں انگشتری پہنا کرتے تھے۔ تیسرے یہ کہ ہمارے شیعہ جن علامات سے پہچانے جائیں گے ان میں سے اوّل ترین پہچان داہنے ہاتھ میں انگشتری پہننا ہے۔

داہنے ہاتھ میں انگشتری پہننا قیامت میں رنج وغم کے دور کرنے کا باعث ہوگا

امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے روایت ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے رسالت مآب سے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول جو شخص داہنے ہاتھ میں انگشتری پہنتا ہو اور اس سے اس شخص کی غرض آپ کی سنت کی متابعت ہو تو اگر وہ عرصہ محشر میں مجھ کو وہ پریشان دیکھے گا تو میں اس کا ہاتھ پکڑ کر آپ کی اور جناب امیر علیہ السلام کی خدمت میں اس کو پہنچا دوں گا۔ (بحوالہ تہذیب الاسلام تالیف علامہ مجلسی صفحہ ۳۴)

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ داہنے ہاتھ میں انگشتری پہننا پیغمبروں کی سنت ہے۔

۳۔ حضرت آدم علیہ السلام۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام۔ حضرت اسحاق علیہ السلام۔ حضرت الیاس علیہ السلام۔ حضرت داؤد علیہ السلام حضرت سلیمان علیہ السلام۔ حضرت یوسف علیہ السلام۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام حضرت یونس علیہ السلام۔ حضرت یوشع علیہ السلام۔ حضرت ذوالقرنین علیہ السلام۔ حضرت صالح علیہ السلام

---

(۱) داہنے ہاتھ میں انگشتری پہننا اہل ایمان کی نشانی ہے۔

حضرت ایوب علیہ السلام۔ حضرت لقمان علیہ السلام۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سب کے سب داہنے ہاتھ میں انگشتری پہنا کرتے تھے۔

(بحوالہ تہذیب المتین جلد ۱ حصہ دوم)

۳۔ علامہ شوستری علیہ الرحمتہ نے کتاب حقائق الحق میں تحریر کیا ہے کہ رسول اللہ اور آپ کے اصحاب انگشتری داہنے ہاتھ میں پہنتے تھے صرف امیر معاویہ نے بائیں ہاتھ میں پہننا انگشتری کو شروع کیا تھا۔

انگشتری داہنے ہاتھ کی کس انگلی میں پہننا چاہیئے

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسالتمآبؐ اور امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ انگشتری چھنگلیا اور اس کے بعد والی انگلی میں پہنو۔ انگشت شہادت۔ یا انگشت میانہ میں نہ پہنو کیونکہ یہ طریقہ قوم لوط علیہ السلام کا ہے۔

۲۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ انگلی کی جڑ تک انگشتری پہننا چاہیئے۔

ایک تاریخی واقعہ

قصص الانبیا میں تذکرہ ہے کہ جب حضرت سلیمان علیہ السلام کو انگشتری ملی۔ اس وقت پانچوں انگلیوں میں آپس میں مکالمہ ہوا۔ انگشت نر (انگوٹھے) نے کہا کہ میں سر پنج ہوں۔ انگشت شہادت نے کہا کہ میں بوجہ اسم بامسمہ کے قابل عزت ہوں۔ انگشت سوم نے کہا میں تم سب سے بزرگ ہوں۔ انگشت چہارم نے کہا کہ میں لائق ہوں

سلیمان علیہ السلام نے پانچوں انگلی (چھنگلیا) سے ارشاد فرمایا تو نے کچھ نہیں کہا۔ اس نے عرض کیا کہ اے پیغمبر خدا سب نے اپنی بزرگی اور فخر یہ ناز ظاہر کیا میں ان سب میں چھوٹی اور حقیر ہوں۔ مجھے کچھ کہنا لازم نہیں بس پروردگار عالم نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ اس چھوٹی انگلی (چھنگلیا) میں انگشتری پہننا بہتر اور خوب ہے۔

نوٹ :۔ بائیں ہاتھ کی انگلیوں اور دائیں ہاتھ کی بڑی دو انگلیوں میں انگشتریاں پہننا قوم لوط کا طریقہ ہے۔ یہ وہ قوم ہے جس پر پروردگار عالم کا عذاب نازل ہوا تھا۔

انگشتری کس دھات کی ہونی چاہیئے۔

امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ انگشتری سوائے چاندی کے اور کسی دھات کی نہ ہو کیونکہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ وہ ہاتھ پاک نہیں ہے جس میں لوہے کی انگشتری پہن کر نماز پڑھی جائے۔

سرکار رسالت مآب نے پیتل کی انگشتری پہننے کی بھی مخالفت کی ہے

۱۔ چاندی کی انگشتری پہننا سنت محمدؐی ہے

۲۔ مردوں کے لئے سونے کی انگشتری پہننا حرام ہے۔

۳۔ سونے کی انگشتری کے ساتھ نماز نہیں ہوتی۔

۴۔ فولاد۔ پیتل۔ اور لوہے کی انگشتری اور زیورات کی پہننے کی ائمہ معصومین علیہم السلام نے ممانعت فرمائی ہے کیونکہ ان کا پہننا حرام ہے

۵۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے بھی سونے کی انگشتری پہن کر نماز پڑھنے کو منع کیا ہے۔

رسول اللہ کی انگشتری چاندی کی تھی

۱۔ منقول ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی انگشتری چاندی کی تھی اس میں کوئی نگینہ نہ تھا بلکہ "محمد رسول اللہ" کندہ تھا۔

۲۔ صحیح بخاری میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگشتری پہنی جس پر ایک حبشی ساخت کا نگینہ جڑا ہوا تھا۔ آنحضرت اسی انگشتری کو دائیں ہاتھ میں پہنتے تھے جبکہ اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رہتا۔

رسولخدا کی وصیت مولا علیؑ کو

سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کو وصیت فرمائی کہ یا علیؑ ہر شب کو "سورہ حشر" کی تلاوت ضرور کیا کرو کہ اس سورہ مبارک کے پڑھنے سے دنیا و آخرت کی برائیاں دور ہوتی ہیں۔

نئی انگشتری پہننے کے وقت کی دعا

جب آپ اپنے ہاتھ میں نئی انگشتری پہنیں تو پہننے سے پہلے اس دعا کو ضرور پڑھ لیا کیجئے۔

دعا

"یا اللہ ایمان کی نشانیوں کو میری شناخت مقرر فرما۔ میرا انجام بخیر کر اور عاقبت میں بھی میرے لئے خیر ہی خیر ہو بالتحقیق تو بڑا زبردست صاحبِ حکمت و کرم والا ہے۔"

انگشتری پہننے سے پہلے اسکی زکوٰۃ دینا ضروری ہے

جب آپ اپنی انگلی میں کوئی نئی انگشتری پہنیں تو آپ کو چاہیئے کہ اس کی قیمت پر اپنی فقہ کے مطابق ۲½ فیصد زکوٰۃ نکال کر معصوم بچوں کو شیرینی کے طور پر کھلادیں فائدہ ہی فائدہ ہے۔ یہ عمل سال میں ایک دفعہ ضرور ہونا چاہیئے۔

آپکو نگینہ راس کیوں نہ آیا؟

الف:۔ کیا آپنے کسی دوست کی انگلی سے زبردستی آتار کر یا مانگ کر تو اسے نہیں پہنا؟

ب:۔ کیا آپکو کوئی نگینہ راستہ میں پڑا مل گیا اور آپنے لے اٹھا کر پہن لیا؟

ج:۔ کیا نگینہ پرانا بدزیب اور کٹا پھٹا تو نہیں تھا۔؟

د:۔ کیا نگینہ پہننے کے اوقات نحس تھے؟

ھ:۔ کیا محض قیمتی ہونیکی بنا پر آپنے کوئی سا نگینہ تو نہیں پہن لیا؟

اگر واقعی ایسا ہے تو اس قسم کے نگینوں کو ابھی سے اتار پھینکیے ورنہ بجائے فائدہ کے الٹا نقصان اٹھایئے گا۔ اپنی مرضی کرنے سے بہتر ہے کہ کسی لائق منجم سے مشورہ کر لیا جائے اور ایک سے زائد نگینے بغیر کسی معقول وجہ کے پہننا بھی نقصان کا موجب ہوتا ہے۔

غیر الی نشہ کرنیوالے پر سو فیصدی نگینہ بڑے اثرات چھوڑتا ہے۔

فیروزہ۔ عقیق۔ درنجف۔ یاقوت اور حدید چینی کی انگشتریاں پہننے والے کو چاہیئے کہ باوضو رہے، نہیں تو پاک ضرور رہے۔ کیونکہ یہ نگینہ آلِ محمدؐ کی حمد اور ثنا کرتے ہیں

شب جمعہ کا ایک آزمودہ اور کامیاب عمل

عملیات کی پرانی کتابوں میں منقول ہے اور بہت سے مومنین کا آزمودہ عمل ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی حاجت خداوند کریم سے رکھتا ہو از قسم مال۔ دولت۔ ثروت۔ عزت۔ علم۔ مرتبہ یا کسی بلا و مصیبت میں گرفتار ہو یا فقر و فاقہ و ناداری یا پریشانی بیمار یا فکر و ملال میں ہو جسکا تدارک چاہتا ہو اس کو چاہیئے کہ شب کو دو ثلث رات گئے (تقریباً ۳ بجے شب) شب جمعہ بعد بیدار ہو کر باوضو پہلے دو رکعت نماز حاجت بہ نیت رفع حدث کے واسطے مباح ہونے دعا ذکر پڑھے۔

بعد نماز ۱۰۰ مرتبہ محمد و آل محمد علیہ السلام پر درود پڑھے اسکے بعد ایکہزار مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بحق بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی تلاوت کرے اس کے بعد پھر ۱۰۰ مرتبہ محمد و آل محمدؐ علیہ السلام پر درود پڑھے۔ پھر اپنا مطلب ربِ جلیل کی بارگاہ سے طلب کرے انشاءاللہ ضرور پورا ہوگا۔ اگر یہ عمل ایک دفعہ کرنے سے پورا نہ ہو تو دو شب جمعہ اسی عمل کو ادا کرنا چاہیئے۔ انشاءاللہ ان دو جمعوں کے درمیان ضرور پورا ہو جائیگا

بخورات کا روشن کرنا

نگینوں کے اسرار ورموز کی کتابوں میں لکھا ہے کہ نگینے پہننے سے پہلے بخورات روشن کئے جائیں جس کا انتخاب نگینے کے حاکم سیارہ کے مطابق کیا جائے جب کہ کوئی نگینہ پہننے سے پہلے بخورات جلانے میں ایک حکمت پوشیدہ ہے اور وہ یہ کہ ہر سیارے کے اپنے اپنے موکلات ہیں جب اس سیارے کے مطابق بخورات جلائے جاتے ہیں تو اسکے متعلقہ موکلات خوش ہوتے ہیں۔ یہ عمل ان کی پسندیدگی کا باعث ہوتا ہے لہٰذا کوئی نگینہ پہننے سے پہلے بخورات جلانے کا عمل ضرور کر لینا چاہیئے ایسا کرنے میں غفلت اور سستی نہ کرنی چاہیئے۔

✽

بخورات کی تفصیل حسب ذیل ہے

زحل: سیاہ مرچ۔ رال۔ گوگل۔ قرنفل

مشتری: عطر عنبر۔ مشک۔ زعفران۔ اگربتی۔ صندل۔ لوبان اور حب الفار جلائیں۔

مریخ: لوبان۔ سیندور۔ رائی۔ جوز۔ رال دار چینی

شمس: عود صندل سرخ۔ زعفران۔ گلنار۔ عنبر لوبان اور مشک جلائیں۔

زہرہ: زعفران عطر حنا۔ مشک۔ صندل۔ جائفل اور کافور۔

عطارد: لوبان۔ عنبر۔ گوگل۔ الکندر۔ بادام کا چھلکا۔

قمر: کافور۔ عطر گلاب لوبان عود۔ صندل — یہ ضروری نہیں ہے کہ کسی سیارے کے تمام بخورات حاصل کئے جائیں ان میں سے اگر ایک یا ایک سے زیادہ چیزیں مل جائیں تو بھی کافی ہے۔

نگینوں کے لئے صدقہ دینا

جیسے نگینہ پہننے سے پہلے بخورات جلانا ضروری ہے۔ اسی طرح نگینہ پہننے کے بعد یا پہلے صدقہ وخیرات کرنا ضروری ہے تاکہ۔ستاروں کی نحوست دور ہو جائے لہٰذا ستاروں کے مزاج کے مطابق صدقہ دیا جانا چاہیئے۔ نگینہ پہننے سے پہلے اس سے متعلقہ سیارہ معلوم کرکے مندرجہ ذیل جدول کے مطابق حسب توفیق صدقہ دیں۔ شمس: دال چنا شہد، عطر گلاب۔ خوشبودار شیرینی۔ قمر: دودھ۔ گھی۔ دہی۔ چینی، چاول۔ کھانڈ۔ دودھ۔ چاول وغیرہ کیوڑہ
عطارد: دال مونگ۔ انگور۔ پستہ۔ چارمغز۔ انار۔ پیڑا کھا۔ مشتری۔ مصری شہد۔ شکر۔ میٹھی روٹی۔ عطر جوہی۔ زردہ یا میٹھے چاول گڑکے۔
زہرہ: عطر سہاگ۔ شہد کا حلوہ۔ زردہ۔ برنج۔ زحل: کھچڑی ماش تل سیاہ۔ بینگن۔ دال ماش۔ کالا کپڑا کالی مرچ۔ عطر موتیا۔
مریخ:۔ گوشت۔ خمیری روٹی۔ کباب۔ ساگ۔ مرچ سرخ۔ سرسوں کا تیل۔ مسور کی دال۔ میوہ ترش۔ انار۔ سنگترہ۔ مالٹا۔ لیموں یا اور کوئی ترش پھل اور کوئی تیز سی خوشبو۔

دعوت سورۃ "قل ہو اللہ احد" برائے قبولیت دعا

سورۃ قل ہو اللہ احد سو مرتبہ پڑھے جب تمام ہو جائے تو پھر ایک مرتبہ پڑھے اور آخر میں بحق ادرائیل شمایوشش کہے۔ اس کے بعد بیس مرتبہ سورہ قل ہو اللہ احد پڑھے۔ جب تمام ہو جائے تب آخر میں بحق طاطائیل اربوشِ کہے۔ اس طرح سے دعوت کو تمام کرنے پر انشاءاللہ مطلب برآری ہوگی۔

معصومین علیہم السلام کی انگشتریوں کے چند تاریخی نقوش

تاریخ اور حدیث کی مستند اور متبرک کتب سے محمد و آل محمد علیہم السلام
کی انگشتریوں کے نقوش حاصل کر کے پہلی مرتبہ بجا طور پر پیش کرنے کی سعادت
حاصل کی جا رہی ہے۔ عامل حضرات اس سے پورا پورا فائدہ اٹھا سکتے ہیں
دوسرے اس امر سے یہ بھی بتانا ہے کہ ہر معصوم انگشتری پہننا پسند فرماتے تھے۔
اور انگشتری پہننا ان کی سنت پر چلنا ہے۔

۱۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔

(۱) امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ سرکار رسالت مآبؐ
کی انگشتری کا نقش نگیں "محمد رسولؐ اللہ تھا۔
(۲) آنحضرتؐ کی ایک انگشتری پر لا الہ الا اللہ کندہ تھا۔
(۳) آنحضرتؐ کی ایک انگشتری پر "صدق اللہ" کندہ تھا۔
(۴) آنحضرتؐ کی ایک انگشتری پر "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کندہ تھا
(۵) عبداللہ ابن سنانؓ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے
رسول اللہ صلعم کی ایک انگشتری دکھائی جسکے نگینہ پر دو سطروں میں۔
"محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم" کندہ تھا اور اس
نگینہ کا رنگ سیاہ تھا۔

(۲) حضرت فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا

آپؑ کی انگشتری کا نقش نگیں۔ "آمن المتوکلون" تھا۔

(۳) امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی انگشتری چاندی کی تھی اور اس پر نقش "نعم القادر" تھا۔

۲۔ امیر المومنین کی ایک انگشتری کے نگینہ پر "لِلّٰہ الملک الواحد القہار" کندہ تھا۔

۳۔ امیر المومنین کی ایک انگشتری کے نگینہ پر "لِلّٰہ الملک" کندہ تھا

۴۔ امیر المومنین کی ایک انگشتری جو عقیق کی تھی اس پر تین سطروں میں "ماشاء اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ استغفر اللہ" کندہ تھا۔

(بحوالہ فوائد القرآن صہ ۱۲۴)

(۴) حضرت امام حسن علیہ السلام

۱۔ حضرت امام حسن علیہ السلام کی انگشتری کا نقش نگین "العزۃ للّٰہ" تھا۔ جس کے معنیٰ وہ حقیقی غلبہ خدا کا ہے۔

۲۔ امام حسن علیہ السلام کی دوسری انگشتری کا نقش "حسبی اللہ" تھا

(۵) حضرت امام حسین علیہ السلام

۱۔ حضرت امام حسین علیہ السلام کی انگشتری کا نقش نگیں "ان اللہ بالغ امرہ" تھا جسکے معنیٰ ہے ذرا شک نہیں کہ خدا اپنے حکم کو پورا کرنے والا ہے۔

۲۔ سید الشہدا کی دوسری انگشتری کا نقش "الحمد للہ" تھا

(۶) حضرت امام زین العابدین علیہ السلام

۱۔ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی ایک انگشتری کا نقش حسبی اللہ تکلھم تھا

۲۔ حضرت امام زین العابدینؑ کی دوسری انگشتری کا نقش "خزی وشقی قاتل الحسینؑ بن علیؑ کندہ تھا جس کے معنیٰ ہیں کہ حسینؑ ابن علی کا قاتل دنیا اور دین دونوں میں بدبخت ہے۔

(۷) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام

۱۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اپنے ہاتھ میں سید الشہداؑ کی انگشتریاں پہنا کرتے تھے اس کے علاوہ آپکی ایک انگشتری کا نقش "العزۃ للہ۔ کندہ تھا۔

۲۔ امام رضا علیہ السلام سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام کی ایک انگشتری کا نقش "ظنی باللہ حسن وبالنبی المؤتمن وبالوصی ذی المنن بالحسنؑ والحسینؑ بھی تھا۔

(۸) امام جعفر صادق علیہ السلام

امام جعفر صادق علیہ السلام کی انگشتری کا نقش "اللہ ولی وعصمنی من خلقہ" تھا جسکے معنیٰ اللہ میرا مالک ہے اور وہی اپنی مخلوقات سے مجھے بچانے والا ہے۔

۲۔ ابراہیم ابن حمید سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی دوسری انگشتری پر نقشِ نگیں اَللّٰھُمَّ اَنْتَ ثِقَتِی فَقِنِی شَرَّ خَلْقِکَ تھا۔

(۹) حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

۱۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی انگشتری کے نگینے کا نقش "الملک للہ۔ وحدہٗ" بعض روایت میں یہ بھی ملتا ہے کہ آپ کی انگشتری کے نگینہ پر پھول اور ہلال کی شکل بھی کندہ تھی۔

۲۔ امام رضا علیہ السلام سے روایت ہے کہ امام موسیٰ کاظم کی ایک انگشتری پر "حسبی اللہ" کا نقش بھی کندہ تھا۔

(۱۰) حضرت امام رضا علیہ السلام

امام رضا علیہ السلام کی انگشتری پر نقش نگیں "ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ" تھا جس کے معنی جو خدا چاہتا ہے وہی ہوتا ہے سوائے خدا کے اور کسی میں قوت نہیں ہے۔

(۱۱) حضرت امام محمد تقی علیہ السلام

۱۔ امام محمد تقی علیہ السلام کی انگشتری کے نگینہ پر نقش معظم المھین عضوی تھا۔

۲۔ جناب حسن ابن خالد سے روایت ہے کہ آپ کی دوسری انگشتری کے نگینہ کا نقش "اللہ حافظی" بھی تھا۔

(۱۲) حضرت امام علی نقی علیہ السلام

۱۔ حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی انگشتری کے نگینہ پر "من اخلاق العبود حفظ المعھود" نقش کندہ تھا۔

(۱۳) حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام

۱۔ امام حسن عسکری علیہ السلام کی انگشتری کے نگینہ پر "ان اللہ شہید" کندہ تھا۔

۲۔ ابو ہاشم جعفری نے روایت کی ہے کہ آپکی دوسری انگشتری کے نگینہ پر "الحسن ابن علی" کندہ تھا۔

(۱۴) حضرت قائم آل محمد علیہ السلام

حضرت صاحب العصر الزماں خلیفۃ الرحمٰن ہمارے بارہویں امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نگینہ پر "انا حجۃ اللہ وخاصتہ" کندہ ہے (بحوالہ کتاب تہذیب الاسلام از علامہ مجلسی)

عمل

عمل برائے ترقی رزق وحصول دولت :۔ عروج ماہ میں شب جمعہ کو بعد از نصف شب دو رکعت نماز حاجت پڑھے بعد سلام "یا وھابُ" چار سو دفعہ پڑھے اور دعا مانگے پھر "یا وھابُ" دو سو بار پڑھے اور کھڑے ہو کر دعا مانگے۔ پھر "یا وھابُ" ایکسو ۱۴۳ مرتبہ پڑھے اور دعا مانگے سجدہ میں جا کر محمدؐ و آل محمدؐ پر اول و آخر ۱۲ مرتبہ درود پڑھے تین روز یہ عمل کرے انشاء اللہ تعالیٰ مطلب براری ہوگی مطلب براری کے بعد مولا علیؑ کی نیاز تیسرے دن یہ دلا کر معصوم بچوں کو کھلائے۔

عظیم الشان انگشتری

قومی کارکنان، دانشور حضرات، معالج۔ وکلاء۔ اساتذہ انجینئر اور وہ حضرات جنکی عوام دوست زندگی ہو وہ حسب ذیل نقش عقیق سپید پر کندہ کرکے دست راست میں انگشتری پہنیں تو ہر دلعزیزی عزت و اقتدار اور خلائق سے مرجعیت حاصل کرے گا۔

(بحوالہ کتاب تسبیح فاطمہ از زبدۃ العلماء سید آغا مہدی لکھنوی صفحہ ۶۲-۶۳)

نقش معظم

علیؑ

صراط ۶۹۳ حق

نمسکہ

ترکیب: جب آپ نقش تحریر کریں تو آداب و شرائط کا خاص خیال کریں۔ ساعت اچھی ہو مہینہ منقلب نہ ہو۔ لکھنے والا باطہارت ہو۔

یہ انگشتری اکثر عراق و ایران و حجاز کے ممالک سے کندہ شدہ بھی حاصل ہو جاتی ہیں۔ اگر اس نقش کو چاندی پر کندہ کرایا جائے تو بھی فائدہ حاصل کیا جاسکتا ہے لیکن علما اور عاملین حضرات عقیق سپید پر ہی کندہ کرانے کو ترجیح دیتے ہیں۔

نوٹ:۔ اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ انگشتری گم ہو نیز کا تہمت و اندیشہ رہتا ہے اسلئے اس انگشتری کی حفاظت بہت ضروری ہے کیونکہ اس میں اسم اعظم کا ایک حرف کندہ ہے۔

اگر انگشتری پہننے پر بخار آجائے تو انگشتری پانی میں ڈال کر پی لینا چاہیئے۔

چار تاریخ ساز انگشتریاں

سرکار سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام نے اپنی چار انگوٹھیاں
عطا فرمائیں ایک مدینہ منورہ میں اور تین کربلا معلیٰ میں بروز عاشورہ۔

پہلی تاریخی انگشتری

معتبر روایت میں منقول ہے کہ ایک دن ایک اعرابی (بدوی) سرکار سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں مدینہ منورہ میں حاضر ہوا پھر عرض کی مولا و آقا میں ایک دیت کا ضامن ہوں جس کی ادائیگی سے عاجز ہوں۔ دل میں خیال پیدا ہوا کہ خداوند کریم کی اشرف و کریم ترین مخلوق سے حاجت روائی کا سوال کروں۔ مگر یہ امر بھی روز روشن کی طرح واضح ہے کہ حضرات اہل بیت پیغمبر علیہم السلام سے بڑھ کر زیادہ کریم اور سخی اس دنیا میں کوئی نہیں ہے۔

اعرابی کی یہ استدعا سنکر حضرت امام حسین علیہ السلام نے فرمایا میں نے اپنے نانا رسول خدا صلی اللہ و آلہ وسلم سے سنا ہے کہ ہر شخص پہ اس کے علم و معرفت کے برابر نیکی کیا کرو پس نانا معظم کے اس اصول کے مطابق تم سے تین سوال کرتا ہوں جس قدر صحیح جواب دو گے اسی قدر تجھے مال دنیا سے نوازوں گا۔ اعرابی نے نہایت عجز و نیاز کے ساتھ عرض کیا میرے آقا آپ باب العلم نبوی کے عظیم فرزند ہیں۔ آپ خود بھی علوم نبوی کے تیسرے تاجدار اور وارث ہیں۔ میری کیا مجال کہ آپ کے سوالوں کا جواب دوں۔ لیکن پھر بھی آپ ہی لوگوں کا عطا شدہ علم سے حسب استعداد و لیاقت جواب دینے کی پوری کوشش کروں گا۔

حضرت امام حسین علیہ السلام نے فرمایا بتاؤ سب سے افضل عمل کونسا ہے۔

اعرابی:۔ خدا کی ذات اقدس پہ ایمان کامل رکھنا۔
حضرت امام حسین علیہ السلام:۔ مرد کے لیئے باعث زینت کیا چیز ہوتی ہے؟
اعرابی۔ انسان کے لیئے باعثِ زینت علم اور اس کے ساتھ ساتھ حلم اور علم کے مطابق اس کا عمل۔
حضرت امام حسین علیہ السلام:۔ حوادث دنیا سے نجات کس طرح حاصل کی جاتی ہے؟
اعرابی۔ ذات حق سبحانہ پہ توکل سے انسان ہر مہلک اور حوادثِ دنیا سے بچ سکتا ہے۔
حضرت امام حسین علیہ السلام نے موخرالذکر سوال کے بارے میں مکرر پوچھا جس انسان کو توکل پہ خدا حاصل نہ ہو تو وہ کیا کرے۔
اعرابی عرض کرنے لگا۔ اسے دولت صبر سے مالا مال ہونا چاہیئے۔
حضرت امام حسین علیہ السلام:۔ جو شخص صبر سے محروم ہو وہ کیا کرے۔
اعرابی:۔ ایسے شخص کے لئے سزاوار ہے کہ آسمان سے بجلی گرے اور اسے جلادے۔ یہ سنکر حضرت امام حسین علیہ السلام ہنس پڑے اور اعرابی کی علمی استعداد پہ خوش ہو کر ہزار اشرفیوں سے نوازا علاوہ بر آں اپنی ایک قیمتی انگشتری بھی عطا کی جس کا نگینہ دو سو درہم کا تھا۔ ساتھ ہی ارشاد فرمایا ان اشرفیوں سے اپنا قرضہ ادا کرنا اور انگشتری بیچ کر اس کی قیمت سے اپنے گھریلو مصارف پورے کرنا۔ اعرابی خوشی خوشی اپنے گھر چلا گیا۔

دوسری تاریخی انگشتری

حضرت علی اکبرؑ شبیہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روز عاشورہ میدان کربلا میں لشکر یزید سے لڑتے لڑتے سخت پیاسے ہوئے جبکہ آپ پہلے ہی سے تین دن کے پیاسے تھے۔ یستم رسیدہ باپ سید الشہداؑ کے پاس آئے اپنی شدت پیاس کا اظہار کیا اولاً مظلوم امام نے شبیہ پیغمبرؑ کو کافی تسلیاں دیں پھر مطابق روایت بحارالانوار

اپنی ایک انگشتری دے کر فرمایا۔ اسے منہ میں رکھ لیجئے اور میدان کارزار میں واپس جائیں۔ چلو کچھ تسلی ہو جائے گی۔ پس جواں بیٹا اولی الامر باپ کے حسب ارشاد میدان جنگ میں واپس ہوئے۔ امام علیہ السلام بیٹے کو حسرت سے دیکھتے رہے اور فرماتے جاتے تھے رضا بقضائہ و تسلیما لامرہ۔ حضرت علی اکبر علیہ السلام میدان کارزار میں رجز پڑھتے ہوئے دشمنان دین پر حملہ آور ہوئے

تیسری تاریخی انگشتری

تیسری انگشتری بھی سرکار سید الشہدا حضرت امام حسین علیہ السلام نے روز عاشورا ہی اپنے بڑے بھائی حضرت امام حسن علیہ السلام کے نور دیدہ جناب قاسم کو عطا کی جب حضرت قاسم علیہ السلام ازرق شامی کو میدان کارزار میں داخل جہنم کر چکے تو شدت پیاس سے بے حال ہو کر مظلوم اور بیکس چچا حضرت سید الشہدا علیہ السلام کی خدمت میں بغرض پانی حاضر ہوئے۔ اور کہنے لگے پیارے چچا جان شدت پیاس نے بے حال کر رکھا ہے ممکن ہو تو تھوڑا پانی کا دیجیئے امام عالیمقام نے اپنے پیارے بھتیجے کو صبر کی تلقین کی اور پھر اپنی ایک انگشتری تھوڑی دیر اپنے دہن مبارک میں رکھ کر جناب قاسم علیہ السلام کو عطا کی۔ روایت کے مطابق جناب قاسم خود بیان کرتے ہیں۔ اس انگشتری کی کرامت سے میرے منہ میں میٹھے پانی کا چشمہ پیدا ہو گیا۔ خوب سیراب ہوا۔ اور میدان جنگ کو روانہ ہوا۔ جناب قاسم نے پہلے کی طرح شدت سے حملہ کیا۔ لشکر کفار نے ہاشمی نوجوان پر تیروں کی بارش شروع کر دی جناب قاسم کا بدن زخموں سے چور ہو گیا۔

چوتھی تاریخی انگشتری

چوتھی تاریخی انگشتری روز عاشورہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے دست مبارک سے بجدل بن سلیم ملعون نے کربلا کے میدان میں اتار لی۔ بجدل بن سلیم ملعون نے خود روایت کی ہے کہ جب میں روز عاشورہ قتل گاہ میں کھڑا تھا تو اچانک ایک منادی کو

اطلاع دیتے سنا کہ نور دیدہ رسول خدا حضرت امام حسین علیہ السلام کو لوٹ لو۔ یہ سنتے ہی میں دوڑتا ہوا لاشہ سید الشہدا علیہ السلام کے قریب گیا تاکہ جسم سے کپڑے لوٹ سکوں۔ جوں ہی سر بریدہ لاش کے پاس پہنچا تو دیکھنے پر معلوم ہوا کہ ان کا تمام لباس جسم پر سے لوٹا جا چکا ہے۔

البتہ حضرت کی ایک انگشتری انگلی مبارک میں سالم حالت میں موجود ہے کافی کوشش کے بعد بھی انگشتری کو انگلی سے اتارنے میں کامیاب نہ ہو سکا۔ کیونکہ انگلی بھی زخمی حالت میں تھی جس کی وجہ سے خون اس انگشتری کے چاروں طرف جمع ہو گیا تھا۔ پس میں نے اپنی کمر سے بندھے خنجر کو نکالا اور مظلوم کربلا کی انگلی کو قطع کیا۔ اس طرح انگشتری اتارنے میں کامیاب ہوا۔

الامان۔ یہ درندہ صفت وحشی نژاد کس قدر بے رحم و سنگدل تھے۔

(بحوالہ کتاب مفتاح الجنۃ صفحہ ۱۰۸ تا ۱۱۱ از حجۃ الاسلام حضرت آقای محمد بن الشہیر المقدس زنجانی ناشر ولی العصر ٹرسٹ ربہ متہ ضلع جھنگ)

اسم اعظم کا نقش

مصباح کفعمی میں حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے ابیات کثیرہ میں منقول ہے کہ یہ نقش اسم اعظم ہے ہر وقت اپنے ساتھ رکھنا چاہیے۔ یہ جمیع امراض و اعراض و تکالیف اور پریشانیوں سے نجات کا باعث ہے۔

ھ ااا ااا ھ ا ا ا م ا ا

(بحوالہ اسباب النجاۃ صفحہ ۱۵۱ اتحاد بکڈپو۔ لاہور)

قمر در عقرب کیا ہے!

اس کے انسانی زندگی پر اثرات کیا ہیں!

قمر سب سے تیز رفتار ستارہ (کواکب) ہے۔ قمر ایک برج کا سفر ڈھائی دن میں مکمل کر لیتا ہے۔ اس طرح قمر سیارہ مہینے میں ہر ایک برج میں ایک مرتبہ دورہ (چکر) کرتا ہے۔

سیارہ قمر جب برج حمل، ثور، جوزا، سرطان عقرب میں براہ داخل ہو کر اس خانہ یعنی برج میں ڈھائی دن قیام پذیر ہوتا ہے تو اسی زمانہ کو قمر در عقرب کہتے ہیں۔

برج عقرب میں بچھو کی حرکات کی تمام تر خصوصیات پائی جاتی ہیں قمر سیارہ ایک ماہ میں پورے بارہ برج کا دورہ ختم کر کے دوسرے مہینے کے ابتداء سے پھر اپنا دورہ شروع کرتا ہے اور اسی طرح وہ سال میں ہر برج کے بارہ دورے کرتا ہے۔

علم فلکیات اور دینی کتب کے مطالعہ اور عملی تجربات سے واضح ہے کہ قمر کے برج عقرب کے قیام کے اوقات بہت منحوس ترین ہوتے ہیں اس بات کے متعلق ائمہ علیہم السلام کا قول بھی ہے۔

اس لئے کسی نئے کام یا خصوصاً شادی کی ابتداء نہیں کرنی چاہیئے۔ اور اسی مناسبت سے قمر در عقرب کے ایام میں نئے نگینہ کی انگشتری بھی نہیں پہننا

چاہیئے۔ سیارہ کے برج میں داخلہ کی تاریخ، وقت اور اس کا برج میں قیام کے اوقات کے بارے میں آپ کسی بھی جنتری سے رجوع کر سکتے ہیں

مندرجہ ذیل نقشہ رہنمائی کے لئے درج ہے

نمبر شمار	نام ماہ	کیفیت برج میں سیارہ کی آمد کی تاریخ	وقفہ قیام
۱	ماہ محرم الحرام	چاند اس مہینے کی ۱۷ویں تاریخ کو ہمیشہ رہتا ہے۔	۲ ½ دن
۲	ماہ صفر المظفر	چاند اس مہینے کی ۱۵ تاریخ کو رات میں چار گھڑی پر لگتا ہے	ڈھائی دن
۳	ربیع الاول	چاند اس مہینے کی ۱۳ویں تاریخ کو دن نکلتے پر ہمیشہ رہتا ہے	〃 〃
۴	ربیع الثانی	چاند اس مہینے کی ۱۱ویں تاریخ میں چار گھڑی رات پر لگتا ہے۔	〃 〃
۵	جمادی الاول	چاند اس مہینے کی ۹ویں تاریخ کو چار گھڑی پر لگتا ہے۔	〃 〃
۶	جمادی الثانی	چاند اس مہینے کی ساتویں تاریخ کو بارہ کے عمل میں لگتا ہے۔	〃 〃
۷	رجب	چاند اس مہینے کی پانچویں تاریخ کو چار گھڑی دن کو لگتا ہے۔	〃 〃
۸	شعبان	چاند اس مہینے کی ۲۷ تاریخ کو چار گھڑی رات کو لگتا ہے۔	〃 〃
۹	رمضان المبارک	چاند اس مہینے کی ۲۵ویں تاریخ کو چار گھڑی پہ لگتا ہے۔	〃 〃
۱۰	شوال	چاند اس مہینے کی ۲۳ویں تاریخ کو ہمیشہ رہتا ہے	〃 〃
۱۱	ذیقعد	چاند اس مہینے کی ۲۳ویں تاریخ کو ہمیشہ رہتا ہے۔	〃 〃
۱۲	ذی الحجہ	چاند اس مہینے کی ۱۸ویں تاریخ کو ۱۶ گھڑی پر لگتا ہے	〃 〃

چاندی

یہ ایک قیمتی دھات ہے جس کو دوسری دھاتوں سے افضلیت حاصل ہے۔ کیونکہ اس دھات کی چیزوں میں زنگ نہیں لگتا ہے اور نہ ہی موسمی آب و ہوا اسے متاثر ہوتی ہے۔

اس دھات کو عربی میں نقرہ و فضہ، انگریزی میں سلور سنسکرت میں رجتا فارسی میں سیم، اس کے علاوہ قمر، ماہ سفید، مگس اور روپا کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے۔

اس دھات کو قدیم زمانہ سے چاندی کے ساتھ موسوم کیا جاتا ہے

یہ دھات مندرجہ ذیل خواص کی حامل ہے۔

۱۔ اس دھات کا مزاج سرد خشک ہے۔

۲۔ اصلی چاندی کا چھلا دودھ میں ڈالنے سے اس کا دہی جلدی اور اچھا جمتا ہے۔

۳۔ اگر اس دھات میں میل ہو تو وہ آگ پر جل کر خاک ہو جاتی ہے

۴۔ چاندی کے ورق اعضائے رئیسہ کو تقویت دیتے ہیں۔

۵۔ چاندی کے ورق کو سیب کے مربہ کے ساتھ صبح کھایا جائے تو اعضاء رئیسہ اور دماغ کے لئے بہت مفید ہے۔

۶۔ چاندی کا لاکٹ مفرح اور مقوی دل ہے۔

۷۔ چاندی کو طبی طریقہ سے استعمال کیا جائے تو مندرجہ ذیل بیماریوں

کو فائدہ ہوتا ہے۔ معدہ جگر۔ مالیخولیا۔ جنون۔ استقا اور ورم طحال اور سنگ مثانہ۔

۸۔ چاندی کا کشتہ بند پیشاب کو جاری کرتا ہے۔

۹۔ چاندی کی سلائی سے سرمہ لگانے سے بینائی تیز ہوتی ہے۔

۱۰۔ چاندی کی سلائی بغیر سرمہ کے بھی آنکھوں میں پھیری جائے تو یہ بینائی کو بڑھاتی ہے۔ باریک اور خفیف جالا جو آنکھ میں پڑ جاتا ہے اس کو صاف کر دیتی ہے۔

۱۱۔ بیرونی استعمال میں فصلی بخار اور ملیریا کو دور کرتی ہے۔

۱۲۔ طبی اصول کے تحت چاندی کے برتن بنائے جائیں تو اس کے اندر کھانا پینا باعثِ فرحت ہے۔ لیکن اسلامی اصول کے مطابق حرام ہے۔

۱۳۔ چاندی کے ٹکڑے کو منہ میں رکھا جائے تو یہ پیاس کو کم کرتا ہے۔ اور باعثِ سکون ہے۔

ایک تاریخی واقعہ

مستند تاریخی روایتوں میں پایا جاتا ہے کہ روزِ عاشورہ جناب علیؑ اکبر یزیدیوں سے جنگ کرتے کرتے تھک گئے اور پیاس کی شدت نے بیتاب کیا تو آپ واپس سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں آئے اور شدت پیاس کی شکایت کی کہ بابا اب پیاس برداشت نہیں ہوتی۔ مولاؑ نے ارشاد فرمایا۔ بیٹا ذرا اپنی زبان میرے منہ میں ڈالو جناب علی اکبر نے اپنی زبان شہید کربلا کے منہ میں ڈالی اور فوراً واپس نکال لی اور گویا ہوئے کہ بابا آپ کی زبان تو مجھ سے زیادہ خشک ہے امام عالیمقام

نے ایک انگشتری جو چاندی کی بنی ہوئی تھی اپنی انگلی سے اتار کر جناب علی اکبر علیہ السلام کے منہ میں ڈال دی اور کہا جاؤ بیٹا راہ خدا میں جہاد کرو۔
چاندی گرمی اور حرارت کے لئے بہترین موصل ہے
چاندی طبی اصولوں سے استعمال کی جائے تو موٹاپے کو کم کرتی ہے۔
چاندی کی انگشتری پہننے سے جسم انسانی سے چاندی مس ہوتی ہے اور اس کے اثرات جسم میں سرایت کرتے ہیں تو فائدہ رساں ہے۔

چاندی کی دھات کا تجارتی استعمال

چاندی کی دھات سے زیورات۔ سکے۔ عکاسی کی فلمیں۔ آئینہ سازی سازی اور فلموں کی پلیٹیں بنائی جاتی ہیں۔

چاندی کی دھات کے ذریعہ خاص بیماریوں کا علاج

۱۔ چاندی کا چپٹا تار کا چھلا جس کا منہ کھلا ہو۔ پیر کے انگوٹھے میں استعمال کرنے سے ناف اپنی جگہ قائم رہتی ہے۔
۲۔ چاندی کا بنا ہوا کڑا ہاتھ میں پہنا جائے تو اس کے اثر سے معدے کا فعل درست رہتا ہے۔ بلڈ پریشر کے مریضوں کے لئے مفید ہے۔

چاندی صاف کرنے کا طریقہ

چاندی کی صفائی کا طریقہ یہ ہے کہ چاندی کو پگھلا کر نمک تلخ اس پر کئی مرتبہ ڈالیں یا سیبہ کرکے گزاریں تو چاندی کا زنگ صاف ہو جاتا ہے اور دھات میں چمک پیدا ہو جاتی ہے۔

چاندی کی چند تاریخی چیزیں

حضرت محمد مصطفےٰ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلوار کے قبضہ کی ٹوپی چاندی کی تھی (مشکوٰۃ شریف)

۲۔ ۱۸۹۲ء میں نوعمر محمد علی جناح کی شادی کے موقع پر ہریانہ کاٹھیاوار (بھارت) میں بارات بیل گاڑیوں کے ذریعہ دھوم دھام سے پہنچی۔ تو سیر ابھیم چند نے بیلوں کو پانی چاندی کے بڑے بڑے برتنوں میں پلایا۔

۳۔ قائد اعظم محمد علی جناح کے مزار کی خوبصورت جالی چاندی کی ہے جس میں ڈھائی من چاندی استعمال کی گئی ہے

۴۔ چاندی سے علم کے پنجے اور منّت کی چیزیں بنائی جاتی ہیں۔

چاندی کی تختی یا انگشتری پر مجرّب و کامیاب نقوش

یہ نقوش صدا سے بندگان خدا کو فیض پہنچا رہے ہیں۔ نوچندی جمعرات (چاند کی پہلی جمعرات) ۷ بجے علی الصبح چاندی کی انگشتری یا چاندی کی تختی پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے اس نقش کو کندہ کرا کے اپنے پاس رکھیے تو انشاءاللہ اپنے لئے بحکم خدا اس حد تک خیر و برکت کا مشاہدہ کریں گے جو ثنائے صفت سے بالائے تر ہے (۱) عربی رسم الخط۔ (۲) علم الاعداد ؎۱

الرحیم	الرحمٰن	اللہ	بسم
بسم	اللہ	الرحمٰن	الرحیم
الرحمٰن	الرحیم	بسم	اللہ
اللہ	بسم	الرحیم	الرحمٰن

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

؎۱ جس طرح چاہے نقش کندہ کرائے دونوں طرح سے فائدہ ہے۔

حروفِ مقطعات کا نقش

یہ نقش خواجہ حسن نظامی صاحب کو روضۂ رسولؐ کے سامنے حضرت سید حمزہ رفاعی شیخ المشائخ مدینہ منورہ سنہ ۱۳۵۱ھ کو عطا کیا تھا۔ اس نقش کو بھی چاندی کی انگشتری اور تختی پر کندہ کرا کے پاس رکھنے سے مندرجہ ذیل فوائد حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

لوحِ قرآنی

الٓمٓ	حٓمٓعٓسٓقٓ	نٓ
الٓمٓصٓ	حٓمٓ	یٰسٓ
كٓهٰيٰعٓصٓ	قٓ	امین

۱۔ رزق کی فراوانی کے لئے ہر روز اس نقش کی زیارت کرنی چاہیئے۔ چاندی کی تختی جس پر یہ نقش کندہ کیا جاتا ہے اس کو پرس یا دوکان کے غلّہ میں رکھنا چاہیئے۔

نگینے اور جواہرات کا انتخاب

سورج کی شعاعیں ستاروں کے راستہ زمین پر ہمیشہ پڑتی ہیں ان شعاعوں کی اپنی قوت اور تاثیر ہوتی ہے۔ جو ہمیں متاثر کرتی ہے یہ شعاعیں انسان کی قوت، شعور، قوت احساس خصائل اور حرکات وغیرہ پر اثرانداز ہوتی ہے۔ اور یہی شعاعیں ساتوں ستاروں میں عرفان پیدا کرتی ہیں۔

ستارے سورج کی شعاعوں سے موافق رنگوں کو جذب کر لیتے ہیں۔ باقی دوسرے رنگوں کو سیارگان پر منعکس کر دیتے ہیں یہ کاسمک شعاعیں انسانی ذہن اور خیال پر بھی اثر کرتی ہیں۔ ہمیں ہمت کے راستوں پر چلاتی ہیں۔ امید کی کرن دکھاتی ہیں اور خوشی سے آشنا کرتی ہیں۔ انسان کے شعور کے دو خاص عنصر ہیں۔ ایک عقل اور دوسرا ارادہ۔ یہ دونوں قوتیں بھی شعاعوں سے بہت حد تک متاثر ہوتی ہیں۔

اسی طرح جب سورج اور ستاروں کی شعاعیں قیمتی پتھروں پر اور جواہرات پر پڑتی ہیں تو وہ اس کے اثرات قبول کر لیتی ہیں جب انسان ان پتھروں کے نگینوں کی انگوٹھی پہن لیتا ہے تو ان کاسمک شعاعوں اور ان کے رنگ کے اثرات انسانی زندگی پر اثرانداز ہوتے ہیں۔

قدرت نے کوئی چیز بھی بے مقصد پیدا نہیں کی ہے اور اللہ تعالیٰ کا کوئی فعل بھی حکمت سے و اثرات سے خالی نہیں ہے قیمتی پتھروں کے اثرات جن کو انھوں نے ستاروں کی کاسمک شعاعوں سے حاصل کیے

ہیں۔ نگینوں کے اثرات کی افادیت انسانی زندگی پر مسلم ہے۔

علم فلکیات کے ماہرین تحقیق کے ذریعہ کچھ اصول وضع کئے ہیں جنکی مدد سے انسان مستفید ہو سکتا ہے۔ ان ماہرین کا خیال ہے کہ ہر چیز تدبیر کی محتاج ہے۔ اسی طرح سے جواہرات کا استعمال بھی تدبیر سے ہونا چاہیئے۔ مثلاً نگینہ کا انتخاب کرتے وقت صرف اس امر کا خیال رکھا جائے کہ اس کا رنگ آپکے ستارے کے مطابق ہے کہ نہیں کیونکہ ہر پتھر میں متعدد رنگ ہوتے ہیں۔ اگر عطارد ستارہ سے تعلق رکھنے والے حضرات زرد رنگ کے عقیق پہنیں گے تو ان کو بہت راس آئے گا۔ اس طرح مریخ ستارہ سے تعلق رکھنے والے حضرات سرخ رنگ کا عقیق پہنے اور اور شمس سے تعلق رکھنے والے حضرات سنہرا یا اورنج رنگ کا عقیق استعمال کریں اس طرح عقیق سے ہر کوئی فائدہ اٹھا سکتا ہے

یوں تو ان پانچ نگینوں سے ہر انسان فائدہ اٹھا سکتا ہے کیونکہ ان کے متعلق مولائے کائنات کا ارشاد ہے نگینہ کے استعمال سے پہلے اس کے وزن کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ کم سے کم چار رتی وزن کا نگینہ انگشتری کے لئے بہت مناسب ہوتا ہے۔

ہر درد کی دوا ہے عزاداری حسینؑ
زہرا کا مدعا ہے عزاداری حسینؑ
ہر ایک کے نصیب میں ہے یہ شرف کہاں
اللہ کی عطا عزاداری حسینؑ

دہی

نگینہ انتخاب کرنیکا طریقہ

جس شخص کے لئے نگینہ کا انتخاب کرنا مقصود ہو اس کے نام کا مفرد عدد نکالو۔ یہ عدد مندرجہ ذیل یا دیگر نگینوں کے اعداد مفرد ہیں جس سے مطابقت کر جائیں اسی نگینہ کی انگوٹھی اس کے لئے بہتر ہوگی۔ نام کے مفرد نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ مثلاً کسی شخص کا نام حسین علی ہے جس کے حروف۔ ح۔ س۔ ی۔ ن۔ ع۔ ل۔ ی

اعداد:۔ ۸ + ۶۰ + ۱۰ + ۵۰ + ۷۰ + ۳۰ + ۱۰ = میزان ۲۳۸ عدد مفرد = ۸ + ۳ + ۲ = ۱۳ = ۱ + ۳ = ۴ ہوا۔ اسی طرح در نجف نیلم۔ یاقوت کے مفرد عدد بھی ۴ ہیں اس لئے حسین علی کے لئے ان نگینوں کی انگوٹھی مفید ہوگی۔ اگر اپنے نام کے اعداد مع والدہ نکالے جائیں تو اور بھی بہتر ہے۔

نام نگینہ	عدد مفرد	نام نگینہ	عدد مفرد
عقیق	۱	در نجف	۴
عقیق زرد	۵	نیلم	۴
عقیق سفید	۲	جزع یمانی	۲
عقیق سرخ	۶	حدید	۶
عقیق سبز	۷	یاقوت	۴
عقیق یمنی	۳	مرجان	۶
فیروزہ	۲	زبرجد	۹
		زمرد	۸

پتھروں کی تاثیرات معلوم کرنے کیلئے حاضرات کا عمل

جب کوئی شخص کوئی نگ مثل یاقوت۔ زمرد۔ فیروزہ۔ عقیق اور الماس وغیرہ بازار سے خرید کر لائے۔ تو چونکہ ہر پتھر کے حجم اور رنگ کے لحاظ سے وزن۔ قوت کشش۔ قوتِ انعکاس اور قوت برقی میں فرق ہو گا۔ اسلئے اس کی سحری قوتوں میں بھی فرق ہو سکتا ہے ان خاصیتوں کا نہ فروخت کرنے والے کو علم ہوتا ہے۔ نہ خریدنے والے کو۔ کہ یہ پتھر کس قسم کی صفات اور برکات کا حامل ہے یا یہ پتھر پہننے والے کو کیا فائدہ دے گا۔

تو اس امر کے لئے حاضرات الحجر کی جاتی ہے۔ اس کتاب کے اگلے صفحہ پر ایک دائرہ دیا گیا ہے۔ اس قسم کا علیحدہ کاغذ پر بڑا تیار کر لیں۔ اتنا بڑا کہ اندرونی دائرہ کا قطر ۲۳/۴ انچ ہو اور بیرونی کا ۶-۱/۲ انچ۔ اب باوضو ہو کر دو رکعت نماز نفلی استخارہ پڑھیں پھر سورہ یٰسین ایک ہی تبہ پڑھ کر نگ کو دائرہ کے وسط میں رکھ دیں اور پر انگشت شہادت کو آہستہ سے رکھیں تاکہ نگ حرکت کرے تو آپ کی انگلی رکاوٹ کا باعث نہ ہو۔ انگلی صرف مس کرتی رہے اب آہستہ آہستہ بلا تعداد انّہ مِنْ سُلَیْمَانَ وَانّہ لَیْسَ لَہَا مِنْ دُوْنَ اللّٰہ کَاشِفَۃ پڑھیں۔ چند منٹوں کے بعد نگینہ میں حرکت پیدا ہو گی اور حرکت کر کے وہ اس خانہ کی طرف جائے گا۔ جسمیں اس کی خاصیت کا اثر لکھا ہوا ہے اب عامل کو چاہیئے کہ وہ اس خانہ کی عبارت کو نوٹ کرے جس میں نگینہ نے قرار پکڑا ہے۔ یہی اس کی تاثیر ہو گی۔ اگر وہ نگ حرکت کرتا ہوا متعدد خانوں میں جائے تو وہ نگ اتنی ہی تاثیرات کا حامل ہو گا اور اگر نگ حرکت نہ کرے تو اسمیں کوئی تاثیر نہ ہو گی۔ یا وہ مالک کو فائدہ نہ دیگا۔ نگ کا وزن کم از کم ۲ رتی ہونا چاہیئے۔

اگر بہت سارے نگ امتحان کے لئے موجود ہوں تو تمام کیلئے ایک ہی نماز کافی ہے اور ایک ہی سورہ یٰسین پڑھکر سب پر دم کر دیجئے البتہ ہر ایک نگ کا امتحان الگ الگ کیا جائیگا کہ اسمیں کیا تاثیر ہے تمام نگوں کے برکات جاننے کے لئے ایک ہی جلسہ میں کام کیا جا سکتا ہے۔
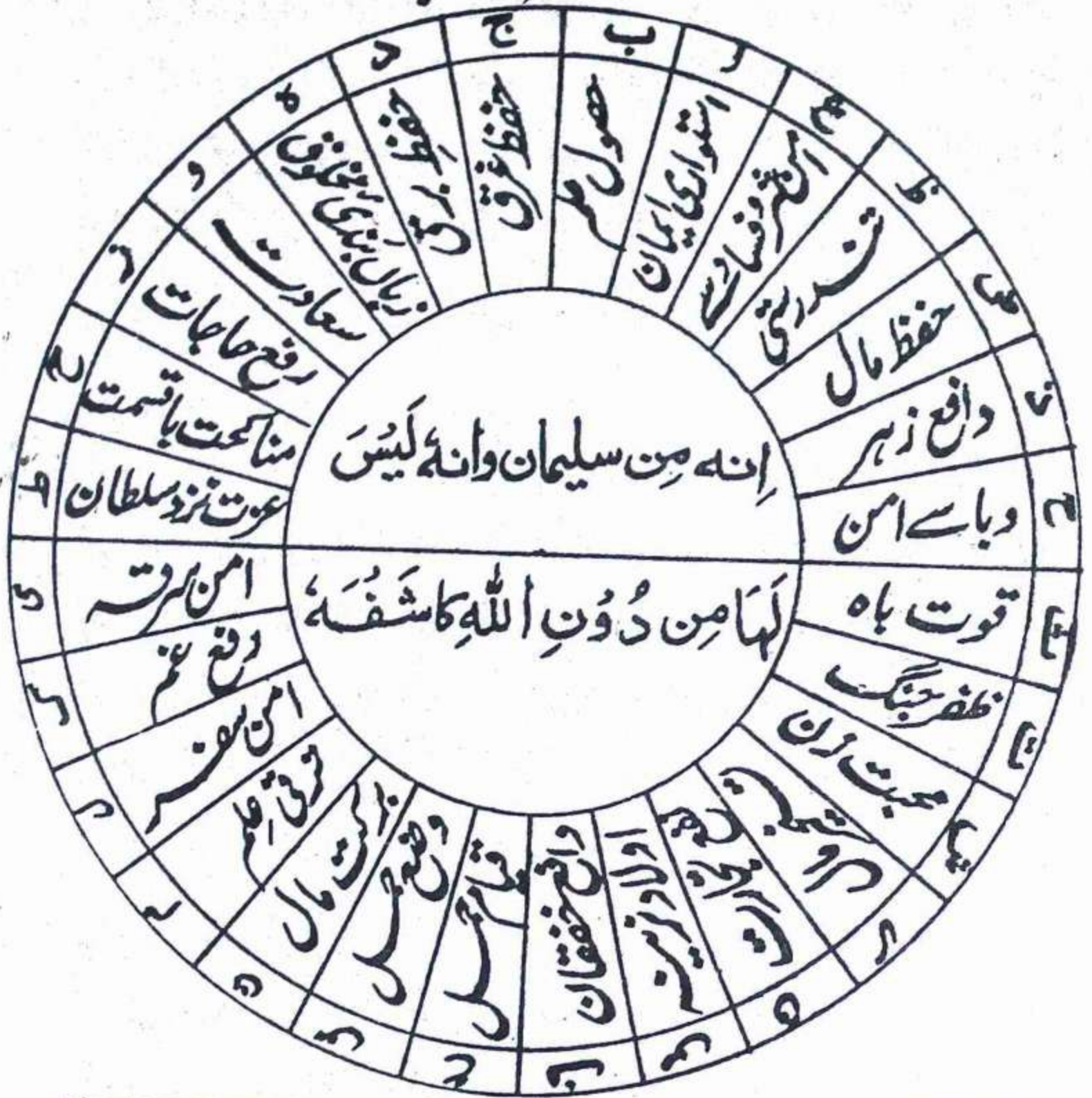
بچوں کے لئے امتحان میں کامیابی کا عمل

ہر نماز کے بعد ایک تسبیح اول اور آخر درود کی پڑھنے کے بعد ایک تسبیح "یا عزیز، یا عظیم، یا علیؑ" کی تلاوت کریں۔ انشاء اللہ امتحان میں کامیابی ہوگی۔

حضرت علی علیہ السلام کے چار پسندیدہ نگینے

منقول ہے کہ امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام چار نگینوں کی انگشتریاں بہت پسند کرتے تھے جنکو آپ خود بھی پہنا کرتے تھے۔

۱۔ اول یاقوت کی انگشتری زینت اور بزرگی کے لیے۔

۲۔ دوم فیروزے کی انگشتری فتح و نصرت کے لیے۔

۳۔ سوم حدید چینی کی انگشتری قوت و ہمت کے لئے۔

۴۔ چہارم عقیق کی انگشتری دشمنوں سے نجات اور ردِ بلا کے لیے۔

آل محمد علیہم السلام کے پانچ پسندیدہ نگینے

مفصل ابن عمر روایت کرتے ہیں کہ میں ایک دن حضرت صادق آل محمد علیہ السلام کی خدمت عالی میں درنجف کی انگشتری پہنے ہوئے گیا۔ امام نے فرمایا کہ اے مفصل یہ نگینہ جس کی تم انگشتری پہنے ہوئے ہو اسکی فضیلت تمکو معلوم ہے۔ مفصل نے کہا نہیں مولا۔ امام نے کہا کہ اس نگینے کو دیکھنے سے مومنین و مومنات کو خوشی حاصل ہوتی ہے آنکھوں کا درد دور ہوتا ہے اور مجھے ہر مومن کے لئے یہ بات بہت پسند ہے کہ وہ پانچ نگینوں کی انگشتریاں اپنے داہنے ہاتھ میں پہنا کرے۔

۱۔ یاقوت :۔ یہ نگینہ سب سے عمدہ ہے جو اپنے پہننے والے کی بزرگی اور زینت کو ظاہر کرتا ہے۔ (دوم) عقیق۔ یہ نگینہ خدائے تعالیٰ اور ہم اہل بیت رسول کے لئے اپنے اندر خلوص رکھتا ہے۔ (سوم) فیروزہ :۔ اس نگینہ کے پہننے سے دل و سینہ کشادہ ہوتا ہے بندۂ مومن کسی کام کو جائے اور اسکی انگلی میں فیروزے کی انگشتری ہو تو اس کی حاجت پوری ہوتی ہے۔

۴۔ (چہارم) حدید چینی۔ اس نگینے سے شیطان کے شر سے محفوظ رہتا ہے اور پہننے والا ڈر سے نجات پاتا ہے۔

۵۔ دُرِ نجف۔ یہ نگینہ اپنے اندر بڑے فضائل رکھتا ہے۔ ربّ جلیل ہر اس آنکھ کو جو نگینے پر پڑتی ہے۔ اس کے عوض زیارت۔ حج اور عمرہ کا ثواب اس آنکھ کے نامۂ اعمال میں لکھتا ہے۔

پانچوں نگینے اور ان کے خواص

جواہرات کا ذکر زمانۂ قدیم کے مشہور و معروف مصنفوں کی تصنیفات میں موجود ہے جو اس امر کی دلیل ہے کہ متقدمین جواہرات کے خواص اور قدر و قیمت سے اچھی طرح واقف تھے۔

سنگ و جواہر میں فوائد یہ اسرارِ حق تعالیٰ ہیں جن کا اثر انسان کے مزاج اور طبیعت پر بھی ہوتا ہے۔ ان میں بڑی کشش اور جاذبیت پائی جاتی ہے جس کی وجہ سے انسان اپنے میں تھکان محسوس نہیں کرتا۔ یہ پانچوں نگینے اپنے اندر ہمیشہ اچھے اثرات رکھتے ہیں۔

یاقوت

اس نگینے کو عربی میں "لعل" انگریزی میں "روبی" ہندی میں "مانک" پنجابی میں لال اور سنسکرت میں "پدم راگ" کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے یہ قیمتی نگینوں میں سے ایک نگینہ ہے جس کا شمار اعلیٰ درجہ کے نگینوں میں ہوتا ہے۔

ندرت۔ رنگت اور خوش وضعی میں تمام جواہرات سے افضل، گنا گیا ہے۔ نہایت ہی مقبول نظر ہوتا ہے۔ یہ نگینہ چمکدار اور بلوری لال رنگ کا ہوتا ہے

جو اندھیری رات میں چمکتا ہے۔ اس نگینے کو خصوصی طور پر منگنی کی انگشتری میں استعمال کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس کو خوش بختی اور ازدواجی زندگی کی خوش گواری سے منسوب کیا جاتا ہے۔

اقسام:- بعض لوگ یاقوت کی چار قسمیں بتاتے ہیں۔ (۱) مشرقی یاقوت، ۲۔ سیائنل روبی جیسے ہمارے ملک میں لعل رمانی کہتے ہیں۔ ۳۔ پلیس روبی۔ ۴۔ روبی سیل،

اگرچہ آخری تین قسمیں رنگ ڈھنگ کے لحاظ سے یاقوت کے ہم پلہ ہیں۔ لیکن سختی اور وزنِ مخصوص کے لحاظ سے یاقوت سے کم درجہ ہونے کے باعث مختلف ہیں اس لئے یہ پتھر درجہ دوم کے نگینوں میں شمار ہوتے ہیں۔

اہل عرب اور اہل فارس یاقوت کی صرف ۲ قسمیں بیان کرتے ہیں۔ (۱) یاقوت (۲) لعل بعض لوگ اس کی نسبت خیال کرتے ہیں کہ یہ رات کو بھی دن سا درخشاں رہتا ہے۔ اس لئے اسے شب چراغ کہتے ہیں۔

جوہری اس کی مندرجہ ذیل قسمیں بیان کرتے ہیں۔

۱۔ چولادن (خوب سرخ) ۲۔ بنوسی سیاہی مائل سرخ یہ خراب قسم ہے)۔ ۳۔ تاجادت (جسمیں تسگاف ہوں) یہ بھی خراب قسم کا ہے (۴) گلگوں (زردی مائل) ۵۔ اطلسی ۶۔ آتشی۔ ۷۔ کھیرا (جس کا رنگ کتھ کی طرح ہو) یہ تمام اقسام سختی رنگت اور وزنِ مخصوص کے لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔

صلاحیت:- الماس کے بعد یہ جواہر کسی اور جواہر سے سختی میں کم نہیں اس واسطے صرف الماس سے اس نگینہ کو کاٹا جاتا ہے۔ نیلم، زمرد، پکھراج کو یہ بڑی آسانی سے کاٹ سکتا ہے۔ اس کی سختی ۹ درجہ ہوتی ہے۔

رنگت: چمکدار بلوریں ہے۔ یہاں تک خیال ہے کہ اندھیری رات میں

چراغ کا کام دیتا ہے۔ اس نگینے کا رنگ قرمزی کبوتر کے خون جیسا سرخ گلابی اور ارغوانی مائل ہوتا ہے۔ اہل عرب زرد کبوتر۔ سرخ اور سفید رنگ بیان کرتے ہیں جس میں رمانی یعنی انار کا رنگ والا نگینہ اچھا شمار کیا جاتا ہے۔

اہل عرب:- سرخ رنگ کے یاقوت کی مندرجہ ذیل قسمیں بتاتے ہیں۔

۱۔ سرخ احمری، یعنی بڑا سرخ
۲۔ سرخ اودی (گلابی)
۳۔ سرخ نارنجی
۴۔ سرخ نیموی (یعنی پختہ لیموں رنگ)

کبود رنگ کے یاقوت کی قسمیں چار ہیں۔

(۱) کبود اسماں گوں (یعنی آسمانی رنگ)
(۲) کبود کوحلی (سرمہ رنگ)
(۳) کبود لاجوردی (لاجورد رنگ)
(۴) کبود پستائی (پستہ رنگ)

قوت انعکاس اس نگینہ میں دو چند قوت انعکاس ہے لیکن تھوڑے درجے کی ملنے سے اس میں قوت برقی پیدا ہوتی ہے اور چند گھنٹوں تک برقی رہتی ہے۔

کیمیائی مرکبات اس نگینے میں ۹۸.۰۵ ایلومیناہ حصہ الٹرا آئرن ۵ حصہ چونا پھر مرکب بنتا ہے

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ سرخ رنگ یاقوت کے بغیر کوئی قسم یاقوت تاب گرمی نہیں برداشت کر سکتا۔ اگر سرخ رنگ کے یاقوت کو گرمی دی جائے تو اس کی رنگ

بڑھتی ہے۔ اسی ہی طرح اگر سرخی مائل سفید رنگ یاقوت کو گرمی پہنچانے سے وہ سرخ ہو جاتا ہے۔

نوٹ:۔ دھواں پسینہ۔ روغن اور بدبو یاقوت کے رنگ کو خراب کر دیتی ہے۔

شناخت کا طریقہ:۔ اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیئے کہ یاقوت اصلی ہو کیونکہ بلور کو سرخ رنگ کر یاقوت کے دام فروخت کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ مصنوعی یاقوت بھی بازار میں فروخت ہو رہا ہے یاقوت خریدنے کے لیے باریک بینی کی ضرورت ہے زیادہ بہتر یہ ہے کہ کسی بااعتماد جوہری سے لیا جائے۔ اصلی یاقوت کی شناخت صرف دوربین کے ذریعہ ہو سکتی ہے۔ آئی گلاس سے یاقوت کو دیکھیں تو اصلی نگینہ میں باریک باریک نکتہ نظر آتے ہیں۔ اصلی یاقوت کی جانچ کرنے کا طریقہ فلٹر سے اسکی روشنی کی شعاعیں گر پار ہو جائیں تو یہ نگینہ نقلی ہے۔

اور اگر نہ پار ہو سکیں تو اصلی یعنی فلٹر کے دونوں طرف سے الٹ پلٹ کر یاقوت کو دیکھو اگر علیحدہ علیحدہ رنگ دکھائی دیتا ہے تو یاقوت اصلی ہے اور صاف دکھائی دیتا ہے آر پار تو یہ پتھر لعل رمانی اور پلک وغیرہ ہو سکتے ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ایک سفید کاغذ پہ یاقوت رکھیں اور اسی کاغذ پہ کبوتر کے خون کا تازہ قطرہ ڈالو۔ اگر یاقوت اور خون کا رنگ یکساں ہو تو یاقوت اصلی اور اچھے قسم کا ہے۔ اس کے علاوہ الماس سے کاٹ کر دیکھو اگر کٹ جائے تو ٹھیک۔ پھر اس کو دوسرے پتھروں سے کاٹو نہیں کٹے تو سمجھو کہ یہ اصلی ہے۔

اصلی یاقوت اُبلے کے پانی سے صاف ہو جاتا ہے زیادہ سرخ شعاعیں دینے لگتا ہے۔ زیتون کا تیل لگانے سے بھی اسکی رنگت نکھرتی ہے۔ یاقوت جو ایک قیمتی پتھر ہے۔ اس کے عیوب پر بھی نظر رکھنا ضروری ہے۔

عیب: عیب اور نقصوں کی طرف توجہ کریں کیونکہ عیب اور نسگاف سے کم قیمت کر دیتے ہیں مبصرین یاقوت میں مندرجہ ذیل کے عیب گنتے ہیں۔
۱۔ چیر (نسگاف) ۲۔ دودھک (یعنی دودھیا رنگدار) ۳۔ ابرق (جس میں ابرق جیسے پردے ہوں۔ ۴۔ ڈابھا (بے آب) ۵۔ نیوسی (خراب سیاہ رنگ) ۶۔ پاریک (کسی عیب کے ساتھ زردی مائل رنگ ہونا)۔ ۷۔ جو تلا (کسی عیب کے ساتھ گلابی سیاہ رنگ ہونا۔

یاقوت کے طبّی خواص۔

یہ نگینہ کل جواہرات سے افضل ہے۔ حکمائے عرب دفارس کی رائے میں یاقوت کا پہننے والا ہمیشہ استقلال معدہ و طاقت مفرز رکھتا ہے۔
۲۔ اگر آنکھوں کے نزدیک پہنا جائے یا سرمہ بنا کر آنکھوں میں ڈالا جائے تو آنکھوں کی جملہ بیماریوں کو دور کرتا ہے اور بینائی کو تیز کرتا ہے۔
۳۔ مفرح قلب دمقوی اعضائے رئیسہ ہے۔
۴۔ خون کو متحرک رکھتا ہے۔ اور خون صاف کرتا ہے۔
۵۔ نبض کی رفتار کو اصلی حالت میں قائم رکھتا ہے۔
۶۔ امراض قلب کے لئے مفید ہے۔
۷۔ پیاس کی شدت کو کم کرتا ہے۔
۸۔ دافع زہر ہے۔ مثلاً زہر افعی اور زہر دشمن کو رد کرتا ہے۔
۹۔ نقاہت اور کمزوری کو دور کرتا ہے۔
۱۰۔ جریان کو رد کرتا ہے۔ سیلان الرحم کی شکایت کو دور کرتا ہے۔
۱۱۔ جگر کو طاقت بخشتا ہے
۱۲۔ جنون۔ طاعون۔ مرگی اور گٹھیا کو شفا دیتا ہے۔

۱۳۔ وحشت اور گھبراہٹ کو دور کرتا ہے۔
۱۴۔ رطوبت کو خشک کرتا ہے۔
۱۵۔ ہوا کو ہیضہ سے خراب و مہلک ہونے سے بچاتا ہے۔
۱۶۔ روح کی طاقت کو بڑھاتا ہے۔
۱۷۔ اگر زبان کے نزدیک رکھا جائے تو اس کی بدبو کو دور کرتا ہے۔
۱۸۔ املی کے پانی سے اگر صاف کیا جائے تو اس نگینے میں مزید چمک پیدا ہو جاتی ہے
۱۹۔ یاقوت کے پیالے میں شراب رکھنے سے اس کا نشہ اور تیزی زائل ہو جاتی ہے۔
۲۰۔ اس کو رگڑنے سے برقی طاقت پیدا ہوتی ہے۔
۲۱۔ یہ جسم کی حرارت بڑھاتا ہے اسلئے لقوہ اور فالج کے مریضوں کے لئے اکسیر ہے۔

یاقوت کے سحری خواص

۱۔ جو شخص یاقوت کی انگشتری پہنتا ہے خدا سے اپنی دلی مرادیں حاصل کرتا ہے۔
۲۔ یاقوت کا نگینہ دل میں شیطانی حرکت پیدا نہیں ہونے دیتا۔
۳۔ دل میں محبت اور فراخی پیدا کرتا ہے۔
۴۔ روزگار میں ترقی کا ذریعہ بنتا ہے۔
۵۔ ازدواجی زندگی میں مفید ہے اور خوشگوار حالات پیدا کرتا ہے۔
۶۔ اس نگینہ کا رنگ مزاج میں تغیر اور پھرتی لاتا ہے۔
۷۔ انسان کو اصول پرست بناتا ہے۔ وفاداری۔ رفاقت اور دوستی کا معاون ہے۔
۸۔ دل میں وسوسے پیدا نہیں ہونے دیتا۔ انسان میں حرکت و جرأت پیدا کرتا ہے اور مقابلہ کے لیے آخری دم تک لڑنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے
۹۔ انسان میں خود اعتمادی پیدا کرتا ہے۔
۱۰۔ برابر نگینہ پر نظر رکھنے سے بینائی تیز ہوتی ہے۔

۱۱۔ بڑے لوگوں سے تعلقات بڑھانے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔
۱۲۔ اس کی انگشتری چاندی میں بنا کر مریخ والی انگلی میں پہنی جائے تو گٹھیا جیسے موذی مرض سے نجات حاصل ہوتی ہے۔
۱۳۔ دشمن کو مغلوب کرتا ہے۔
۱۴۔ پرانے خیالات کے مطابق غم و رنج کو دور کرتا ہے۔

یاقوت کے نگینہ کی انگشتری کن حضرات کو پہننا چاہیئے

ارشاد معصوم ہے کہ پانچوں نگینوں کی انگشتریاں پہننا باعث ثواب اور خیر و برکت ہے۔ لیکن یہ نگینہ اپنے اندر مختلف اثرات رکھتے ہیں اگر ان کو مختلف علوم کی روشنی میں دیکھ کر اور سمجھ کر پہنا جائے تو ان نگینوں کے اثرات انسانی زندگی پر بہت اچھے پڑتے ہیں۔

مختلف علوم کی روشنی میں یہ بات بتائی جا رہی ہے کہ کن حضرات کو یہ نگینہ موزوں ہوگا اور اس کا پہننا ان کے لئے سودمند ہوگا۔

علم النجوم کی روشنی میں

یاقوت سے طاقتور برقی شعاعیں نکلتی ہیں

اس کا ستارہ مریخ ہے اور یورینس سے اس کا رشتہ ہے۔ جن لوگوں میں کم ہمتی اور جھجک ہو ان کو پہننا چاہیئے۔

یہ عجیب و غریب واقعات اور تبدیلیاں لاتا ہے۔ جو بہر حال بہتر نتائج پر ختم ہوتے ہیں۔ مریخ ستارے سے تعلق رکھنے والے حضرات یاقوت کی انگشتری پہننے سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں گے۔

۲۔ جن حضرات کا مریخ ستارہ پیدائش کے زائچہ میں کمزور ہو تو وہ یاقوت کی انگشتری سے خاطر خواہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

۳۔ جب مریخ ستارہ رجعت میں ہو تو اس نگینہ کی انگشتری پہننے والا کامیابیوں سے ہمکنار ہو جاتا ہے۔

۴۔ یہ نگینہ عطارد اور دیگر سیاروں کے مریخ پر نحس اثرات کا مقابلہ کرتا ہے اور ان کو تسخیر میں مدد دیتا ہے

۵۔ برج حمل اور عقرب سے متعلق حضرات اس کو پہن کر فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

جن حضرات کو اپنے برج کا پتہ نہ ہو تو ان کو چاہیئے کہ وہ اپنے نام کے پہلے لفظ کو دیکھیں۔ اگر وہ نام "چ۔ چو۔ چے۔ ح۔ ل۔ ع۔ آ۔ ا۔ ن۔ ی" سے شروع ہوتے ہوں تو یہ نگینہ اس کو راس آئے گا۔

یونانی حساب کی روشنی میں

جولائی کے مہینے میں پیدا ہونے والے حضرات کا یہ نگینہ برتھ اسٹون ہے۔ کیونکہ جولائی میں پیدا ہونے والے حضرات اپنی شرافت اور نیکی کے سبب ہمیشہ نقصان اٹھاتے ہیں۔ یہ نگینہ ان کو حادثات پر قابو پانے میں معاون ثابت ہوگا۔

علم الاعداد کی روشنی میں

جن حضرات کے نام کے اعداد یا تاریخ پیدائش کے اعداد "۹" حاصل ہوں ان کو یہ نگینہ بہت راس آئے گا۔

تعارف برج حمل

اس برج کا علامتی نشان مینڈھا ہے۔

عنصر: آگ ہے۔

حاکم سیارہ مریخ ہے۔ خوش بختی کا ہندسہ "۹" اور وہ تمام ہندسے جن کو "۹" سے تقسیم کیا جا سکے۔

موافق رنگ۔ سرخ، گلابی، عنابی، ارغوانی۔

موافق پتھر۔ ہیرا، مرجان، یاقوت، عقیق سرخ

برج حمل کے دوست

برج حمل کے تحت پیدا ہونے والے لوگوں کی رفاقت دوسرے برجوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں سے کیسے ثابت ہو سکتی ہے۔

بہترین دوست: اسد، قوس۔ بہتر دوست: ثور، جوزا، حوت، دلو۔

غیر یقینی دوست: سرطان، میزان، جدی۔

غیر پائیدار دوست: [illegible] عقرب۔

حمل کی بیماریاں

برج حمل کے تحت پیدا ہونے والے افراد کو مندرجہ ذیل بیماریاں لاحق ہو سکتی ہیں۔ (۱) محرقہ بخار (۲) اعصابی بیماریاں (۳) نزلہ [illegible] (۴) [illegible] (۵) دانت کا درد (۶) [illegible] [illegible] بیماریاں

ان تمام بیماریوں سے محفوظ رہنے کے لئے یاقوت کی انگشتری پہننا بہت مفید ہے۔

عمل کے لئے موزوں پیشے

(۱) میکینک (۲) تصنیف و تالیف (۳) صحافت خصوصاً شعبہ رپورٹنگ (۴) تحقیق و ایجاد (۵) تعلقات عامہ کے تمام شعبے (۶) سیلز مین شپ (۷) علم نجوم (۸) انجینئرنگ (۹) ڈینٹل سرجری (۱۰) سیاست (۱۱) سرجری (۱۲) فوج (۱۳) ملازمت (۱۴) پیشہ ورانہ تجارت (۱۵) بینک کاروبار ... ان پیشوں کو اپنا کر زیادہ ترقی ہوگی۔

برج عقرب کا تعارف

اس برج کا علامتی نشان بچھو ہے۔ اس کا سیارہ پلوٹو ہے عنصر پانی ہے۔ خوش بختی کا عدد "۸" ہے۔

موافق رنگ: سرخ، گہرا سرخ، عنابی، انگوری، لاجوردی ہے اور موافق پتھر یاقوت، عقیق سرخ اور مونگا ہے۔

عقرب کے زیر اثر بیماریاں

برج عقرب کے تحت پیدا ہونے والے افراد کو درج ذیل بیماریاں لاحق ہو سکتی ہیں۔

(۱) ہاضمہ کی خرابیاں (۲) سوزش معدہ (۳) سر اور حلق کی بیماریاں (۴) جوڑوں کا درد (۵) پیچش (۶) مثانہ کی بیماریاں (۷) نزلہ و زکام۔

مندرجہ بالا بیماریوں سے بچنے کے لئے یاقوت کی انگشتری پہنا سودمند ہے۔

یاقوت کے متعلق معصومین علیہ السلام کے ارشادات

تاریخ اور دیگر کتب میں آیا ہے کہ اس پتھر کے پہاڑ نے سب سے پہلے امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت کی گواہی دی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ یاقوت اپنے اندر بے پناہ برکات اور خواص رکھتا ہے۔ اور انسان کی نظروں میں عزت سے دیکھا جاتا ہے۔ اور کثرت سے استعمال میں لایا جاتا ہے

۱۔ امام علی بن موسیٰ رضا علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ یاقوت کی انگشتری پہننے سے پریشانی دور ہوتی ہے۔ بزرگی اور زینت میں اضافہ ہوتا ہے۔ فقیری امیری میں بدل جاتی ہے۔

۲۔ امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کے ہاتھ میں ایک یاقوت کی انگشتری بھی تھی۔

۳۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ یاقوت فقیری کو زائل کرتا ہے۔

۴۔ حضرت امام موسیٰ رضا علیہ السلام سے روایت ہے کہ یاقوت کی انگشتری محتاجگی سے بچاتی ہے۔

۵۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ یاقوت کی انگشتری داہنے ہاتھ میں پہننا سنت ہے۔

(۶)۔ حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یاقوت کی انگشتری پہننا فخر اور کارِ ثواب ہے بچوں کے گلے میں ڈالنے سے مرض اُم لصبیان نہیں ہوتا۔

حاملہ عورت اگر اسکو بازو پر باندھے تو اسقاطِ حمل کا ڈر نہیں رہتا اس کے پہننے سے ورم دور ہوتا ہے۔

۷۔ شیخ محمد بن بابویہ علیہ الرحمۃ کتاب ثواب الاعمال میں سرکار دو عالم سے روایت نقل کرتے ہیں کہ یاقوت کی انگشتری پہننا مسنون ہے۔

۸۔ امام موسیٰ بن علی رضا علیہ السلام کا ارشادِ گرامی ہے کہ میں ہر مومن کے لئے یاقوت کی انگشتری پہنا بہتر جانتا ہوں۔

۹۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ نگینہ یاقوت فاخر ترین ہے اور ان پانچ نگینوں میں سے اول ترین نگینہ ہے جس کے پہننے کے لئے اہل ایمان کو کہا ہے۔

۱۰۔ امام رضا علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ یاقوت زرد (پکھراج) کی انگشتری جو شخص پہنے گا کبھی فقیر نہ ہوگا۔

۱۱۔ یاقوت کا ذکر قرآن حکیم کی سورۂ رحمٰن میں موجود ہے۔ یہ جنت کے پتھروں میں سے ایک ہے جس کا شمار قیمتی جواہر میں ہوتا ہے آلِ محمدؐ کی حمد اور ثنا کرنے کی وجہ سے اپنے اندر بڑی خیر اور برکت رکھتا ہے۔

۱۲۔ تواریخ کی کتابوں سے ثابت ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی ایک انگشتری یاقوت کی تھی جو درجہ بدرجہ ہوتی ہوئی آخری امام حضرت قائم آلِ محمدؑ علیہ السلام تک پہنچی اور اب بھی آپ کے پاس موجود ہے۔

۱۳۔ تاریخ سلطنت خداداد مطبوعہ بنگلور ۱۹۳۴ء میں تحریر ہے کہ ٹیپو سلطان والئ میسور کی ایک انگلی میں یاقوت کی طلائی انگشتری تھی اسکے اوپر اللہ محمدؐ علیؑ فاطمہؑ حسنؑ حسینؑ کندہ تھا۔

۱۴۔ مولانا شیخ حرؒ علیہ الرحمۃ نے ہدایت الائمہ میں روایت کی ہے کہ مولاؑ

مشکل کشا علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی انگشتری جو یاقوت کی تھی اس پر نقش "الملک اللہ یا افوض امری الی الحق المبین"

۱۵۔ ائمہ علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ انگشتری کے نگینہ پر نقش

الملک اللہ یا افوض امری الی اللہ یا العزۃ للہ

کندہ کروانا بڑا اثر رکھتا ہے۔

تاریخی واقعہ نمبر ۱

انگوٹھی دی جو سائل کو علیؑ نے غل ہوا ہر سو
گدا کو مرتبہ حیدرؑ نے بخشا ہے سلیمانؑ کا

امام علی بن موسیٰ رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے بحالت نماز (رکوع) میں سائل کو جو انگشتری عطا فرمائی تھی وہ یاقوت کے نگینہ اور چاندی کی بنی ہوئی تھی۔ یہ انگشتری سلیمان ابن داؤد علیہ السلام کی تھی اور تبرکات انبیا علیھم السلام میں داخل تھی سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے توسط سے یہ انگشتری جناب امیر علیہ السلام کو تحفۃً ملی تھی۔ کہا جاتا ہے کہ ایک روز امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہمراہ حضرت خاتم الانبیا معہ دیگر اصحاب نماز ظہر مسجد میں ادا کر رہے تھے کہ ایک شخص بصورت سائل مسکین صورت نماز کے گرد پھر رہا تھا اور سوال کر رہا تھا جب کسی نے توجہ نہیں دی تو اس نے دست دعا رب العزت کی بارگاہ میں بلند کئے اور فریاد کی کہ میں نے تیرے رسولؐ کی مسجد میں سوال کیا کسی نے مجھے کچھ نہیں دیا۔ اب میں محروم

ہو کر جا رہا ہوں۔ یہ الفاظ حضرت علی ابن طالب علیہ السلام نے جب سنے تو آپ نے انگشتِ مبارک کو اس کی طرف حرکت دی مسکین قرینہ سمجھ گیا۔ اس نے انگشتری انگلی سے اتار لی حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ کیفیت دیکھی تو دستِ مبارک بجانب آسمان بلند فرمائے اور رب جلیل کی بارگاہ میں مناجات کی۔ ابھی مناجات ختم بھی نہ ہونے پائی تھی کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے نزول فرمایا اور آیت قرآنی سے بشارت دی۔

ترجمہ:۔ "یعنی حاکم وادنی دافضل کوئی نہیں ہے کہ تصرف تمہارے امور میں کرے۔ مگر خدا اور رسولؐ اور وہ شخص ایمان لائے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔ اور اثنائے نماز میں بحالت رکوع مستحق کو زکوٰۃ دیتے ہیں"

اس واقعہ کا تذکرہ تاریخ اور حدیث کی مستند کتابوں میں موجود ہے مثلاً محمد بن بابویہ علیہ الرحمتہ کی کتاب امالی۔ امام غزالی کی کتاب سر العالمین اور مناقب مرتضوی میں بڑی تفصیل سے واقعہ تحریر ہے۔ امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی اس انگشتری پر سبحان من فخری بانی لہ عبد نقش کندہ تھا۔

ترجمہ:۔ پاک ہے وہ (ذات) کہ جس کا بندہ ہونا مجھے فخر ہے۔

تاریخی واقعہ نمبر ۲

کتب تواریخ میں منقول ہے کہ حضرت فاطمہ زہرہ صلواۃ اللہ علیہا نے اپنے پدر بزرگوار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک انگشتری کی فرمائش کی آنحضرت نے ارشاد فرمایا کہ بعد فراغت نماز عشاء اپنے خالق سے انگشتری طلب کرنا

جو میرے عطا کرنے سے بہتر ہوگی۔ راوی کہتا ہے صدیقۂ عالم نے بعد فراغت نماز عشاء دعا کی۔ ہاتف غیبی سے ندا آئی کہ مطلوبہ چیز زیر جائے نماز موجود ہے جناب سیدہ صلوٰۃ اللہ علیہا نے اپنی جائے نماز کے نیچے دیکھا ایک خوش رنگ یاقوت کی انگشتری موجود ہے آپ بہت خوش اور مسرور ہوئیں۔ دست مبارک میں پہنی۔ جب آپ نے آرام فرمایا شب میں خواب دیکھا کہ آپ داخل بہشت ہیں۔ جس میں تین قصر عالیشان ہیں۔ آپ نے دریافت کیا یہ قصر کس کے ہیں بتایا گیا کہ جناب سیدہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں۔ آپ ان میں سے ایک قصر عالیشان میں تشریف لے گئیں۔ اس قصر میں ایک مقام پر ایک تخت یاقوت کا بنا ہوا تھا جس کا چوتھا پایہ ایک طرف کو جھکا ہوا ہے۔ بتایا گیا کہ خاتون جنت جناب سیدہ صلوٰۃ اللہ علیہا نے رب جلیل کی بارگاہ سے ایک عدد انگشتری کے لئے دست سوال بلند کیا تھا جسکو شرف قبولیت بخشا گیا۔ اور اس تخت کے پایہ سے یاقوت نکال کر انگشتری معظمہ کو عطا ہوئی۔ خواب سے بیدار ہونے کے بعد سارا واقعہ پدر بزرگوار کی خدمت میں حاضر ہو کر بیان کیا آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا اے دختر نیک اختر خدائے تعالیٰ ہمارا اہل بیعت کے لئے نعمت ہائے آخرت بہشت میں عطا کرے گا۔ نعمت ہائے دنیا فانی ہے۔ بس اے بیٹی فاطمہؑ آج شب کو یہ انگشتری زیر جائے نماز رکھ دینا اور دعا کرنا پروردگار اس انگشتری کی مجھ کو ضرورت نہیں ہے۔ جناب سیدہ علیہا السلام نے ایسا ہی کیا۔ سوتے میں پھر وہی قصر بہشت خواب میں دیکھا اب اس تخت پر یاقوت کا پایہ جوڑا ہوا تھا آپ نے دریافت کیا جواب ملا کہ خاتون اس تخت کی مالک ہیں انھوں نے انگشتری مطلوبہ واپس کر دی جسکی وجہ سے یہ تخت اپنی اصلی حالت میں آگیا معصومۂ عالم نے آخرت کی زینت کو ترجیح دی

(بحوالہ کتاب علیؑ علیؑ جلد پنجم)

تاریخی واقعہ ۳

صدوق ابن بابویہؒ نے بسند اپنے حضرت سلمان فارسیؓ صحابی رسولؐ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک روز حضرت سلمانؓ امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے۔ اور یہ زمانہ امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کی خلافت کا زمانہ تھا۔ اس محفل بابرکت میں محمد بن حنفیہؒ محمد بن ابو بکرؓ، حضرت عمار یاسرؓ حضرت مقدادؓ اور حضرت امام حسن علیہ السلام جلوہ افروز تھے۔ حضرت امام حسن علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے پدر عالی قدر جو کچھ ملک اور دولت حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کو دی گئی تھی۔ آیا اس عطیہ میں سے کچھ اُن کے وصی اور نائب کو بھی عطا ہوا تھا اتنا سن کر جناب امیر علیہ السلام مسکرائے اور عرض کیا قسم اس معبود کی جو دانہ خشک کو زمین میں سبز کرتا ہے اور قسم اس قادر کی جس نے خاک سے آدمؑ کو پیدا کیا کہ جو کچھ کہ تیرے باپ کو رسولؐ اکرم کے صدقے میں دیا ہے وہ کسی اور اولیاء اور اوصیائے ماضیہ کو نہیں دیا اور نہ آئندہ بھی کسی کو ملے گا۔ اور کوئی اس کرامات پر فائز ہو گا۔

یہ سنکر امام حسن علیہ السلام اور اصحابؓ امیر المومنینؑ نے عرض کیا کہ مولا اس کرشمہ کو جو واہب العطایا نے آپ کو عطا کیا ہے ہم سب کو بھی اس کا مشاہدہ کرائیں۔ تاکہ ایمان کی روشنی میں مزید تقویت ایقان ہو۔ سید او صیاء نے فرمایا کہ میں ان کراماتی چیزوں میں سے ایک نہ ایک چیز ضرور دکھا دوں گا پس حضرت یہ کہہ کر کھڑے ہوئے دو رکعت نماز ادا کی اور چند لمحے زبان حقائق ترجمان پر جاری کئے کہ جس کو کوئی شخص حاضرین میں سے نہ سمجھ سکا۔ پھر مولائے کائنات خانۂ ہدایت میں تشریف لائے اور دست حق پرست

کو جانب مغرب دراز کیا۔ بعد ایک لمحے کے ہاتھ کو نیچے کیا۔ ہم لوگوں نے دیکھا کہ دستِ مبارک پر ابر کا ٹکڑا رکھا ہوا ہے۔ اس ٹکڑے کو پھر نیچے رکھ دیا اس کے بعد پھر ہاتھ کو مغرب کی طرف دراز کیا پھر ایک ٹکڑا ابر کا اور آگیا اس ٹکڑے کو بھی نیچے رکھدیا حضرت سلمان فارسی ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم سب نے سنا کہ جس وقت ابر کا ٹکڑا دستِ مبارک سے جدا ہوتا تھا تو کہتا تھا۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وان محمد رسول اللّٰہ وانک وصی نبی کریم من شک فیہ ھلک ومن تمسک بک فقد سلک سبیل النجات۔

ترجمہ :۔ یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا ایک ہے اور محمدؐ اللہ کے رسولؐ ہیں اور آپ وصئی نبی بزرگ کے ہیں جس نے آپ کی خلافت اور وصایت میں شک کیا وہ ہلاک ہوا اور جس نے عروہ ؤثقائے محبت میں چنگل مارا اس نے نجات پائی۔

پس ہم نے دیکھا کہ دونوں ٹکڑے کشادہ ہوئے اور پھیل گئے مثلِ بساط و جاجاکے اور پھر دونوں آپس میں مل گئے اس ابر کے ٹکڑے سے مشک کی خوشبو آرہی تھی جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا اے میرے اصحاب اٹھو اور اس بساط پر بیٹھو ہم سب جا بیٹھے ایک ٹکڑے پر ہم سب اصحاب تھے اور دوسرے پر جناب امیر علیہ السلام۔ پھر جناب نے کچھ ایسے کلمات اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرمائے جسے ہم میں سے کوئی نہ سمجھ سکا۔ پھر اس بساط کی طرف اشارہ کیا کہ مغرب کی سمت روانہ ہو بس ہوا چلی اور اس بساط ابر کو اڑا کرلے چلی۔ بڑے آرام سے یہ فضا میں بلند ہو رہی تھی اس دوران ہماری نظریں جو جناب امیر علیہ السلام پر پڑیں کیا دیکھتے ہیں کہ آپ کے جسم اطہر پر جامہ سبز ہے سر پر کلاہ یاقوتِ سرخ کا ہے اور پاؤں میں نعلین ہیں کہ تسمہ اس کے یاقوت آبدار سے ہیں۔ ہاتھ میں انگشتری ہے۔ مروارید سفید ابرق کی روشنی آنکھوں کو خیرہ کرتی ہے جناب ایک کرسئ نور پر جلوہ افروز تھے جناب امام حسن علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اے امیر المومنین

حضرت سلیمان پیغمبرؑ کی اطاعت مخلوقات بسبب انگشتری کرتی تھی آپ کی اطاعت کائنات کائنات کی یہ چیزیں کس طرح کر رہی ہیں۔ جناب امیرؑ نے ارشاد فرمایا۔ اے میرے پیارے فرزند میں وجہ اللہ کا ہوں میں زبان اللہ کی ہوں ناطق اس کی خلق میں یعنی میں جو کچھ کہتا ہوں وہ خدا ہی کی جانب سے کہتا ہوں اور اس کے حکم سے کہتا ہوں میں ولی اللہ کا ہوں۔ میں نور اللہ کا ہوں وہ نور کہ کبھی منطفی نہ ہوگا۔ میں باب اللہ ہوں یعنی جو لوگ اسکی طرف جائیں گے وہ اس راستے سے ہو کر۔ میں حجت اللہ کی ہوں اس کے بندوں پر میں خزانہ اللہ کا ہوں اس کی زمین میں۔ جنت دوزخ کا تقسیم کرنیوالا ہوں۔ اے میرے فرزند کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں تم کو حضرت سلیمانؑ پیغمبر کی انگشتری دکھاؤں امام حسن نے ارشاد فرمایا۔ جی ہاں۔ آپ نے دست مبارک بغل میں لے جا کر ایک انگشتری نکالی کہ وہ طلائے احمر کی تھی اور نگینہ اس کا یاقوت سرخ سے۔ فرمایا اے فرزند یہ انگشتری سلیمان کی ہے اور اس انگشتری کے نگینہ پر اسمار گرامی ائمہؑ اطہار کندہ تھے۔ تمام حاضرین کو اس بات پر بہت تعجب ہوا حضرت نے فرمایا یا انچھا اناس میرے باب میں تم لوگوں کو تعجب نہ ہونا چاہیئے۔ اس کے بعد جناب امیر علیہ السلام نے تمام اصحاب کو وہ مقام دکھایا جہاں یاجوج ماجوج اور حد سکندری تھے اس کے بعد واپس آگئے۔

*نوٹ:۔ بھائیوں یہ معجزہ آپ نے دیکھا جس کو میں نے کتاب فضائل مرتضوی ۱۳۱۸ھ سنہ میں معجزات حضرت علیؑ سے پیش کیا ہے۔ اس کو عالیجناب مولوی مرزا باقر علی بیگ صاحب نے تحریر فرمایا ہے جو ۱۹۰۰ء میں پانچویں دفعہ طبع ہوئی ہے اس کتاب میں جو معجزہ بیان کیا گیا ہے وہ آج کل کے ہوائی جہاز کے اصول کو واضح کرتا ہے۔ جب کتاب شائع ہوئی تھی نہ ہوائی جہاز تھا اور نہ اس کے لئے کسی شخص نے کوئی اصول پیش کیا تھا اگر آپ آج کل کے موجودہ طریقے کو دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ایک طرف سواری دوسری طرف ہوا لبانا اسی طرح مولا بھی بساط پر بیٹھے تھے۔ دوسری طرف ہوا باز جو کپڑے پہنتا ہے

وہ بھی سبز رنگ۔ مولا نے عمامہ پہنا تھا۔ آپ کے سر کے تاج سے تیز روشنی نکل رہی تھی آج بھی ہوائی جہاز کے سامنے سے تیز روشنی نکلتی ہے۔ افسوس مولا کی زندگی میں لوگوں نے ان سے سائنسی سوال نہیں دریافت کیا بلکہ مہمل سوال کہ میرے سر میں کتنے بال ہیں۔ آسمان پر کتنے تارے۔

(بحوالہ کتاب فضائل مرتضوی سے معجزات حضرت علیؑ۔ مطبع یوسفی دہلی سن طباعت ۱۹۲۶ء صفحہ نمبر ۱۳۹ تا ۱۴۱)

فیروزہ

اس نگینہ کو فارسی میں فیروزہ سنسکرت میں پیرج اور انگریزی میں ٹرکائز یا ٹرکوئس کہتے ہیں۔ یہ بڑا دلکش خوبصورت اور روغنی چمک کا مقبول عام نگینہ ہے جس کا شمار بڑے قدیمی پتھروں میں سے ہوتا ہے اور پہاڑ کی بہت پرانی چٹانوں کے درمیان سے دستیاب ہوتا ہے۔ عوام اس نگینے کی انگشتریاں اور زیورات بکثرت استعمال کرتے ہیں۔ قیمت کے لحاظ سے یہ اوسط درجے کا نگینہ ہے۔ اس لئے یہ نگینہ عوامی خریداری کی بساط کے اندر اندر ہے اپنی مشہور خصوصیات اور برکات کی وجہ سے امراء اور فقراء دونوں میں یکساں مقبول ہے اہل بیتؑ علیہ السلام کا ارشادِ گرامی ہے کہ انگشتری میں فیروزہ خوش رنگ ہونا چاہیئے۔

امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو یہ نگینہ بہت پسند تھا یہی وجہ ہے کہ اس کی انگشتری پہننے والے کو دنیا والے برجستہ شیعان علیؑ کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

رنگت:- یہ نگینہ چار رنگوں میں پایا جاتا ہے۔ (۱) فیروزی رنگ (۲) آسمانی رنگ (۳) گہرا رنگ (۴) سرمئی سبز رنگ ان تمام نگینوں کی سطح موم جیسی چکنی اور چمک دار ہوتی ہے۔

شناخت:- یہ نگینہ قدرتی یا بجلی کی روشنی میں رنگت یکساں رکھتا ہے نمک کے تیزاب میں کسی قدر حل ہونے کے علاوہ اپنی آب و تاب چھوڑ دیتا ہے مگر پانی میں بھیگنے کے بعد رنگ صاف ہو جاتا ہے نقلی فیروزہ عام طور پر پلاسٹک یا پلاسٹر پیرس سے بنایا جاتا ہے۔

اقسام :- فیروزہ مندرجہ ذیل اقسام میں پایا جاتا ہے۔
۱۔ فتحی فیروزہ، ۲۔ اظہاری فیروزہ، ۳۔ سلیمانی فیروزہ، ۴۔ ورلی فیروزہ، ۵۔ آسماں گوں فیروزہ، ۶۔ عہد الحمیدی فیروزہ، ۷۔ اندیشی فیروزہ ۸۔ گنجونیا فیروزہ۔
پہلی پانچ قسمیں خاکی رنگ کی ہوتی ہیں۔
فتحی فیروزہ اور نظہاری فیروزہ میں سفید دھبے پائے جاتے ہیں جس کی وجہ سے ان اقسام کے نگینوں کی قدر و قیمت کم ہوجاتی ہے۔ کیونکہ نگینہ کی رنگی یکسانیت میں اُس کا حُسن اور قدر و قیمت کو دوبالا کرتا ہے۔ اِس کے علاوہ تین نمبر سے لے کر آٹھ نمبر تک کے فیروزہ اچھے قسم کے گنے جاتے ہیں۔

قوت انعکاس :- اس نگینہ کی قوت انعکاس واحد ہے۔

کیمیائی مرکبات :- اس نگینہ کی سختی ۶ درجہ ہے شیشہ کو کاٹ دیتا ہے۔ گرمی پہنچانے سے پانی خشک ہوجانے کے باعث اس کا رنگ سیاہ ہوجاتا ہے۔ یہ دھونکنی کے آگے نہیں پگھلتا البتہ رنگ بھورا سا ہوجاتا ہے۔
اس میں تانبہ ۷، ۵ فیصد۔ ایلومونیم ۳۶ فیصد۔ فاسفورس ۳۴ فیصد ہوتا ہے۔ اکثر لوہے کے ذرّات بھی ظاہر ہوتے ہیں۔ اس میں فیروزی رنگ تانبہ کی ملاوٹ کی وجہ سے ہوتا ہے۔

طبی خواص :- فیروزہ اپنے اندر مندرجہ ذیل طبی خواص رکھتا ہے
(۱) فیروزے کا سرمہ بہترین سرموں میں شمار کیا جاتا ہے جن حضرات کو رات میں نظر نہیں آتا ان کے لئے یہ سرمہ اکسیر ہے۔ پرانے زمانے میں لوگ اس کے سرمہ کی سلائی بنوا کر استعمال کرتے تھے۔

۲۔ فیروزہ کا کشتہ گردے اور مثانہ کی پتھری کا بہترین علاج ہے۔

۳۔ فیروزہ کا کشتہ امراضِ رحم کے لئے بہت مفید ہے۔

۴۔ فیروزہ مقوی معدہ ہے دماغ کو تقویت دیتا ہے۔ امراضِ دل مثلاً خفقان اختلاج وغیرہ میں بہت مفید ہے۔

۵۔ فیروزہ فتق۔ ورم۔ درد۔ ریح۔ جنون۔ ناسور اور کئی امراض کا شاہانہ علاج ہے

۶۔ فیروزے کا کشتہ شہد کے ساتھ نوش جان کریں تو صرع۔ طحال اور مثلی کو شفا دیتا ہے۔

۷۔ عام طور پر فیروزی رنگ کے فیروزے کو حسینی اور سبز کو رزاقی کہا جاتا ہے

سانپ اور بچھو کے کاٹنے کا علاج بذریعہ فیروزہ

فیروزے کا کشتہ ۳ ماشہ۔ شراب۔ شہد اور گوند کتیرا میں ملا کر استعمال کیا جائے تو ان کا زہر زائل ہو جاتا ہے۔

سحری خواص :۔ فیروزے کی انگشتری پہننے والا مندرجہ ذیل سحری خواص حاصل کرتا ہے۔

(۱) اگر کسی شخص پر کوئی ناگہانی آفت یا پریشانی آنیوالی ہو تو اس کی انگشتری کا فیروزہ چٹخ جاتا ہے اور آنے والی پریشانی اور آفت اپنے اوپر لے لیتا ہے اسے نگینہ کو فوراً دریا یا سمندر برد کر دینا چاہیئے ورنہ نحوست پیدا کرتا ہے۔

(۲) فیروزے کی انگشتری اپنے پہننے والے کو بجلی اور پانی کے ڈوبنے کے صدمے سے محفوظ رکھتی ہے

(۳) فیروزہ اپنے پہننے والے کے ڈر اور خوف کو دور کرتا ہے۔

(۴) فیروزہ دل کو قوت و راحت بخشتا ہے۔ رحم پیدا کرتا ہے۔ غصہ دور کرتا ہے نظر بد سے بچاتا ہے

(۵) فیروزہ علم و ہنر حاصل کرنے کی طرف طبیعت کو راغب کرتا ہے۔

(۶) فیروزہ حاملہ عورت کو تولید کے وقت آسانی پیدا کرتا ہے۔
(۷) فیروزے کی انگشتری پہن کر نیا چاند دیکھئے تو زرِ کثیر ہاتھ لگے گا اس کے علاوہ ایسے حضرات جنکا کام بن بنکر بگڑ جاتا ہو فیروزے کی انگشتری بہت مفید اور موزوں ہے۔
(۸) فیروزے کا لاکٹ سینے پر لٹکانے سے تقویت ہوتی ہے۔ بازو پر باندھنے سے ڈر اور خوف دور ہوتا ہے۔ دشمن پر غلبہ حاصل ہوتا ہے۔ پرانے زمانہ میں رؤسا، شوقین فن سپہ گری میں ماہر اور پہلوان بڑے فیروزے کا بازو بند و جوشن استعمال کرتے تھے۔

فیروزے کی انگشتری کن حضرات کو پہننا چاہیئے

علم النجوم کی روشنی میں

علم النجوم کے حساب سے فیروزے کا تعلق ستارے مشتری سے ہے اس لئے اس نگینے کے پہننے والے حضرات دن دونی رات چوگنی ترقی کرتے ہیں جن حضرات کا ستارہ مشتری ہو یا پیدائش کے زائچہ میں مشتری ستارہ کمزور پڑتا ہو ایسے حضرات فیروزے کی انگشتری سے کافی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ نگینہ مشتری کے ناقص اثرات کو زائل کر دیتا ہے۔ اور اپنے پہننے والے کے لئے باعثِ خیر و برکت ہو جاتا ہے۔ برج قوس اور حوت کے مالک حضرات فیروزے کی انگشتری سے بھرپور فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔
اگر کسی کو اپنے نام کا برج نہ معلوم ہو تو ایسے حضرات کو چاہیئے کہ وہ اپنے نام کے لفظ کو دیکھیں اگر وہ یو۔ بھے۔ بھی۔ف۔ پھا۔ د۔ دی۔ دد۔ دا۔ چھا سے شروع

ہوتے ہوں تو فیروزہ اُن کو راس آئے گا۔

یونانی حساب کی روشنی میں

یونانی حساب کے مطابق دسمبر میں پیدا ہونے والے حضرات کا فیروزہ برتھ اسٹون ہے۔ اُن کے لئے یہ نگینہ راس ہی راس ہے کیونکہ دسمبر میں پیدا ہونے والے حضرات کے ساتھ اکثر یہ ہوتا ہے کہ زندگی میں کامیابی آتی ہے لیکن بھاگ جاتی ہے اگر ان کی انگلی میں فیروزے کی انگشتری ہو گی تو وہ کامیابی سے ہمکنار ہوں گے۔

علم الاعداد کی روشنی میں

علم الاعداد کے ذریعہ سے زندگی کے تمام امور کو بخوبی جانا جا سکتا ہے اور ایک دوسرے کے کردار کا جائزہ لیا جا سکتا ہے۔ اگر کسی فرد کے نام کے اعداد سے متصادم ہونے کی وجہ سے گھر جاتا ہے تو ان پریشانیوں اور الجھنوں سے نکالنے کے طریقہ بھی خالقِ حقیقی کے بتائے ہوئے ہیں۔ کائنات میں جتنی بھی چیزیں خلق کی ہیں اُن کے فائدے اور نقصانات کا علم بھی دیا ہے اور علم ہی کے ذریعے ہم فیروزے کے اچھے اور بُرے اثرات کا پتہ چلا لیتے ہیں جن حضرات کے نام کے عدد "۳" ہوں یا تاریخ پیدائش کا عدد "۳" بنتا ہو ایسے حضرات اس نگینے کے پہننے سے پورا پورا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

فیروزے کا رنگ صاف کرنے کا طریقہ

فیروزے کو خالص روغن بادام میں چھتیس گھنٹہ تک رکھنے سے فیروزہ کا

رنگ نکھر جاتا ہے۔ اس کے علاوہ روغن ناریل سے بھی اس طرح کا فائدہ لیا جاسکتا ہے۔ لیکن یہ رنگ مستقل نہیں رہتا۔

فیروزے کے متعلق معصومین علیہم السلام کے ارشادات

۱۔ سرکار دوعالم کا ارشاد گرامی ہے کہ جس شخص کے ہاتھ میں عقیق اور فیروزے کی انگشتریاں ہوں اور وہ رب جلیل کی بارگاہ میں دعا کے لیے اٹھیں تو خالقِ عالم اس دعا کو مستجاب کرتا ہے اور بندے کو مایوس نہیں کرتا۔

۲۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ جو شخص فیروزے کی انگشتری پہنے گا محتاج نہیں رہے گا۔

۳۔ حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ یہ نگینہ رنج وغم کو دور کرتا ہے اور آنے والی مصیبت کو اپنے اوپر لے لیتا ہے۔

۴۔ امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ فیروزہ مفلسی کو دور کرتا ہے

۵۔ امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ فیروزہ کی انگشتری مکروہات مومنین ومومنات کو دفع کرتی ہے۔ قلب کو عبادت کی طرف راغب کرتا ہے اور میں" جناب امیرؑ" اس مومن کو دوست رکھتا ہوں جس کے ہاتھ میں فیروزے کی انگشتری ہو۔

۶۔ کتاب مکارم الاخلاق میں مولانا حسن طبری علیہ الرحمۃ نے تحریر کیا ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی انگشتری پر "اللہ الملک" کندہ تھا اور اس انگشتری کا نگینہ فیروزے کا تھا۔

۷۔ امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی منجملہ انگشتریوں میں ایک انگشتری فیروزے کی تھی جسکے اوپر نقش "اللہ الملک الحق" کندہ تھا

۸۔ امام علی رضا علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ فیروزے کی انگشتری پر "اللہ الملک الحق" کندہ کرا کے پہنو کیونکہ یہ نقش باعث خیر و برکت کے ہے اور اس پر نذر کرنا باعثِ ثواب ہے۔

۹۔ حضرت عبداللہ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ فیروزے کی انگشتری سینہ کشادہ اور دل قوی کرتی ہے۔

فیروزے کی انگشتری کے تاریخی واقعات

واقعہ نمبر ۱: حسن ابن علی ابن مہران سے منقول ہے کہ وہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں گئے اور حضرت کی انگشتری مبارک میں ایک انگشتری دیکھی جس میں فیروزے کا نگینہ جڑا ہوا تھا اور اس نگینے پر "للہ الملک" کا نقش کندہ تھا۔ میری نظر بار بار اس نگینہ کی طرف اٹھ رہی تھی۔ امام نے دریافت کیا حسن کیا دیکھتے ہو میں نے عرض کی مولا امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی انگشتری فیروزے کی تھی اور اس پر بھی اس ہی طرح کا نقش کندہ تھا امام نے فرمایا کیا تم اس انگشتری کو پہچانتے ہو۔ عرض کی نہیں مولا۔ امام نے ارشاد فرمایا جو انگشتری تم میرے ہاتھ میں دیکھ رہے ہو یہ وہی انگشتری ہے جو امیر المومنین کے دستِ مبارک میں تھی اور اس انگشتری کے نگینہ کو حضرت جبرئیل علیہ السلام سرکار رسالتؐ کے لئے بہشت سے تحفۃً لائے تھے۔ اور آنحضرت نے اس انگشتری کو اپنے نائب وصی علی حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو عطا فرمادی تھی یہانتک کہ یہ ہماری میراث میں شامل ہوگئی اور درجہ بدرجہ ہم تک پہنچی ہے۔

فیروزے کی انگشتری کا دوسرا تاریخی واقعہ

ابن طاؤس علیہ الرحمتہ نے روایت ذیل صافی خادم حضرت امام علی نقی ع
کی زبانی قاسم ابن علی سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت سے اُن کے جدِ امجد حضرت
امام رضا علیہ السلام کی زیارت کے لئے جانے کی اجازت طلب کی۔ امام نے فرمایا
کہ ہمراہِ سفر عقیق کی انگشتری لیتے جانا اور یاد رکھنا کہ اس انگشتری کا نگینہ زرد ہونا
چاہیئے۔ اور اس کے ایک طرف نقش مَاشَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کندہ ہو
اور دوسری طرف محمدؐ و علیؑ کیونکہ اس انگشتری کے پاس ہونے سے تم چوروں
اور رہزنوں اور دشمنوں کے شر سے امان پاؤ گے۔ اور سلامت رہو گے
بلکہ با ایمان مراجعت کرو گے۔ صافی کہتے ہیں کہ میں حضرت کے فرمانے کے
بموجب انگشتری ڈھونڈ کر لے آیا۔ اور جب حضرت سے رخصت ہو کر چلا تو تھوڑی
دور ہی گیا تھا کہ امام نے پھر یاد فرمایا میں حاضر ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا اے صافی
اپنے ساتھ ایک انگشتری فیروزے کی بھی لیتے جانا۔ کیونکہ طوس اور نیشاپور کے درمیان
راہ میں تجھے ایک شیر ملے گا جو قافلے کو روکے گا تو اس شیر کے سامنے
جا کر یہ انگوٹھی دکھا دینا اور کہنا کہ میرے مولا کا حکم ہے فوراً راستہ سے دور ہو جا۔ شیر
فوراً راستہ چھوڑ دیگا۔ اے صافی تم اس فیروزے کے ایک طرف اَللّٰہُ اَلْمَلِکُ
اور دوسری طرف اَلْمُلْکُ لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَھَّار کندہ کرا لینا۔ کیونکہ امیر المومنین
حضرت علی علیہ السلام کی انگشتری جو فیروزے کی تھی اس پر بھی یہی نقش کندہ تھا
ایسا نگینہ درندے سے محفوظ رکھتا ہے۔ اور لڑائیوں میں فتح و ظفر کا باعث ہوتا ہے
صافی کہتے ہیں کہ میں سفر میں گیا اور واللہ جہاں حضرت نے فرمایا تھا وہیں شیر ملا۔
میں نے حضرت کے حکم کی بموجب عمل کیا شیر چلا گیا۔ زیارت سے واپسی پر تمام ماجرا

کی خدمت میں عرض کیا۔ امام نے ارشاد فرمایا اے صافی ایک بات تونے بیان کرنے سے چھوڑ دی ہے۔ اگر تو کہے تو میں بیان کر دوں۔ میں نے عرض کیا مولا شاید ہی کوئی بات ہو جو میں بھول گیا ہوں۔ امام نے فرمایا کہ ایک رات شہر طوس میں امام رضا علیہ السلام کے روضۂ مبارک کے قریب تو سو رہا تھا۔ جنوں کا ایک گروہ مرقد اطہر زیارت کے لئے آیا ہوا تھا۔ وہ تیرے ہاتھ کی انگشتری اتار کر لے گئے۔ اور اس انگشتری کو پانی میں ڈالکر اپنے بیمار کو پلایا۔ اُس بیمار کو شفاء ہو گئی۔ پھر انگشتری واپس لائے اور بجائے داہنے ہاتھ کے تیرے بائیں ہاتھ میں پہنا کر چلے گئے جب تو بیدار ہوا تو تجھکو بہت تعجب ہوا۔ اس کی کوئی وجہ تجھکو معلوم نہ ہو سکی۔ مگر سرہانے تجھ کو یاقوت کا ایک نگینہ ملا جو ابتک تیرے پاس ہے۔ اس نگینہ کو اب تو بازار میں لے جا۔ اسّی اشرفی میں بک جائے گا۔ اور میں اسی وقت یاقوت کے نگینہ کو بازار میں لے گیا جس کی قیمت مجھکو امام کے ارشاد کے مطابق اسّی اشرفی ملی۔

تیسرا تاریخی واقعہ فیروزے کی انگشتری کا

کتاب تہذیب الاسلام میں صفحہ نمبر ۳۹ پر ایک روایت تحریر ہے کہ علی ابن محمد ضمیری کی جعفر ابن محمود کی بیٹی سے شادی ہوئی جس سے یہ بہت محبت کرتا تھا مگر اُس سے کوئی اولاد نہ تھی۔ ایک دن امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا مطلب عرض کیا۔ حضرت متبسم ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ ایک انگشتری فیروزے کی لو اور اس پر یہ نقش "رَبِّ لَا تَذَرْنِی فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ" کندہ کراؤ۔ انشاء اللہ مراد پاؤ گے۔ علی ابن محمد ضمیری کہتے ہیں کہ ایک سال بھی نہ گزرنے پایا تھا کہ میرے یہاں اس عورت کے بطن سے لڑکا پیدا ہوا

جناب حسن عباس صاحب مالک احمد بک ڈپو نے کہا کہ میں نے ایران میں امام رضا علیہ السلام کے روضہ پر چار عدد سونے میں جڑے ہوئے کافی فیروزے دیکھے۔ معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ یہ فیروزے آغا حافضیان مرحوم مالک ایرانیاں ٹی کمپنی نے نگوائے تھے۔

نماز استغاثہ

یہ نماز امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے۔ جب انسان کسی سخت ترین مصیبت میں مبتلا ہو تو نماز حاجت کی نیت سے دو رکعت نماز مثل نماز صبح پڑھے اور بعد ختم نماز تین مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر تسبیح جناب معصومہ پڑھے اور سجدہ میں جاکر یامولاتی یا فاطمۃ الزھراءؑ اغیثینی اس کے بعد اپنا رخسار سجدہ گاہ پر رکھو سو مرتبہ کہو یامولاتی یا فاطمۃ الزھراءؑ اغیثینی اور پھر بائیں رخسار کو سجدہ گاہ پر رکھ کر کہو یامولاتی یا فاطمۃ الزھراءؑ اغیثینی۔ پھر پیشانی سجدہ گاہ پر رکھ کر آخر میں ایک سو دس (۱۱۰) مرتبہ پھر کہو یامولاتی یا فاطمۃ الزھراءؑ اغیثینی (اور محمدؐ و آل محمدؐ پر درود کے بعد سجدہ ہی میں اپنی حاجت خدا سے طلب کرو مراد پوری ہوگی۔

نوٹ :۔ ہر وظیفہ کی جان نماز ہے۔ نمازی اگر کوئی وظیفہ کرتا ہے تو اس کے نیک اثرات جلدی ظاہر ہوتے ہیں۔

عقیق

یہ ایک مذہبی پتھر ہے جو معمولی قیمت پر بھی دستیاب ہو جاتا ہے اردو اور فارسی میں اس نگینہ کو عقیق کہتے ہیں۔ عربی میں حجر العقیق کے نام سے موسوم ہے جس کے سنسکرت میں بمعنی "ہلیک" اور انگریزی میں اگیٹ کہتے ہیں۔ اس نگینہ کے متعلق احادیث میں بکثرت فضیلتیں بیان کی گئی ہیں مذہبی پتھر ہونے کی وجہ سے علماء فقرار جوگی عامل لوگ بکثرت استعمال کرتے ہیں اور اس سے روحانی برکتیں حاصل کرتے ہیں۔ یہی ایک ایسا پتھر ہے جس سے الٹرا وائلٹ ریز گزر کر جسم کے اندر سرایت کرتی ہیں اور انسانی جسم کی جملہ بیماریوں پر اثر انداز ہوتی ہیں۔

یہ نگینہ دنیا میں بکثرت پیدا ہوتا ہے اور تقریباً ہر رنگ میں پایا جاتا ہے بمقابلہ دیگر ممالک بھارت میں کثرت سے عقیق پیدا ہوتی ہے
محمد آل محمد علیہ السلام نے اس نگینہ کی بڑی فضیلت بیان کی ہے۔ ہر امام نے اس نگینہ کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور ارشاد فرمایا ہے۔

سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام نے کوہ طور پر خدائے بزرگ و برتر سے مناجات کی اور آپ نے پھر زمین کی طرف نگاہ کی تو خالق عالم نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کے چہرہ مبارک کے نور سے اس نگینہ کو پیدا کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مجھے اپنی ذات مقدس کی قسم ہے کہ میں آتش جہنم میں اُس ہاتھ کو عذاب نہ دوں گا جس میں عقیق کی انگشتری ہو۔ بشرطیکہ وہ علی ابن طالب علیہ السلام کو دوست رکھتا ہو۔[۱]

---

[۱] تہذیب الاسلام تالیف علامہ مجلسی صفحہ ۳۶)

عقیق نے رسالتؐ کی گواہی دی

کہاجاتاہے کہ جن پتھر کی کنکریوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دستِ مبارک پر آکر آپ کی رسالت کی گواہی دی تھی وہ پتھر کی کنکریاں عقیق بن گئیں۔ یہ معجزۂ رسالت مآبؐ ہے۔

عقیق کی قسمیں

جواہرات سے تعلق رکھنے والے ماہرین فن نے اس نگینہ کی مندرجہ ذیل اقسام بیان کی ہیں

۱۔ عقیق کھمباتی۔ یہ عقیق گول اور مختلف شکلوں میں ترشا ہوا پایا جاتاہے۔

۲۔ شجری عقیق۔ اس عقیق میں شجر وپھول وغیرہ کا عکس ہوتاہے۔

۳۔ سلیمانی عقیق میں دھاریاں پائی جاتی ہیں۔

۴۔ ڈوری دار عقیق۔ اس پتھر میں مختلف قسم کی دھاریاں ہوتی ہیں۔

۵۔ مانند چشم عقیق۔ اس پتھر میں آنکھ کی شکل دکھائی دیتی ہے۔

۶۔ قہوہ وجگری عقیق۔ اس عقیق کا رنگ مثل جگر کے ہوتاہے۔

۷۔ صاف شفاف عقیق۔ یہ عقیق بے داغ اور تھوڑی چمک کا ہوتاہے۔

۸۔ دو طبقاتی عقیق یا دو رنگا عقیق۔ یہ عقیق عام طور پر دو رنگوں میں منقسم ہوتاہے۔

نوٹ: عقیق کی دنیا میں ۱۳ سو سے زائد قسمیں پائی جاتی ہیں حال ہی میں کوئٹہ کے نزدیک ہلکے رنگوں میں بھی دستیاب ہواہے۔

اہل فارس اسکی تین قسمیں بیان کرتے ہیں

۱۔ رنجی عقیق۔ ریشمی لچھوں کی بناوٹ والا۔

۲۔ ماس عقیق۔ بھورے رنگ کا دھاری دار پتھر

۳۔ ملائی عقیق۔ سنہری رنگ کا نیم شفاف سفید یا زرد رنگ کی ملاوٹ والا۔

اہل عرب اس کی دو قسمیں بیان کرتے ہیں

۱۔ عقیق یمنی ۔ یہ بہت اعلیٰ قسم کا پتھر ہے جو گہرے کلیجی رنگ میں ہوتا ہے ۔
۲۔ عقیق کوری ۔ مصر میں عقیق کو کوری کہتے ہیں زیادہ تر سفید رنگ کا ہوتا ہے ۔
سبز رنگ کے عقیق کو مصر میں اناس ۔ سیاہ کو سلیمانی اور خاکی رنگ کو کوری کہتے ہیں ۔ عقیق چونکہ یمن میں بکثرت ملتا ہے اسلئے عمدہ نگوں کو عقیق یمنی کہتے ہیں ۔

رنگت :۔ چمک بلوریں ۔ رنگ بھورا ۔ سفید ۔ سرخ ۔ سیاہ ۔ دودھیا زردی مائل ۔ سرخی مائل ۔ نیلا ۔ ہرا ۔ گلابی ۔ کالا سفید کلیجی رنگ اور پختہ اینٹ کے رنگ جیسا تقریباً ہر رنگ میں موجود ہے ۔ عقیق کے رنگوں کی دھاریاں یا تو ایک دوسرے کے متوازی ہوتی ہیں یا سب ہم مرکز گول یا اس رنگ کے داغ اور دھبوں کی طرح بکھرے ہوئے ۔

قوت انعکاس :۔ اس کی قوت انعکاس نہ ہونے کے برابر ہے ۔ گھسنے سے طاقتور برقی رو پیدا ہوتی ہے ۔ اس کی سختی ۷ درجے ہے ۔

شناخت :۔ اس پر کوئی عام تیزاب اثر نہیں کرتا ۔ البتہ ہائیڈروفلورائٹ اس کے رنگ پر اثر انداز ہوتا ہے یعنی اس کے رنگ میں کمی پیدا کر دیتا ہے ۔ بڑے پتھر میں اس کی رنگیں نمایاں نظر آتی ہیں اس پتھر کی قیمت زیادہ نہیں ہے جسکی وجہ سے مصنوعی پتھر کی گنجائش موجود ہے

کیمیاوی مرکب :۔ عقیق کے اندر مندرجہ ذیل کیمیاوی مرکب موجود ہیں ملیکا ۹۹ فیصد ۔ لوہا ۰.۸ فیصد ۔ سختی ۷ درجہ ۔ پگھلاؤ کا درجہ ۱۷۱۳ ڈگری فارن ہیٹ اور وزن مخصوص ۲.۶۵ درجہ ہے ۔

عقیق پر کیمیاوی عمل کا اثر ۔ عقیق کو نائٹر آف سلور میں بھگو کر شعاع آفتاب میں

رکھیں تو اس پر عمدہ رنگ آجاتا ہے۔ اگر ایک رات تیزاب اور سہاگہ میں اس نگینہ کو رکھیں تو مصنوعی رنگ اتر جاتا ہے۔

عقیق کی سرخ اقسام کو رنگنا ہو تو پہلے ان کو پروٹو سلفیٹ آف آئرن میں ڈال کر خوب جوش دیں پھر انھیں خوب گرمی پہنچائیں اس طرح نہایت شوخ رنگ کی سرخ سطح نکل آتی ہے۔

عقیق کے طبی خواص:۔ یہ پتھر اپنے اندر بہت سی بیماریوں کے لئے شفا رکھتا ہے۔ وہ بیماریاں جن کا علاج عقیق کے ذریعہ کیا جاسکتا ہے مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ عقیق کے منجن سے پائیریا کے مرض کو مکمل آرام ہو جاتا ہے۔ مسوڑھوں سے خون بہنا بند ہو جاتا ہے۔ اور دانتوں کو لوہا لاٹ کر دیتا ہے۔

۲۔ عقیق کا کشتہ مفرح قلب ہے۔

۳۔ عقیق کا سُرمہ مقوی بصر ہے۔

۴۔ عقیق کے نگینہ کا لاکٹ بنا کر گلے میں پہننے سے اختلاج قلب دور ہو جاتا ہے یہ نگینہ دافع خفقان ہے

۵۔ مکڑی۔ بچھو۔ دیگر زہریلے کیڑوں کے کاٹنے سے جو زخم ہو جاتا ہے اس زخم پر عقیق کا سفوف بھر دیا جائے تو یہ زہر کو ختم کر دیتا ہے اور زخم کو اچھا کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

۶۔ عقیق کا کشتہ اکسیر اعظم ہے اور قوتِ مردمی پیدا کرتا ہے۔

۷۔ عقیق کے کشتہ کے ذریعہ پیشاب کی مہلک بیماری یعنی پیشاب کے راستہ غیر ہضم غذا کا آنا جس کو فاسفیٹ کہتے ہیں مکمل علاج کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ پیشاب میں اگر خون آتا ہو تو بھی اسکے کشتہ کے استعمال سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے

۸۔ عقیق کے کشتہ کو طبی اصول کے تحت شربت سیب کے ساتھ استعمال کیا جائے تو

کسی وجہ سے بھی خون بہتا ہو فوراً آرام آجائے گا۔ مثلاً قے کے ساتھ خون کا آنا۔

۲۔ منہ گلا۔ یا ناک کی نالی میں زخم کی وجہ سے خون کا آنا۔

۳۔ معدہ یا گیس کے السر یا جگر کے ٹیومر کی وجہ سے خون کا آنا۔

۴۔ خون کی شریانیں پھٹ جانے یا مجروح ہو جانے کی وجہ سے خون کا آنا۔

۵۔ پھیپھڑوں سے خون کا آنا

۹۔ عقیق شعاعیں اخذ کر کے صاحب انگشتری کے جسم میں منتقل کرتا ہے۔ اس کی ریز (شعاع) جسم میں بہت جلد سرایت کرتی ہیں جس سے صحت پر اچھے اثرات پڑتے ہیں۔

۱۰۔ عقیق یمنی کی تختی پر "ح" کو آٹھ مرتبہ کندہ کرا کے پہننے سے بخار چلا جاتا ہے۔ گھر کے بزرگوں کو چاہیئے کہ ایک تختی اس طرح کی تیار کر کے گھر میں رکھیں وقت ضرورت یہ کام آتی ہے۔ یہ تختی قوتِ باہ کے لئے بھی بہترین ہے

ح	ح	ح	ح
ح	ح	ح	ح

۱۱۔ عقیق کا لاکٹ کینسر کے مریض کے لئے اکسیر ہے

عقیق کے سحری خواص:

۱۔ عقیق کا نگینہ اپنے پہننے والے کا غم اور غصہ دور کرتا ہے۔

۲۔ عقیق کی انگشتری عصمت اور بزرگی کی طرف راغب کرتی ہے۔

۳۔ عقیق کی انگشتری مزاج کا چڑچڑاپن دور کرتی ہے۔

۴۔ عقیق کی انگشتری دنیاوی امور کے لئے معاون اور مددگار ثابت ہوتی ہے جو اپنے پہننے والے کی صلاحیت کو بیدار کرتی ہے۔

۵۔ عقیق کی انگشتری بے اعتمادی۔ غیر مستقل مزاجی حوصلہ شکنی جیسی کیفیت کو دور کرتی ہے سکھیاتی عقیق دھاری دار پہننے سے اکثر ڈراؤنے خواب نظر آتے ہیں۔ کلیجی رنگ کا عقیق عورتوں کے زیادتی خون کو روکتا ہے۔

۷۔ عقیق کی انگشتری اپنے پہننے والے کے سینے کو کینہ اور نفاق سے پاک کرتی ہے
مکرو فریب اور شیطانی تصورات دور کرتی ہے
۸۔ عقیق کی انگشتری اپنے پہننے والے کا رعب اور دبدبہ دشمن پر غالب کرتی ہے
۹۔ عقیق کو کافور کے ساتھ گھس کر پیشانی پر لگا کر حاکم وقت یا افسر کے پاس
جائے تو یہ لوگ مہربان ہو جاتے ہیں اور مرادیں پوری کرتا ہے۔ اور اپنے
پہننے والوں کے لئے باعثِ خیر و برکت ہوتا ہے۔

۱۰۔ تمام خوبیوں کے ساتھ اس میں یہ عیب بھی ہے کہ کھمباتی عقیق مزاج میں
الجھن اور غصہ پیدا کرتا ہے۔
۱۱۔ عقیق پہننے والے پر جادو کا اثر نہیں ہوتا۔

عقیق کی انگشتری اِن حضرات کو پہننا چاہئیے

(۱) علم نجوم کی روشنی میں

یاقوت کی طرح عقیق کا ستارہ بھی مریخ ہے ایسے حضرات جن کے زائچہ
پیدائش میں مریخ کمزور ہو یا جب مریخ رجعت میں ہو تو ایسے حضرات کے لئے عقیق
کا نگینہ باعثِ خیر و برکت ہے اس کے پہننے سے مالی بدحالی پریشانی اور ذہنی کوفت
دور ہو جاتی ہے۔

اس کے علاوہ یہ دیکھو کہ جن حضرات کا تعلق بُرج حمل اور عقرب سے ہو ان کو یہ
نگینہ بہت راس آئے گا۔ جس شخص کے نام کا پہلا حرف۔ چ۔ ج۔ خ۔ ل۔ ع۔ آ
ا۔ ن۔ ق۔ یا۔ ی ہوں تو ایسے حضرات کے لئے یہ نگینہ بہت موزوں ہے۔
عقیق کے نگینہ کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس نگینہ کو پہننے والے عطارد۔ زہرہ اور زحل

۵ دیر دستوں اور بزرگان دین نے ہمیشہ عقیق کی انگشتری کا ورد اور استعمال کی ہیں۔

کے نحس اثرات سے محفوظ رہتا ہے یہی وجہ ہے کہ لوگ اس نگینہ کو اس کے طبی اور سحری خواص کی وجہ سے زیادہ استعمال کرتے ہیں۔

..یونانی حساب کی روشنی میں

جنوری جولائی اور مئی کے مہینہ میں پیدا ہونے والے حضرات عقیق کی انگشتری پہننے سے خاطر خواہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ خصوصاً ۲۰ جنوری تا ۱۹ فروری کو پیدا ہونے والے حضرات بہت فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

علم الاعداد کی روشنی میں۔

وہ حضرات جن کے نام اور تاریخ پیدائش کے عدد "۹" ہوں وہ اس پتھر کی انگشتری ضرور پہنیں۔

موافق نگینہ۔

عقیق کا برج حمل اور دلو ہے اس برج کے حامل لوگوں کو عقیق کی انگشتری پہننا چاہیئے۔ کیونکہ عقیق کا نگینہ زحل۔ زہرہ اور عطارد کے نحس اثرات کو زائل کرتا ہے۔ علاوہ ازیں پہننے والوں کے لئے خیر و برکت

برجِ دلو کا تعارف

۲۰ جنوری تا ۱۹ فروری کو پیدا ہونے والے حضرات کا برج دلو ہے۔

علامتی نشان مشکیزہ بردار۔ حاکم ستارہ یورنیس ہے۔ جس کا عنصر ہوا ہے خوش قسمتی کا ہندسہ چار ہے۔ موافق رنگ سُرخ۔ گلابی مٹیالا۔ زرد سبز کاسنی اور انگوری ہے۔ سعد پتھر عقیق۔ نیلم۔ فیروزہ اور پنّا ہے۔

بُرجِ دلو سے تعلق رکھنے والی بیماریاں

دلو برج کے لوگوں کو درج ذیل بیماریاں ہو سکتی ہیں اور ان بیماریوں کے اثرات کو عقیق کی انگشتری پہننے سے زائل کیا جا سکتا ہے اور ان بیماریوں کے مہلک اثرات ختم کئے جا سکتے ہیں۔ منہ، گلہ، ناک کی نالی میں زخم پیدا ہونا۔

برج دلو سے تعلق رکھنے والے حضرات کیلئے موزوں پیشے

۱۔ سیاست ۲۔ سیاحت ۳۔ جاسوسی۔ ۴۔ سائنس ۵۔ سیلز مینی ۶۔ تجارت ۷۔ کان کنی۔ اگر عقیق کی انگشتری اور پہن لی جائے تو وہ ان پیشوں میں ترقی کا باعث بنے گی

عقیق سُرخ کی فضیلت ارشاد رسولؐ کی روشنی میں

سرکار دو عالم کا ارشاد ہے کہ عقیق سرخ نے اس کائنات میں خداوند کریم کی وحدانیت رسول اکرمؐ کی رسالتؐ و نبوت۔ علی علیہ السلام کی ولایت اور اولاد علی علیہ السلام امامت دستاران علیؑ اور اس کی اولاد کے لئے جنت الفردوس کی گواہی دی ہے۔ اس کا پہننا اور پاس رکھنا اس وجہ سے باعثِ خیر و برکت ہے۔

عقیق سے متعلق معصومین علیہ السلام کے ارشادات

۱۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص عقیق کی انگشتری پہنے گا اس کی حاجت روا ہوگی۔

۲۔ امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ اس شخص کی کی نماز جس کے ہاتھ میں عقیق کی انگشتری ہو افضل ہے جو جماعت کے ساتھ نماز پڑھتا ہو۔ اور اس کے ہاتھ خالی ہوں۔

۳۔ دوسری روایت میں بھی جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ دو رکعت نماز عقیق کی انگشتری پہن کر پڑھنا ہزار رکعتوں کی نماز سے افضل ہے۔

۴۔ امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا ارشادِ گرامی ہے کہ اس نگینہ کی انگشتری پہننے سے مومنین کو دشمنوں اور بلاؤں سے نجات ملتی ہے دعا کے لئے اٹھے ہوئے ہاتھ بارگاہ رب العزت میں مستجاب ہوتے ہیں۔ فقر اور تنگدستی دور ہوتی ہے۔ نفاق زائل ہوتا ہے۔ انجام کو بخیر کرتا ہے۔ روزی اور معاش میں ترقی کی راہیں دیکھتا ہے۔

۵۔ حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص کو کچھ لوگ امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں لائے جسکے جسم پر کوڑے لگنے کے گہرے نشانات تھے امام نے اس شخص کو دیکھ کر ارشاد فرمایا کہ اس کی عقیق کی انگشتری کہاں ہے۔ اگر اس کے ہاتھ میں عقیق کی انگشتری ہوتی تو اس کو کوڑے نہیں لگتے۔

۶۔ حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے منقول ہے کہ سفر میں زرد عقیق کی انگشتری مشکلات سے نجات دلاتی ہے۔

۷۔ حضرت علی ابن موسیٰ رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ عقیق کی انگشتری رنج و

الم کو دور کرتی ہے۔

۸۔ ایک روایت میں ہے کہ کسی حاکم نے کسی شخص کی گرفتاری کے لئے سپاہی بھیجے اس شخص کے اقرباء سرکار رسالت مآبؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا ماجرا بیان کیا۔ رسالت مآبؐ نے ارشاد فرمایا کہ اس شخص کو پہننے کے لئے عقیق کی انگشتری بھجوا دو انشاء اللہ بری ہو جائے گا۔ اور بعد میں ایسا ہی ہوا۔

۹۔ حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ عقیق کی انگشتری پہننے والے کی زندگی خوش و خرم بسر ہو گی۔ خدا تعالیٰ اسے ہر آفت سے محفوظ رکھے گا۔ اور نگہبانی کرے گا۔

۱۰۔ جناب سرکار رسالتؐ سے کسی نے شکایت کی کہ میرا مال راستہ میں لٹ گیا فرمایا تو عقیق کی انگشتری کیوں نہیں پہنتا کہ وہ ہر بلا سے آدمی کو بچاتی ہے۔

۱۱۔ حدیث میں منقول ہے کہ جو شخص عقیق کی انگشتری پہنے گا جب تک یہ انگشتری اس کے ہاتھ میں رہے گی کوئی غم اس کو نہ ہو گا۔

۱۲۔ حدیث میں منقول ہے کہ عقیق کی انگشتری پہنو کہ یہ پتھر تمام پتھروں میں پہلا پتھر ہے جس نے خدا کی وحدانیت رسول کی اطاعت اور علی علیہ السلام کی امامت کا اقرار کیا تھا۔

۱۳۔ انتہائی سرخ عقیق سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام سے منسوب ہے اگر سرخ رنگ کے عقیق کی انگشتری پہن کر دعا کی جائے تو یہ دعا قبولیت سے ہمکنار ہوتی ہے۔

۱۴۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ عقیق کی تسبیح کے دانے پھرا کر ذکر خدا کرنے سے ایک دانے کے عوض چالیس حسنہ نامہ اعمال میں منجانب خدا لکھے جاتے ہیں۔ (از۔ ایک راستہ از عبد الکریم مشتاق)

نوٹ :- عقیق زرد امور روزگار میں معاون ہوتا ہے۔

عقیق پر سائنس کی نظر

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا "عقیق کو پہننا فقر کو دور کرتا ہے۔" یورپین ڈاکٹر اسمتھ نے پتھروں کو توڑنے اور ان پر بیس برس تحقیقات کرنے کے بعد ایک کتاب لکھی جس کا نام THE PRECIOUS STONS ہے اس میں وہ لکھتے ہیں کہ جب کسی چٹان پر ایک ہزار برس متواتر سورج اور چاند چمکتے رہتے ہیں تو اس کے اندر ایک مادہ پیدا ہوتا جو بمنزلہ نقطہ کے ہوتا ہے یہ مادہ سورج سے رنگ اور چاند سے چمک اور ستاروں سے تاثیر لیتا ہے۔ عقیق جس سیارے سے تاثیر لیتا ہے وہ مشتری سیارہ ہے اس کی تاثیر یہ ہے کہ اس کی شعاعیں قلب انسانی کے مسامات کو کھولتی ہیں۔ جب انسان عقیق کو ایسی انگوٹھی میں پہنتا ہے جس کے نیچے کا حصہ کھلا ہوا ہو اور یہ پتھر اس کی چھوٹی انگلی سے مس ہو تو مشتری کی کرنیں عقیق کے ذریعے جسم انسانی میں داخل ہوتی ہیں۔ تو اس کا اثر قلب انسانی پر پڑتا ہے۔ جس سے انسان کے دل کے مسامات کھل جاتے ہیں تو آکسیجن گیس جو حیات انسانی کے لئے بہت ضروری ہے ان مسامات میں زیادہ بھر جاتی ہے جس سے وہ مسامات فربہ ہو جاتے ہیں اور اس آکسیجن سے جسم انسانی کو فرحت حاصل ہوتی ہے چہرے پر سرخی دوڑنے لگتی ہے۔ اس خوشحالی کی بنا پر اس کا دل کام میں لگے گا اور کام خوشی سے بھرپور طریقے سے کرے گا تو زیادہ کمائے گا۔ رزق میں وسعت پیدا ہوگی اور فقر دور ہوگا۔

عقیق کی انگشتری کا تاریخی واقعہ نمبر ۱

امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں ایک مردِ مومن نے حاضر ہو کر دریافت کیا میرے مولا ہم کو کس قسم کے نگینہ کی انگشتریاں پہننا چاہئیں امام عالیمقام کا ارشاد ہوا کہ تو عقیق سُرخ عقیق زرد اور عقیق سفید سے کیوں غافل ہے۔ تجھے معلوم ہونا چاہئیے کہ ان تینوں نگینوں کے پہاڑ بہشت میں ہیں اور مندرجہ ذیل طریقے سے خدمات انجام دے رہے ہیں۔

۱۔ عقیق سرخ کا پہاڑ قصر جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر سایہ فگن ہے

۲۔ عقیق زرد کا پہاڑ قصر جناب فاطمۃ الزہرا علیہا السلام بنت رسولؐ خدا پر سایہ فگن ہے۔

۳۔ عقیق سفید کا پہاڑ قصر امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام پر سایہ فگن ہے۔ یہ تینوں قصر ایک جگہ ہیں اور ان تینوں پہاڑوں کے نیچے نہریں جاری ہیں جن کا پانی برف سے زیادہ ٹھنڈا شہد سے زیادہ میٹھا اور دودھ سے زیادہ سفید یہ تینوں نہریں کوثر سے نکلتی ہیں۔ اور ایک ہی جگہ جا کر گرتی ہیں۔ ان نہروں کا پانی آل محمد علیہ السلام کے کمالات۔ فضائل اور معجزات کو برحق ماننے والوں کو ملے گا منافقوں کو اس سے محروم رکھا جائے گا۔ یہ تینوں پہاڑ ہر وقت خدائے بزرگ و برتر کی تسبیح و تقدیس و تمہید کرتے رہتے ہیں۔ یاد رکھو ہمارا محب ان تینوں عقیقوں میں سے کسی بھی عقیق کی انگشتری اپنے ہاتھ میں پہنے گا تو اس کے لئے بہتری ہی بہتری ہے۔ اس کی روزی فراخ ہو گی۔ بلاؤں سے بچے گا۔ اور جن جن چیزوں سے انسان کو خوف و خطر پیش آتے ہیں ان سب سے محفوظ رہے گا۔ خواہ شر حاکم ہی کیوں نہ ہو۔

عقیق کی انگشتری کا دوسرا واقعہ

حدیث میں منقول ہے کہ ایک روز حضرت جبریل علیہ السلام حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ پروردگار عالم آپ کو سلام کہتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ انگشتری داہنے ہاتھ میں پہنیئے جس کا نگینہ عقیق کا ہو۔ اور اس ہی نگینہ کی انگشتری اپنے چچازاد بھائی نائب علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو بھی پہننے کے لئے کہو۔ کیونکہ عقیق ہی وہ پتھر ہے جس نے سب سے پہلے میری توحید آپ کی رسالتؐ اور علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور ان کی اولاد پاک کی امامت کا اقرار کیا تھا اس کے علاوہ علیؑ کے شیعوں کے لئے بہشت اور دشمنان علی کے لئے جہنم کی بشارت کا بھی اقرار کیا ہے (بحوالہ کتاب تہذیب الاسلام از علامہ مجلسی صفحہ ۴۷)

عقیق کی انگشتری کا تیسرا تاریخی واقعہ

سلیمان اعمش نے اسناد کے ساتھ روایت کی ہے کہ ایک دن میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں منصور عباسی کے مکان پر موجود تھا دیکھا کہ ایک سپاہی ایک شخص کو جس کے کوڑے لگے تھے۔ باہر لائے حضرت نے فرمایا۔ اے سلیمان دیکھا اس شخص کے ہاتھ میں کون سا نگینہ ہے؟ سلیمان نے کہا مولا اس کی انگشتری میں جو نگینہ ہے وہ عقیق نہیں ہے اس پر امام نے ارشاد فرمایا کہ اے سلیمان اگر عقیق کی انگشتری اس کے ہاتھ میں ہوتی تو اسکو کوڑے نہیں لگتے۔ اس کے بعد صادق آل محمد علیہ السلام نے سلیمان کے اسرار پر عقیق کی مزید فضیلت۔ بیان کی کہ اے سلیمان خدائے عزوجل اس ہاتھ کو دوست

رکھتا ہے جسمیں عقیق کی انگشتری ہو اور اس کی طرف دعا کے لیئے پھیلائے جائیں۔ وہ ہاتھ کبھی سیم و زر سے خالی نہیں رہتا۔ جس ہاتھ میں عقیق کی انگشتری ہوتی ہے۔ یہ شخص ہر بلا سے محفوظ رہتا ہے۔ فقر و فاقہ سے بچتا ہے۔

عقیق کی انگشتری کا چوتھا تاریخی واقعہ

عبدالرحمٰن بن قصیر سے روایت ہے کہ ایک شخص کو آل محمد علیہ السلام سے محبت رکھنے کے جرم میں حاکمِ وقت نے طلب کیا اتفاقاً اس کا حضرت امام جعفر صادق علیہ اسلام کے مکان کے نزدیک سے گزر ہوا۔ حضرت نے کسی شخص کو حکم دیا کہ اس شخص کے پاس عقیق کی انگشتری پہنچا دو۔ ایسا ہی کیا گیا۔ اس کی تاثیر سے اس شخص کو تکلیف ضرر نہیں پہنچ سکا۔

عقیق کی انگشتری کا پانچواں تاریخی واقعہ

منقول ہے کہ چند اشخاص بہ ہمراہی امام جعفر صادق علیہ اسلام کہیں جا رہے تھے۔ ایک غیر آباد مقام پر کسی شخص کی لاش ٹکڑے ٹکڑے کئے ہوئے نظر پڑی۔ حضرت نے وہاں پر قیام فرمایا اور ایک شخص کو یہ دیکھنے کے لیئے حکم دیا کہ اس میئت کے ہاتھ میں دیکھو کہ انگشتری ہے کہ نہیں؟ معلوم ہوا کہ عقیق کی انگشتری داہنے ہاتھ میں ہے۔ امام نے اس نگینہ سے دریافت کیا کہ تو نے اس شخص کی حفاظت کیوں نہیں کی؟ نگینہ نے بہ تعمیل حکم امام وقت عرض کی۔ کہ مولا یہ شخص نجس تھا۔ قزاقوں نے اسکو ہلاک کیا لیکن میں نے اس کا دست راست اور بالائی حصہ جسم ٹکڑے ٹکڑے ہونے سے محفوظ رکھا ہے۔

عقیق کے نگینے پر متبرک نقشوں کا عمل برائے خیر و برکت

۱۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص عقیق کی انگشتری بنوائے اور اس کے نگینے پر "محمد نبی اللہ و علی ولی اللہ" کندہ کرالے خدا اسکو بری موت سے بچائے گا اور اس کا خاتمہ بالخیر ہوگا۔

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ جو شخص عقیق کی انگشتری پہن کر اس کے نگینے کو اپنی ہتھیلی کی طرف پھیر کر علی الصبح بیدار ہوتے وقت کسی اور شخص یا چیز کی طرف نظر نہ کرے فوراً سورہ الزناہ کی تلاوت کرنے کے بعد خداوند کریم کی بارگاہ میں اس طرح دعا کرے۔

دعا

ترجمہ:۔ "میں خدائے یکتا پر جس کا کوئی شریک نہیں ہے ایمان لایا ہوں بیلجر جادوگر اور شیاطین کا منکر ہوں اور آلِ محمد علیہ السلام کے اوّل و آخر ظاہر و باطن سب پر ایمان لایا ہوں خواہ انکی امامت کا اعلان ہوا ہو۔ یا غیبت رہی ہو" تو پروردگار عالم اُسے تمام بلاؤں سے محفوظ رکھے گا خواہ وہ آسمان سے نازل ہونے والی ہوں یا زمین سے یا زمین کے اندر سما جانے والی ہوں یا زمین سے باہر نکل آنے والی ہوں۔ وہ شخص شام تک خداوند کریم اور اللہ کے دوستوں کی امان میں رہے گا۔

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے دوستوں سے کہا ہے کہ وہ عقیق کی انگشتری

نقش مندرجہ ذیل کندہ کرائیں جو فقر وفاقے سے انسان کو محفوظ رکھتا ہے۔

"ماشاءاللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ استغفر اللہ"

ترجمہ:۔ جو خدا چاہتا ہے وہ ہوتا ہے سوائے خدا کے کسی میں قدرت نہیں میں خدا سے طلب مغفرت کرتا ہوں۔

۱۴۔ بہت سے عامل کائنات کے مولا حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی ولادت باسعادت والے دن یعنی ۱۳ رجب المرجب کو عقیق کی چھوٹی بڑی تختیوں پر "یا علیؑ مدد" اور "نادِ علیؑ" کندہ کروا کر خود پہنتے ہیں اور اپنے ساتھیوں کو بھی تحفتہ دیتے ہیں۔ ان عامل حضرات کا کہنا ہے کہ یہ پتھر نقش کے بعد دو آتشہ ہو جاتا ہے اور انسانی زندگی کو کامیاب و کامران بنانے میں مددگار ثابت ہوتا ہے تجربات نے بالکل صحیح ثابت کر دیا ہے اس ہی طرح ایک انگشتری کراچی کے معروف ایڈوکیٹ جناب کے ایم ندیم صاحب کے ہاتھ کی انگلی میں بھی دیکھی ہے جس کے اوپر یا علیؑ مدد لکھا ہوا ہے۔ میں نے جناب ندیم صاحب سے انگشتری کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ جب کبھی کوئی اہم مقدمہ در پیش ہوتا ہے اور اس مقدمہ کی پیروی میں مشکل در پیش ہوتی ہے تو یہ انگشتری میں پہن کر عدالتِ عالیہ میں جاتا ہوں اور فتحیاب ہو جاتا ہوں۔ چھوٹی عدالت سے لے کر سپریم کورٹ تک میں ہمیشہ اپنے صحیح مقصد میں کامیاب رہا ہوں۔ اس ہی طرح ایک انگشتری میرے پاس بھی ہے جس سے میں بھی فیض اٹھا رہا ہوں۔

۱۵۔ ابو طاہر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام حسن عسکری علیہ اسلام سے عرض کیا کہ مولا آپ سوائے عقیق کے اور نگینوں کو کیوں استعمال نہیں کرتے۔

حضرت نے ارشاد فرمایا کہ عقیق کی فضیلت بہت زیادہ ہے ارشاد فرمایا کہ میرے پدر بزرگوار نے فرمایا کہ سب سے پہلے حضرت آدم علیہ اسلام نے عرش بریں پر بخط نور لکھا دیکھا۔

انا اللہ لا الہ الا انا وحدی محمد صفوتی من خلقی اید اللہ بانی علی ونصرۃ بہ تا اخیر اسمائے پنجتن۔ محمدؐ علیؑ۔ فاطمہؑ حسنؑ حسینؑ

عقیق کی انگشتری کے ذریعہ چور کا نام معلوم کرنا۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ اگر کوئی قیمتی چیز چوری ہو جائے اور چور کا پتہ نہ چلتا ہو۔ تو ایک عقیق کی انگشتری تو اس کو صاف جگہ پر رکھکر سورہ زلزال پڑھے ساتھ ہی اس شخص کا نام لے جس پر شبہ ہو۔ اگر اس شخص نے چوری کی ہوگی تو انگشتری حرکت میں آجائے گی خلوص نیت شرط ہے۔ (مجمع الفوائد لنعمان طبع ۱۹۰۳ء)

عقیق کے نگینہ پر نقش کندہ کرنے کا طریقہ

عقیق کی تختی یا نگینہ پر آپ کوئی نقش کندہ کرنا چاہتے ہیں تو آپ سجی اور برگ عرعر دونوں کو باریک کھرل کے ذریعہ پیس کر سرکہ میں حل کرنے کے روشنائی بنائیں پھر اس روشنائی کو لوہے کے قلم سے نگینہ پر نقش کندہ کریں پھر خشک کرنے کے بعد آگ پر اس نگینہ کو تھوڑی دیر رکھیں۔ پھر نگینہ کو ٹھنڈا ہونے کے بعد اس کے اوپر سے روشنائی صاف کرلیں۔ مطلوبہ نقش عقیق پر آجائے گا۔

نوٹ

عقیق کی انگشتری پہن کر نجاست کی حالت میں نہیں رہنا چاہیئے۔ اور نہ نجس جگہ جانا چاہیئے۔ یہ پتھر ہر وقت محمدؐ و آل محمدؐ علیہ السلام کی حمد و ثنا کرتا رہتا ہے۔

عقیق کے نگینہ پر دو سو برس پرانا
نقش، کندہ کردہ
بحوالہ
روزنامہ کیہان انٹرنیشنل
طہران۔ ایران
اشاعت مورخہ
۲۳ جون ۱۹۸۴ء
میرے پاس عقیق کی تختی پر کئی کئی سو برس پرانے نایاب نقوش کندہ ہیں جو دیکھنا چاہے
دیکھ سکتا ہے

عقیق پر مشترک نقوش

متبرک نقوش

عقیق کی انگشتری پر مندرجہ ذیل نقوش کندہ کیے جاتے ہیں

۱ ماشاءاللہ

۲ لا قوۃ الا باللہ

۳ استغفر اللہ

اگر آپ کو عقیق کی انگشتری پر نقش کندہ کرانا ہو تو جناب رفعت علی صاحب کی خدمات حاصل کریں۔

ظالم سے نجات کا عمل

جو شخص یہ چاہے کہ اس کو ظلم کرنے والے سے نجات مل جائے مندرجہ ذیل عمل کچھ دنوں تک کرے اگر عمل کرنے والا حق پر ہوگا تو اسکو بہت جلدی نجات مل جائے گی اور ظلم کرنے والا دنیا سے رخصت ہو جائے گا یا منکوب و مخذول ہوگا۔

۱۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — ایک ہزار مرتبہ

۲۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ — ایک ہزار مرتبہ

۳۔ اَللّٰھُمَّ صلی علی محمد و آل محمد — ایک ہزار مرتبہ

وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعالمین

ازل سے ہے نام علیؑ نقش دل پر ——— وہ درِ نجف ہے نگینہ ہمارا

یہ سفید رنگ کا پتھر ہے جو نجف اشرف عراق جائے مدفن مولائے کائنات امیرالمومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام میں بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ عظمت کے لحاظ سے دنیا کا کوئی پتھر اس کے ہم پلہ نہیں ہے۔ یہ پتھر اللہ تعالیٰ نے تحائف میں امیرالمومنین حضرت علی علیہ السلام کو عطا فرمایا۔ قادر مطلق نے اس کی بہت پیداوار رکھی ہے جسکی وجہ سے بہت ارزاں ہے تاکہ امیر و غریب ہر شخص اس سے مستفید ہو سکے۔ عام طور پر یہ پتھر بالائے زمین ملتا ہے۔ اگر درِ نجف بالائے زمین نہ ملے تو اس کے لئے حکم ہے کہ زمین کھود کر نکال لیا جائے۔ اس نگینہ کو نجفِ اشرف میں زیرِ زمین ڈھونڈنے پر مل جاتا ہے جو بافضیلت ہونے کی وجہ سے لوگ عراق سے زیارت کے بعد واپس آنے پر ایک دوسرے کو سوغات کے طور پر پیش کرتے ہیں اور بڑی عقیدت مندی سے اپنے پاس رکھتے ہیں۔

رنگت:- یہ نگینہ سفید دودھیا رنگ کا بہت چمکدار ہوتا ہے۔ بعض اوقات اس نگینہ کی رنگت میں گلابی اور نیلگوں جھلک آ جاتی ہے جو برائے نام ہوتی ہے۔

اقسام:- یہ پتھر دنیا میں دو اقسام میں پایا جاتا ہے (۱) دُرِ نجف بری (۲)

درنجف بحری۔ درنجف بری تین قسموں میں پایا جاتا ہے (۱) درنجف (۲) موئے نجف (۳) تصویر نجف۔

۱۔ درنجف یہ سفید چمکدار پتھر ہے۔

۲۔ موئے نجف اس پتھر کے اندر کالے بال کی طرح درمیان میں ایک لکیر ہوتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس پتھر میں مولائے کائنات کے بال کا عکس ہے اور لکیریں ایک سے زیادہ بھی ہوتی ہیں۔

۳۔ تصویر نجف اس پتھر کے اندر صاحبؑ ذوالفقار کی شبیہہ کا عکس دکھائی دیتا ہے۔

مشہور زمانہ درویش اور صاحب فیض حضرت وارث علی شاہ مرحوم (دیوا شریف یوپی بھارت) نے اپنی سوانح حیات کتاب "حیات وارث" میں نگینہ تصویر نجف کا بڑی تفصیل سے تذکرہ کیا ہے۔ وارث علی شاہ مرحوم فرماتے ہیں کہ آج دنیا میں وارث علی کو جو مقام اور نام حاصل ہے وہ اس نگینہ (تصویر نجف) کی وجہ سے ہے۔ (بحوالہ کتاب علی علی حصہ دوم)

شناخت:۔ یہ سفید بلوری چمک کا ہوتا ہے جسکی قیمت زیادہ نہیں ہے اس لئے نقلی ہونیکی بہت کم امید ہوتی ہے عام جگہ سے آسانی سے مل جاتا ہے بری کی نسبت بحری زیادہ شفاف ہوتا ہے۔

دُرنجف کے سحری خواص

درنجف آنکھوں کی روشنی بڑھاتا ہے۔ اس پتھر کو دیکھنے سے آنکھوں کی بیماریوں کو آرام ملتا ہے۔

دُرِ نجف کی انگشتری کن حضرات کو پہننا چاہیئے

دُرِ نجف کا تعلق قمر سے ہے۔ جن حضرات کا یہ ستارہ پیدائش کے زائچہ میں کمزور ہو۔ ان کو یہ نگینہ راس آئے گا۔ یہ نگینہ برج سرطان والے افراد کو قمر کے نحس اثرات سے بچاتا ہے۔ جن حضرات کے نام کا پہلا لفظ، ہی۔ ہو۔ ڈا۔ ڈو سے شروع ہو وہ یہ نگینہ استعمال کر سکتے ہیں۔ ان کو راس آئے گا۔ یہ نگینہ اپنے پہننے والے کی شخصیت کو اجاگر کرتا ہے۔

یونانی حساب کی روشنی میں: جون کے آخری ہفتہ اور جولائی کی ۲۰ یا ۲۲ تاریخ کے دوران پیدا ہونے والے حضرات اس نگینہ کی انگشتری سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

علم الاعداد کی روشنی میں علم الاعداد کی رو سے جن حضرات کے نام یا تاریخ پیدائش کے اعداد "۲" یا "" ہوں ان کے لئے یہ پتھر بہت موزوں ہے۔ الغرض یہ نگینہ نحس سیاروں کے اثرات زائل کرنے میں معاون ہے۔ یہی وجہ ہے کہ علم جفر کے ماہر اس پتھر پر مختلف نقوش کندہ کر کے بہت فوائد حاصل کرتے ہیں اپنے نام کی مناسبت سے نجف کے گرد نواح میں بکثرت پیدا ہوتا ہے۔

درِ نجف کے متعلق ائمہ معصومین علیہم السلام کے ارشادات

(۱) معتبر روایت میں پایا جاتا ہے کہ درِ نجف کی انگشتری خالق دو عالم نے امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کو تحفہ کے طور پر بذریعہ حضرت جبرئیل علیہ السلام عطا فرمائی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ اس کی عظمت کے برابر کوئی اور پتھر نہیں ہے۔

۲۔ حضرت علی علیہ السلام خود دُرِ نجف کی انگشتری اپنے دستِ مبارک میں پہنتے تھے اور اس کو باعثِ برکت تصور کرتے تھے۔

۳۔ حضرت مفضل بن عمر ایک دن در نجف کی انگشتری پہنے ہوئے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا اے مفضل تم کو معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ نگینہ ہر شخص کے لئے درد چشم کا علاج ہے اور اس کے دیکھنے سے آنکھوں میں روشنی بڑھتی ہے۔

۴۔ حضرت ابو طاہر نے فرمایا کہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ دُرِ نجف کی انگشتری پر نظر رکھنا باعثِ خیر و برکت ہے۔

۵۔ امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ در نجف کی انگشتری ہاتھ میں پہننا اور اس پر نظر رکھنا باعثِ ثواب اور خدائے تعالیٰ اس پر نظر کرنے والے کے نامۂ اعمال میں زیارت۔ عمرہ اور حج کا ثواب لکھتا ہے اور پہننے والے کے مزاج میں خوشی پیدا کرتا ہے۔

۶۔ امام حسن عسکری علیہ السلام نے امام جعفر صادق علیہ السلام کے حوالہ سے ارشاد فرمایا کہ در نجف ہر شخص کے لئے فائدہ مند ہے

انسانی زندگی کے لئے مفید اور کارآمد معلومات

(۱) اگر ہر روز طلوعِ آفتاب کے وقت اس طرح "م ی ر ح" کو نئے آئینے میں لکھ کر اکثر دیکھتا رہے تو نقوے سے آرام ہوگا (۲) اگر چاندی کی انگشتری پر جس کا ۴ ماشہ وزن ہو اس طرح لکھ کر "ا ل ر ح ی م" اپنے پاس رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کو رعب و طاقت عطا فرمائے گا (بحوالہ کتاب شمس المعارف الکبری حصہ اول صفحہ نمبر ۶۷ از شیخ ابو العباس احمد بن علی بونی ناشر دارالاشاعت)

(۳) سونے کی انگشتری پر یا علیؑ یا علیؑ عود و عنبر کی دھونی دے کر پہننے والے کو جو دیکھے گا مطیع ہو جائے گا

۴ — جب اہل بیت کا قافلہ شہر موصل سے گزر رہا تھا تو ایک مقام پر سر مبارک امام حسین علیہ السلام سے پتھر پر خون کا قطرہ گرا اور اسی جگہ باقی رہ گیا۔ ہر سال روز عاشورہ یہ خون تازہ ہو جاتا اور شہر کے لوگ اس کی زیارت کو جمع ہو جاتے تھے۔ عہد عبدالملک بن مروان نے اس پتھر کو گم کرا دیا۔ (ناسخ التواریخ ص ۲۰۴)

۵ — انگوٹھی کا نگینہ اس طرز میں جڑوایا جائے کہ نگینہ کا حصہ نیچے سے کھلا رہے تاکہ اسکی شعاعیں انسان کے جسم کے مسامات کو متاثر کر سکیں۔ بعض نگینوں کا مس ہونا بھی بہتر ہے۔ ماہر معدنیات و سائنسدان کا کہنا ہے کہ سنگ و جواہر میں مقناطیسی قوت بھی موجود رہتی ہے۔

۶ — حضرت سعدیؒ کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی انگوٹھی میں ایک نادر و نایاب قیمتی نگینہ جڑا ہوا تھا ملک میں ایک سال قحط پڑا جب آپکو اس کا علم ہوا تو اپنی قیمتی وہ انگوٹھی فروخت کر دی اور اس سے وصول ہونے والی تمام رقم سے اناج خرید کر تقسیم کرا دیا۔ اصحاب نے دریافت کیا تو آپؒ نے فرمایا کہ بیشک یہ نگینہ مجھے عزیز تھا لیکن یہ گوارا نہ کر سکتا تھا کہ لوگ بھوک سے تڑپیں اور میں ایسا قیمتی جواہر انگوٹھی میں استعمال کرتا رہوں۔ (اموی خاندان کے خلیفہ جو سلیمان بن عبدالملک کے بعد انتخاب کے ذریعے تخت خلافت پر بیٹھے۔ یہ عمرؓ ثانی کہلائے)

۷ — سنگ و جواہر (نگینہ) سے علاج درد روزگار اور بنیادی امور کا حل ممکن ہے لیکن خدا پر یقین بنیادی چیز ہے۔ بعد شہادت امام حسینؑ کے دست مبارک میں ایک انگوٹھی بچ گئی تھی۔ وہ سنان بن انس (بروایت بجدل بن مسلم) نے اس بے رحمی سے اتاری کہ آپ کی انگلی بھی ساتھ ہی شہید کر دیا

۸ — بہتر ہے اور مناسب کہ انگوٹھی میں جو نگینہ استعمال کیا جائے وہ اصلی ہو

اور اس کا وزن تین رتی سے کم نہ ہو۔

۹۔ نئی انگوٹھی جس دن انگلی میں استعمال کی جائے پانچ آنے خیرات کرنا باعث برکت اور ہمیشہ کے لئے سود مند رہتا ہے۔

۱۰۔ ایران کے ناصر الدین شاہ کا تیار کرایا ہوا "کرہ ارض" جسمیں ۵۱۳۶۶ جواہرات جڑے ہوئے ہیں۔ یہ ایران کے عجائب گھر میں محفوظ ہے۔ سلطنت ایران میں جواہرات ۴۲ شوکیسوں میں محفوظ ہیں۔ ان الماریوں میں بجلی کا کرنٹ دوڑایا گیا ہے (ہر شوکیس پر تحریر ہے کہ براہ کرم کہ ہاتھ نہ لگائیں۔

۱۱۔ حضرت علی علیہ السلام کی ضریح مبارک کے اندر ایک طلائی قندیل ہے اسمیں نادر جواہرات جڑے ہوئے ہیں۔ ضریح کے اندر چھوٹی سی محراب میں لعل و جواہر کا مجموعہ ہے۔

۱۲۔ چاند کی شروع تاریخوں میں پیدا ہونیوالے جواہرات شفاف اور آب و تاب و رنگ میں زیادہ اچھے رہتے ہیں۔

۱۳۔ مہر سلیمان، حضرت سلیمان علیہ السلام کی مہر جس پر اسم اعظم کندہ تھا جسکی وجہ سے تمام مخلوق بحکم خدا آپ کی مطیع تھی۔

لا علاج مرض کی دوا معلوم کرنا

لاعلاج مرض جسکی کوئی دوا سمجھ میں نہیں آرہی ہو اسکے لئے طبیب لشکر حسینؑ حضرت زہیر بن قین سے رجوع کیجئے۔ ایک روزہ رکھئے افطار کے بعد کہئے حضرت زہیر ابن قین میرے مریض کے لئے آپ دوا بتا دیجئے۔ انشاء اللہ جب آپ رات کو سوئیں گے خواب میں آپ کو بشارت کے ذریعہ نسخہ و دوا بتا دی جائے گی۔ مریض خود روزہ رکھ سکتا ہے تو اچھا نہیں اس کے بجائے کوئی بھی روزہ رکھ کر یہ عمل کر سکتا ہے۔

حدیدِ چینی

اس پتھر کو انگریزی میں اسکورل فارسی میں سلطان مہرہ یا صندل حدیدی، عربی میں خماہان اور حدید چینی کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے۔

یہ کالے رنگ کا چمکدار پتھر ہے۔ اس کی سطح چکنی ہوتی ہے ماہرین جواہرات کی رائے ہے کہ یہ پتھر گارنیٹ (تامڑہ) کی ایک قسم ہے۔ یہ پتھر اپنے اندر دو قسم کے خواص یعنی نر اور مادہ رکھتا ہے۔ اس پتھر میں لوہے کی آمیزش بہت زیادہ ہوتی ہے اس وجہ سے اس کو حدید (لوہے) کے نام سے پکارا جاتا ہے

رنگت : اس نگینہ کی رنگت سیاہی مائل۔ ہلکا سیاہ اور گہرا سیاہ ہے۔ گہرے سیاہ پتھر کا شمار اچھے پتھروں میں ہوتا ہے اور یہی رنگ والا پتھر مقبول عام ہے۔

اقسام :- یہ عام حدید ہے جو کالے رنگ کا ہوتا ہے دوسرا حدید چینی اس کا رنگ گہر سیاہ اور چمکدار ہوتا ہے اور زیادہ تعداد میں چین میں پایا جاتا ہے۔

کیمیائی اجزاء : اس پتھر کے کیمیاوی اجزار ڈالومائٹ کیلشیم آئرن، سیلکا سیلیکون اور کاربونائٹ ہیں یہ لوہے کی طرح مقناطیس کو نہیں پکڑتا۔

شناخت :- یہ عام قسم کا کالے رنگ کا چمکدار پتھر ہوتا ہے۔ جو سخت لوہے کی طرح ہوتا ہے۔ ایک ہی نظر میں اس کی شناخت ہو جاتی ہے کم

قیمت ہونے کی وجہ سے نقلی نہیں ہوتا۔

طبی خواص:- ۱۔ حکماء اور اطباء اس پتھر کو پیس کر کمزور عضو پر لگاتے ہیں جس سے طاقت پہنچتی ہے۔

۲۔ ورم۔ سوزش۔ اور جسم پر ٹیس کی جگہ پر جانور کے پر کے ساتھ پیس کر اس کو لگایا جائے تو کلی طور پر اسکو آرام آجاتا ہے۔

۳۔ آنکھوں میں اگر سوزش ہو تو پلکوں پر پیس کر لگانے سے آرام آجاتا ہے۔

۴۔ وضع حمل کے موقع پر اس کی انگشتری حاملہ عورت کے لئے فائدہ مند ہے

۵۔ بواسیر اور تمام امراض معدہ کے لئے بہت مفید ہے۔

سحری خواص:- (۱) اس پتھر کے پہننے سے مشکل امور پر قابو پایا جاسکتا ہے
(۲) چشم بد اور سحر کے اثرات کو ضائع کرتا ہے۔

(۳) جنگ وجدل اور ڈر خوف کے موقع پر ہمت بڑھاتا ہے۔ اور کامیابی سے ہم کنار کرتا ہے۔

۴۔ اپنے پہننے والے کو جفاکش بناتا ہے۔

۵۔ طبیعت میں مستقل مزاجی پیدا کرتا ہے۔

۶۔ دشمن کو زیر کرتا ہے۔ آسیب کے اثر کو نہیں ہونے دیتا۔

۷۔ سستی اور شرم کو دور کرتا ہے

۸۔ اپنے پہننے والے کی شخصیت کو پرکشش بناتا ہے۔

۹۔ سچائی اور ایفائے عہد میں معاون ثابت ہوتا ہے۔

۱۰۔ اس کا مزاج سرد اور خشک ہے۔

۱۱۔ سستی و کاہلی کو دور کرتا ہے۔

۱۲۔ نجاست کی حالت میں اس کے پہننے کی ممانعت ہے۔

حدید چینی کے متعلق ائمہ معصومینؑ کے ارشادات

۱۔ امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کی انگشتری ایک حدید کے نگینہ کی بھی تھی جس کے اوپر "العزۃ للّٰہ" کندہ تھا۔

۲۔ ملا لطف علی نجفی نے کتاب تحفۃ الاخوان میں طب ائمہ سے نقل کیا ہے۔ کہ ماہ رمضان المبارک کے اول جمعہ کو حدید چینی پر دو سطریں اوپر نیچے کر کے مندرجہ ذیل نقش کندہ کرائیں جو باعث خیر و برکت ہے۔

"لا آ لا ء الا لا ٹ یا اللّٰہ"

۳۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ یہ نگینہ شیطان کو دور رکھتا ہے۔ دشمن کے شر کو بھی زائل کرتا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی شخص سے خوف کھاتا ہے یعنی ڈرتا ہے تو اس کو چاہیئے کہ حدید کی انگشتری پہنے اور اس ڈرنے والے کے پاس جائے انشاء اللہ اس کے خوف سے محفوظ رہے گا۔

۴۔ امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ حدید چینی کی انگشتری مرض بواسیر ضعیف معدہ اور سستی کو دور کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔

۵۔ اس پتھر کے متعلق آئمہ معصومینؑ کا ارشاد ہے کہ مشکل امور میں پہننے سے آسانی پیدا ہوتی ہے۔ چشم بد کے اثرات زائل کرتا ہے۔ جنگ و جدل اور امور خوف و دہشت میں مفید اور کار آمد نگینہ ہے۔

۶۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ نئے شہر میں داخل ہونا اور اس نگینہ کی انگشتری پہنکر اپنے کو لوگوں سے متعارف کرانا باعث ترقی خیر و برکت اور کامیابی کے ہے۔

۷۔ امام کا ارشاد ہے کہ اس نگینہ کی حفاظت کرنا بہت ضروری ہے نجاست

اس پر نہ لگنا چاہیئے۔ حمام اور بیت الخلاء میں اس کو لے کر مت جاؤ اس میں اسرارِ خداوندی ہیں تبیعان علیؑ جو اپنے دشمن سے ڈرتے ہوں ان کو لازم ہے کہ اس انگشتری کو اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھیں اور اپنے دشمنوں سے چھپائیں اور یہ اسرار سوائے اپنے معتمد اور معتبر آدمیوں کے اور کسی کو نہ بتائیں۔

حدید کی انگشتری کے تاریخی واقعات

سید ابن طاؤس سے کتاب حلیۃ المتقین میں روایت نقل ہے کہ ایک شخص امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں ملک جزیرہ کے حاکم سے ڈرتا ہوں اس کی طرف سے مجھے ہر وقت خوف لاحق رہتا ہے۔ کیونکہ میرے دشمنوں نے حاکم کو میرے خلاف بھڑکا دیا ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں مجھکو وہ قتل نہ کرادے۔ امام نے ارشاد فرمایا کہ حدید چینی کی ایک انگشتری بنوا اور اس پتھر پر دونوں طرف مندرجہ ذیل طریقہ سے یہ دعا کندہ کرالے اور جا تیری یہ مشکل آسان ہو جائے گی۔ اس نے نگینہ لے کر نقش کندہ کرا لیا۔ اور بموجب امام وہ حاکم کے شر اور ڈر سے محفوظ رہا۔

نقش مذکورہ کی صورت

سامنے یعنی اوپر والا حصہ

— اَشھد

اعوذ بجلال اللّٰہ ۱
اعوذ بکلمات اللّٰہ ۲
اعوذ برسول اللّٰہ ۳

مخلصاً — الامان اللہ

۱۳۱۴ ۱۲

پُشت والے حصہ کا نقش

آمنتُ باللہ وکُتُبہٖ ۴
اِنّی مواثق باللہ ورسولہٖ ۵
اشہدُ اَن لا الہ مخلصاً لہٗ ۶

۱۔ میں خدا کی بزرگی کی پناہ مانگتا ہوں
۲۔ میں خدا کے کلمات کی پناہ مانگتا ہوں
۳۔ میں خُدا کے رسولؐ کی پناہ مانگتا ہوں
۴۔ میرا بھروسہ خود اللہ اور اُس کے رسولوںؑ پر ہے
۵۔ میں خدا اور اس کی کتابوں پر ایمان لایا ہوں
۶۔ میں خالص نیت سے اس امر کی گواہی دیتا ہوں کہ سوائے خدائے تعالیٰ کے کوئی معبُود نہیں ہے۔

- رسول اکرمؐ کو معاذ بن جبلؓ نے ایک انگوٹھی سنگ حدید کی پیش کی جس پر محمد رسول اللہؐ کندہ تھا۔ آپ نے وہ انگوٹھی اپنے انگشت مبارک میں پہن لی۔
- آقائے جعفر مشہدی سے منقول ہے کہ حدید چینی کی انگشتری پر اپنا اور اپنی والدہ کا
- نام کندہ کروانا باعث خیر و برکت ہے۔
- حدید چینی روس ہندوستان سیلون، مڈگاسکر برازیل، مصر، برما اور چین میں کثرت سے پایا جاتا ہے۔ چین میں پیدا ہونے والا حدید چینی دنیا بھر میں اول درجہ کا شمار ہوتا ہے۔

حدید چینی کی انگشتری کن حضرات کو پہننا چاہیئے

علم نجوم کی روشنی میں اس پتھر کا ستارہ زحل ہے اور برج جدی اور دلو ہے۔ جن حضرات کا ستارہ اور برج یہ ہوں اُن کو یہ نگینہ راس آئے گا جن حضرات کو اپنے برج یا ستارہ کا علم نہ ہو اور اُن کے نام، ج۔ چ۔ا۔خ۔ذ۔ظ۔ز کھی۔ص۔گو۔گ۔غ۔س۔ش۔ص۔اور ث، سے شروع ہوں، ان کے لئے یہ نگینہ بہت موزوں ہے۔

یونانی حساب کی روشنی میں یونانی حساب کے مطابق ۲۲ دسمبر سے ۳۰ جنوری کے دوران پیدا ہونے والے حضرات کے لئے یہ پتھر برتھ اسٹون کا کام کرتا ہے اور تاریخ پیدائش کے مطابق پہننے والے کو فائدہ پہنچاتا ہے۔

علم الاعداد کی روشنی میں اس نگینہ کو اگر علم الاعداد کی روشنی میں دیکھا جائے تو جن حضرات کے نام یا تاریخ پیدائش کے اعداد "۸" ہوں انکو یہ بہت راس آئیگا اور اپنے پہننے والے پر شمس، قمر اور مریخ کے نحس اثرات کو دور کرے گا۔

نوٹ:۔ چونکہ برج جدی و برج دلو سیارہ زحل والوں کے مخالفین و دشمن زیادہ ہوتے ہیں اور یہی حال ۸ نمبر والوں کا بھی ہے۔ اس لئے ستارہ زحل اور لکی نمبر ۸ والوں کو حدید چینی بہت موافق آتا ہے۔

حدید چینی کا ایک اہم تاریخی واقعہ

نگینہ حدید چینی تاریخِ عالم میں اپنے طبی اور سحری خواص کی وجہ سے بڑی اہمیت کا حامل متبرک پتھر ہے۔ کیونکہ محمد وآل محمد علیہم السلام اس نگینے کی انگشتری اپنے دائیں ہاتھ میں بڑی محبت۔ پیار اور لگن سے پہنتے تھے۔

سرکار رسالتمآب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لے کر حجت خدا حضرت امام مہدی آخرالزماں علیہ السلام تک ہر ایک متبرک ہستی کی انگلی میں ایک انگشتری حدید چینی کی ضرور ہوتی تھی۔ آپ حضرات جب گھر سے باہر تشریف لے جاتے تھے تو انگشتری کے نگینہ کو اپنی ہتھیلی کی طرف گھما لیا کرتے تھے اور اس بات کی تاکید اپنے محبوں سے بھی کرتے تھے تاکہ عام نجس لوگوں کی نظر بد اس متبرک پتھر پر نہ پڑنے پائے۔

امیر المومنین حضرت علی ابن ابیطالب علیہ السلام جب بھی اسلام کے دشمنوں سے جنگ کرنے کے لئے میدانِ کارزار میں تشریف لے جاتے تھے تو اس انگشتری کے نگینہ کو ہتھیلی کی طرف سے گھوما کر سیدھا کر لیا کرتے تھے تاکہ دشمن دین وایمان کی نظر اس انگشتری کے نگینہ پر پڑیں۔ اس عمل کے بعد مولائے کائنات شیر خدا حضرت علی علیہ السلام بے خوف وخطر ہو کر دشمنِ اسلام سے جنگ کرتے تھے۔

یہ متبرک اور روحانی پتھر اپنے اندر لاتعداد اسرار رموز رکھتا ہے جسکو سوائے محمد وآل محمد علیہ السلام کے کوئی اور شخص نہیں جانتا۔ اس نگینہ کو نجاست کی

حالت میں پہننے اور کسی جگہ پہن کر جانے کی سختی سے ممانعت ہے۔

تاریخ کی کتابوں میں ایک واقعہ ملتا ہے جو اس نگینہ سے متعلق ...

امیرالمومنین حضرت ابن ابی طالب علیہ السلام سے منسوب ہے جس نے اس نگینے کی اہمیت کو اور اجاگر کر دیا۔ معتبر روایت میں منقول ہے کہ ایک دن ایک محب سرکار امیرالمومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام مشکل کشاءِ عالم کی خدمت عالی مرتبت میں حاضر ہوا اور مشکل کشاءِ عالم سے عرض کی میرے آقا حاکم وقت میری جان کا دشمن بنا ہوا ہے ہر وقت اس ملعون سے مجھ کو اپنی عزت جان اور مال کا خطرہ لگا رہتا ہے جسکی وجہ سے ہمارے سارے گھر والوں کی زندگی اجیرن ہو گئی ہے۔ گھر سے باہر نکلتے وقت ڈر لگا رہتا ہے

امیرالمومنین نے اپنے اس محب سے ارشاد فرمایا کہ اپنے دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی میں حدید چینی کی انگشتری پہن لو انشاءاللہ دشمن کے شر سے محفوظ رہو گے۔ اس نے حکمِ امام کے بموجب ایسا ہی کیا۔ اس دن کے بعد سے بے خوف اور بے خطر اپنے کو محسوس کرنے لگا۔

منقول ہے کہ امیرالمومنین حضرت علی ابن ابیطالب علیہ السلام کی ایک انگشتری جو آپ دورانِ جنگ ضرور پہنا کرتے تھے وہ حدید چینی کی تھی۔ اس انگشتری کے نگینہ پر" العزۃ للہ" کندہ تھا بحوالہ کتاب پتھروں کے سحری خواص ارکاشس ابرنی صفحہ ۱۷ ناشر اوراق پبلشر۔ کراچی۔

اصلی حدیدِ چینی کی پہچان

جواہرات کی دنیا میں یہ نگینے دو قسم کے ہوتے ہیں، (۱) سنگ حدید (۲) حدیدِ چینی۔ ان دونوں نگینوں کی پہچان اور شناخت کے متعلق جواہرات سے تعلق رکھنے والی کتابوں میں جو بتایا گیا ہے کہ وہ یہ کہ جب مقناطیس کو ان دونوں نگینوں کے نزدیک لایا جاتا ہے تو سنگ حدید فوراً مقناطیس سے چمٹ جاتا ہے، لیکن حدیدِ چینی پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔

آپ کو ان دونوں نگینوں کی ایک ایسی پہچان بتاتا ہوں جو سوائے اس کتاب کے آپ کو کسی اور کتاب میں نہیں ملے گی۔

امیر المومنین حضرت علی ابن ابیطالب علیہ السلام نے ارشاد فرمایا تھا کہ دشمنوں کے شر سے بچنے کے لئے حدیدِ چینی کی انگوٹھی پہنو۔ آپ کے اس ارشاد کی روشنی میں اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر عرض کر رہا ہوں کہ آپ ان دونوں نگینوں کو کسی پتھر یا ریگ مار پر رگڑیں تو آپ خود دیکھیں گے کہ اس جگہ پر جہاں یہ پتھر رگڑے گئے تھے دو مختلف رنگ کے نشانات ہو گئے ہیں۔ ایک جگہ سفیدی مائل اور دوسری جگہ سرخی مائل۔ جس جگہ سنگِ حدید رگڑا تھا وہاں پر سفیدی مائل نشان تھا اور جس جگہ حدیدِ چینی کو رگڑا تھا وہاں پہ سرخی مائل نشان ہے۔

آپ نے دیکھا یہ سرخی اس بات کی نشاندہی کر رہی ہے کہ دشمن کا خون چوستی ہے۔

نایاب تحفہ

غالب کے خط کا ایک یادگار نقش
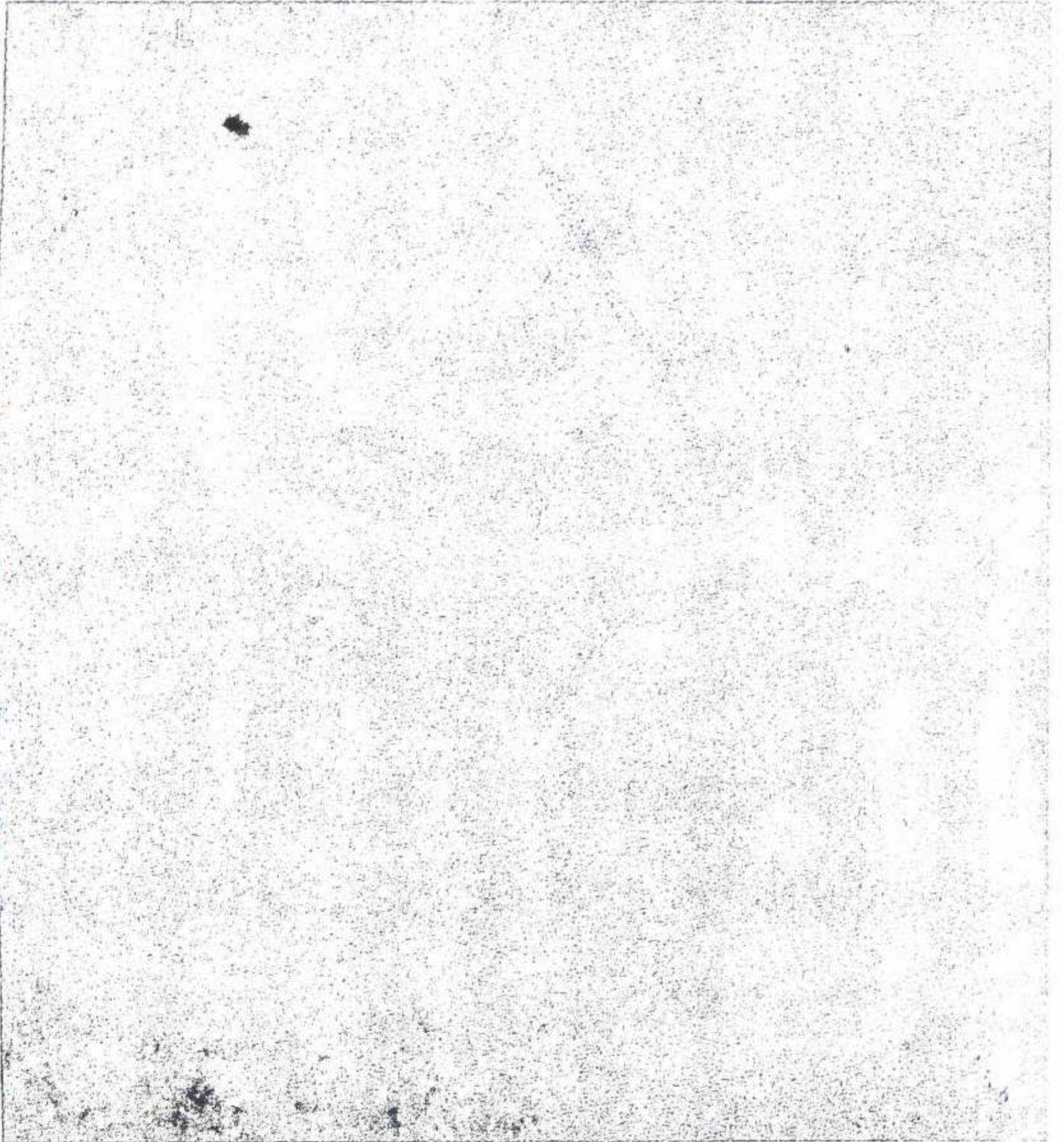
مولا علیؑ کا قدم مبارک کا پتھر

حیدرآباد سندھ میں اسٹیشن کے قریب ایک بہت مشہور عبادت گاہ مولا قدم کے نام سے مشہور ہے۔ اس زیارت گاہ پر ہر وقت ہزاروں عاشقان مولا علیؑ کا اژدہام رہتا ہے جو اپنی مرادیں اس پتھر کے پاس آکر مانگتے ہیں جو پوری ہوتی ہیں۔ اس زیارت گاہ میں جو پتھر نصب ہے اس پر مولا علی کے قدم مبارک کے نشانات ہیں جس کی تاریخ کے متعلق جناب محمد وسیم خان نے اپنے مضمون "نامور سندھی حکمران میر کرم علی تالپر" میں تحریر کیا جو اخبار جنگ مورخہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۹۱ء کو شائع ہوا۔

"میر کرم علی خان تالپر نے ایران کے بادشاہ کو حضرت علی علیہ السلام کا دستخط شدہ قرآن شریف شہد میں رکھنے کے لیے تحفے کے طور پر بھیجا جس کے جواب میں ایران کے بادشاہ فتح علی قاجار نے اپنے ایلچی شاہ اسمٰعیل کے ہاتھ میر صاحب کو قدم حضرت علی دو ایرانی قالین شاہنامہ فردوسی دو پانچ ہزاری قرآن پاک اور ایک تلوار تحفے کے طور پر بھجوائی۔ میر صاحب نے قدموں والا پتھر قلعے اور شاہی مسجد کے قریب ایک کمرہ بنوا کر رکھا جسکی زیارت وہ ہر نماز کے بعد کرتے اور عید نوروز اور عید غدیر کے دن ہر خاص و عام کو زیارت کی اجازت ملتی تھی ان دونوں دنوں میں نذر و نیاز بڑے پیمانے پر ہوتی تھی۔ میر مرحوم نصیر تالپر آخری تاجدار سندھ نے رعایا کی استدعا پر امام بارگاہ ماڑی کے قریب جوار میں چھوٹی مسجد اور مزار تعمیر کرایا اور وہ پتھر وہاں رکھا گیا جہاں آج بھی عقیدتمند زیارت کے لیے آتے ہیں۔ میر حسن علی خان تالپر بھی ہر سال ۲۱ رمضان کو نذر و نیاز کرواکر بھیجتے تھے پندرہ برس کی حکومت کے بعد ۱۲ جمادی الثانی ۱۲۴۴ھ کو انہوں نے اس دنیائے فانی سے کوچ کیا۔ ان کا مقبرہ حیدرآباد میں ہے۔

میر کرم علی خاں "بحق حضرت نبی کریم ۔ کرد با من کرم علیؑ العظیم"

دعا کس طرح مانگنی چاہیئے

ربّ جلیل کی بارگاہ میں مندرجہ ذیل طریقے سے نماز اور وظائف کے بعد دعا کیجئے انشاء اللہ ضرور قبول ہو گی۔ کیونکہ ہم جن ہستیوں کا واسطہ دے رہے ہیں ان ہی ہستیوں کے لئے خالق دو عالم نے کائنات خلق کی ہے۔ اور جب ان ہستیوں کا نام بندۂ مجبور کی زبان پر آتا ہے تو خالق حقیقی خوش ہوتا ہے اور زبان سے نکلی ہوئی دعا کو مستجاب کرتا ہے۔

طریقہ:۔ نماز اور وظائف ختم کرنے کے بعد دس مرتبہ محمد و آل محمد علیہ السلام پر درود پڑھے پھر دس مرتبہ یا ربَّ العٰلمین پھر دس مرتبہ یا ذَوالجلال والاکرام پھر دس مرتبہ یا قاضی الحاجات۔ پھر دس مرتبہ یا ارحم الرّاحمین۔ پھر دس مرتبہ یا حیُّ یا قیُّومُ پھر دس مرتبہ یا سیّدی یا اللہ۔ پھر دس مرتبہ بحق محمدؐ۔ پھر دس مرتبہ بحق علیؑ۔ پھر دس مرتبہ بحق فاطمہؑ۔ پھر دس مرتبہ بحق علی بن الحسینؑ۔ پھر دس مرتبہ بحق الحسنؑ پھر دس مرتبہ بحق الحسینؑ پھر دس مرتبہ بحق محمد بن علیؑ۔ پھر دس مرتبہ بحق جعفر بن محمدؑ۔ پھر دس مرتبہ بحق موسیٰ بن جعفرؑ۔ پھر دس مرتبہ بحق علی بن موسیٰؑ۔ پھر دس مرتبہ بحق محمد بن علیؑ۔ پھر دس مرتبہ بحق علی بن محمدؑ۔ پھر دس مرتبہ پھر دس مرتبہ بحق الحسن بن علیؑ۔ پھر دس مرتبہ بحق الحجۃؑ (الحجۃ) پھر دعا کریں۔

یہ کامیاب ترین طریقہ ہے۔ اس کے پڑھنے میں دیر تو ہو گی لیکن دعا قبول ضرور ہو گی۔

(انشاء اللہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم، کا
کامیاب عمل

مومنین کرام کے استفادہ کے لیے والد محترم محمد عسکری خان مرحوم کا بتایا ہوا عمل تحریر کر رہا ہوں۔ جو بہت فائدہ مند ہے جس سے انھوں نے اپنی زندگی میں کافی فائدہ اٹھایا تھا۔ اور اب میں اٹھا رہا ہوں۔

طریقہ عمل ہر روز تقریباً ۴۰ دن ایک جگہ مسلسل بعد نماز عشاء محمد و آل محمد علیہ السلام پر ۱۳۰ مرتبہ درود پڑھنے کے بعد سات سو ۷۸۶/۷۸۶ مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کی تلاوت کرے تنویر قلب کے ساتھ اچھے اثرات اور رزق میں فراوانی پائے گا۔ نقش کی زیارت ضرور کرے

محمدؐ و آل محمدؐ علیہم السلام پر درود کا کامیاب عمل

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔

یہ بہت ہی کامیاب اور آزمودہ عمل ہے جس کو سرکار مولانا مصطفٰی حسین صاحب جوہر والد محترم حجۃ الاسلام علامہ طالب جوہری صاحب نے مجھکو بتایا تھا

طریقہ عمل: جب کسی کو کوئی حاجت درپیش ہو تو کسی بھی وقت قربتہ الی اللہ دو رکعت نماز مثل نماز صبح پڑھ کر اس کا ثواب اُم البنینؑ والدہ حضرت عباس علیہ السلام کو ہدیہ کر کے دعا مانگے انشاءاللہ دعا قبول ہوگی اس کے ساتھ ایک منت مانے کہ بی بی میری حاجت پوری ہو جائیگی تو ۱۱ تسبیح درود کی پڑھ کر آپکی خدمت میں نذر کرونگا منت پوری ہونے پر تھوڑے سے دودھ پر جناب سکینہؑ کی نیاز دلائے پھر کہے کہ یہ جو ابھی درود کی تلاوت کی ہے اس کا ثواب امام زمانہؑ کے توسط سے جناب ام البنینؑ کی خدمت میں نذر کرتا ہوں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زمرد / پنّہ

یہ نگینہ اپنی رنگت اور چمک دمک کی وجہ سے حضرت امام حسن علیہ السلام کی سبز قبا سے منسوب کیا جاتا ہے

اس قیمتی نگینہ کو اردو اور پنجابی زبان میں پنہ فارسی میں زمرد ہندی میں مرکت اور سنسکرت میں اشم گرہ۔ عربی میں حجر الحیا اور انگریزی میں ایمرلڈ جیسے اسمائے گرامی سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس نگینہ کا مزاج سرد اور خشک ہے۔ ساتھ ساتھ بہت حیا دار ہے وعدہ خلافی کرنے والے شخص کی انگلیوں میں اگر اس نگینہ کی انگشتری ہو تو یہ نگینہ اپنا رنگ تبدیل کر لیتا ہے۔ اپنی آب و تاب۔ چمک دمک کی وجہ سے اپنا ثانی نہیں رکھتا دنیا میں تمام سبز رنگ کے پتھر اور نگینوں میں ممتاز اور اعلیٰ ہے۔ یہ نگینہ بلور کی طرح صاف شفاف اور چمکدار جو خوبصورتی۔ شان اور شوکت کے لئے پہنا جاتا ہے۔ یہ نگینہ انگشتری میں لگا دیکھنے سے نظروں کو فرحت پہنچاتا ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کا رنگ سبز تھا۔ آپ کے روضہ کی جالی کا رنگ بھی سبز ہے آپ کو "سبز گنبد والے" کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ یہ نگینہ اپنے پہننے والے کو دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھتا ہے۔ اور فتح و کامرانی عطا کرتا ہے۔ علم مبارک حضرت عباس علیہ السلام کے کپڑے کا رنگ بھی سبز ہوتا ہے

رنگت:- اس پتھر کی رنگت سبز ہے جو طوطے کے پروں کے رنگ سے مطابقت یا تازہ گھاس جو سبز رنگ کی ہوتی ہے اس سے مشابہت رکھتا ہے۔ بعض زمرد سنہری اور نیلے رنگ کے بھی ہوتے ہیں۔

کیمیائی اجزاء:۔ اس نگینہ میں مندرجہ ذیل اجزاء موجود ہوتے ہیں جنکی اجزائے ترکیبی کچھ اس طرح ہے۔

۱۔ بیریلیم ۔ ۱۴،۱ فیصد (۲) ایلومینا ۔ ۱۹ فیصد (۳) سلیکا ۹ ۔ ۶۶ فیصد (۴) کرومیم بہت معمولی مقدار ۔ کرومیم ہی ایسا مرکب ہے جسکی وجہ سے اس نگینہ کا رنگ سبز ہوتا ہے۔

ساخت ۔ (سختی ۵،۷ درجے) (وزن مخصوص ۔ ۷۰،۲ درجہ (قوت انعکاس ۵۸۰،۱ درجہ)

اقسام اس نگینہ کی بہت سی قسمیں ہیں مگر مشہور ترین چند ہیں ۔ اس کے علاوہ جوہری حضرات نے بھی الگ ۔ اس نگینہ کی چھ قسمیں بتائی ہیں۔

۱۔ ریحانی یہ گل ریحان کی طرح سبز رنگ کا ہوتا ہے ۲۔ زنجاری یہ سبری مرچ کی طرح سبز رنگ کا ہوتا ہے۔ ۳۔ صابونی یہ سفیدی مائل سبز رنگ کا ہوتا ہے ۴۔ کاہی یہ سیاہی مائل سبز رنگ کا ہوتا ہے ۵۔ دہانی یہ زردی مائل سبز رنگ کا ہوتا ہے ۶۔ سعیدی یہ پتھر مصر میں پورٹ سعید کے پاس پیدا ہوتا ہے اس لیے سعیدی کے نام سے مشہور ہے ۷۔ ذبی یہ سنہری مائل سبز رنگ کا ہوتا ہے۔

جوہری والی قسمیں: (۱) ایرانا ۲۔ مرگیا ۳۔ توڑیکا ۴۔ پیالیکا (۵) اتیا ۶۔ جہاجی۔

عیب:۔ قیمتی پتھر ہونے کی وجہ سے خریدتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھا جاتا ہے کہ اس میں دھبہ ۔ داغ ۔ شگاف اور کلغہ نہ ہونا چاہیئے۔ جوہری حضرات اس کے چھ عیب گنتے ہیں (۱) جیر یعنی شگاف ۲۔ ریکھا یعنی خط ۳۔ ابر یعنی دھوئیں کا سایہ ۴۔ گابجھا یعنی خراب آبدار ۵ یعنی قدرتی عیب جو جسکا کی صنعت سے چھپا ہوا ہو ۶۔ ڈانتا یعنی مکڑی کے جال کی طرح سطح پر داغوں کا ہونا۔ لہٰذا عمدہ بے شگاف ۔ خوشنما اور صاف گیاہی رنگ کا زمرد نہایت نادر اور قیمتی ہوتا ہے۔

شناخت: اصلی زمرد کی شناخت اسکی سختی ۔ وزن مخصوص قوت انعکاس اور بناوٹ کی رو سے کی جاتی ہے ۔ اس نگینہ کا حجم اس کے وزن کے لحاظ سے ہلکا ہوتا ہے ۔ رات اور دن میں دیکھنے میں یکساں نظر آتا ہے ۔ اس پتھر پر کسی تیزاب کا کوئی اثر نہیں ہوتا ۔ اگر ULTRA VIOLAT RAYS کے لیمپ میں اس نگینہ کو دیکھا جائے تو اس کا رنگ نہیں بدلے گا

بصورت نقلی ہونے کے یہ لال رنگ کا نظر آنے لگے گا۔ اس کی دیگر شناخت یہ ہے کہ اسکو فلٹر میں دیکھا جائے تو اصلی نگینہ رنگ نہیں بدلے گا۔ اصلی اور اچھا زمرد طوطے کے پروں کے رنگ کے مثل ہوتا ہے۔ قلم سے اصلی زمرد میں سوراخ کیا جا سکتا ہے۔ کوئی تیزاب اس پر اثر نہیں کرتا۔

طبی خواص: زمرد اگر انگشتری میں نگینہ کے طور پر پہنا جائے یا بطور دوائی کشتہ کی شکل میں استعمال کیا جائے تو یہ معدے کو استقلال دیتا ہے۔ نبض کی حرکت کو تیز کرتا ہے روح کو تقویت دیتا ہے دل دماغ کے لیے مقوی ہے۔ جذام۔ استفراغ۔ اجزائے خون۔ زہر ڈنگ۔ بے حد پیاس کی شکایات۔ جگر کی خرابی تشنج۔ صرع جیسے مرض کے لئے تریاق ہے زمرد کا کشتہ ناسور پر ملیں تو جلد اچھا ہو جاتا ہے۔ مرض کھانسی میں فائدہ بخش ہے دمہ کو دور کرتا ہے گلے میں پہننے سے عارضہ مرگی کے لئے مفید ہے۔ اگر کسی کو سانپ ڈس جائے یا زہر کھا لیا جائے تو اس کا کشتہ تریاق کا کام کرتا ہے۔ خوراک دس چاول کے برابر۔ ذیابیطس کی شکایت والوں کو یہ نگینہ پہننا چاہیئے۔ پیشاب کی زیادتی کو اعتدال پر لاتا ہے۔ مثانے کو قوی کرتا ہے۔ حکماں اس کا کشتہ جگر کو قوت دینے اور مرض ذیابیطس میں استعمال کرتے ہیں زمرد کا کشتہ تجربہ کار حکماں کے مشورہ سے استعمال کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ زہر کی بھی خاصیت رکھتا ہے جس کا غلط استعمال نقصان کا باعث بھی ہو سکتا ہے۔ اس کا سُرمہ آنکھوں کی روشنی بڑھاتا ہے۔ عورتوں کے مرض اختناق الرحم میں اکسیر ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت ہے کہ زمرد دافع عسر البول ہے پرانے زمانے میں اسکو وضع حمل میں آسانی کے لئے عورتوں کی ران پر باندھتے تھے۔ یا اس کا لاکٹ گلے میں پہنتے تھے۔ مزاج سرد اور خشک ہے اسلئے یہ طبی طور پر پتھری کو توڑتا ہے۔

سحری خواص: غم و غصہ کو اس نگینہ کی انگشتری دور کرتی ہے۔ مزاج میں خوشی۔ محبت اور وفاداری پیدا کرتا ہے انگشتری میں لگے ہوئے نگینہ کو روزانہ دیکھنے سے بصارت بڑھتی ہے۔ دشمن کے دلوں پر رعب پڑتا ہے اگر عورت پہنے تو اسے حقیقی محبت ملتی ہے مرد پہنے تو

تو بیوی کی محبت نصیب ہوتی ہے۔

امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ اس کے پہننے والے کو ڈراؤنے خواب پریشان نہیں کرتے۔ نیند میں آرام سے سوتے ہیں۔

امام موسیٰ علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ ہر مشکل کو اپنے پہننے والے سے دور کرتا ہے۔ امام حسن علیہ السلام کی سبز قبا سے بھی منسوب کیا گیا ہے۔ حضرت عباس علمدار کے علم کے کپڑے کا رنگ بھی سبز رکھا جاتا ہے۔ دوشیزہ کی پاکیزگی کی علامت ہے۔ اگر لڑکی میں پاکیزگی بسلسلہ عصمت نہ رہے تو اس میں چھید ہو جاتا ہے۔ یہ نگینہ غالب اثرات کا حامل ہے۔ دشمن کو زیر کرتا ہے اپنے پہننے والے کی ہیبت مخالفوں پر طاری کرتا ہے زمرد عفت اور عصمت کا نشان سمجھا جاتا ہے۔ زمرد کی انگشتری پہننے والے کو کھانے میں زہر دیا جائے تو فوراً ظاہر ہو جاتا ہے۔ اس کے چہرے پر پسینے کے قطرے نمودار ہو جاتے ہیں۔

زمرد پہننے والے یا کوئی آدمی کو ہاتھ سے کھو دیتا ہے تو اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ہیں۔ زمرد اپنے پہننے والے کی کسی بیماری یا برے سائے کو دور نہ کر سکے تو یہ نگینہ انگشتری میں کانپنے لگتا ہے۔ یہ نگینہ شہرت اور نام و نمود بخشتا ہے۔ اگر یہ اپنے پہننے والے کو فائدہ نہ دے تو نقصان بھی نہیں پہنچاتا ہے۔ یہ پتھر اپنے سحری خواص کی وجہ سے اگر فائدہ نہ دے تو نقصان بھی نہیں دیتا۔

تاریخی واقعہ

تاریخ سے بھی واضح ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نمرود نے آگ میں ڈالنا چاہا تو پروردگار نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کی معرفت ایک انگشتری ارسال کی تھی جو زمرد کی تھی اور اس نگینہ پر مندرجہ ذیل نقش تحریر تھے۔

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ فوضت امری الی اللہ۔ اسندت ظہری الی اللہ حسبی اللہ" حضرت ابراہیم نے انگشتری کو پہنا دیسے ہی ساری آگ آپ کے لئے گلزار بن گئی اور مصیبت سے فوراً نجات مل گئی۔

پہننے والے کو عقلمند بناتا ہے۔ مرض طاعون سے محفوظ کرتا ہے۔ زمرد کی انگشتری سیر و تفریح کے طور پر انسانی مزاج میں خوشی اور بشاشی پیدا کرتا ہے۔ جسم سے رعشہ کو ختم کرتا ہے وعدہ خلافی کرنے والے شخص کے ہاتھ میں اگر اس نگینہ کی انگشتری ہو تو یہ نگینہ اپنا رنگ تبدیل کر دیتا ہے۔ یہ نگینہ اپنے پہننے والے کے بُرے اثرات کو ختم کر دیتا ہے۔

گائے کے دودھ سے اس نگینہ کی صفائی کی جاتی ہے جو اس کے رنگ کو نکھار دیتا ہے۔ زمرد ایک ایسا پتھر ہے اگر محبوب محبوبہ تبادلہ کر کے پہنیں تو دونوں میں محبّت کا بے پناہ اضافہ ہو جاتا ہے۔

زمرد کے چند متبرک نقوش

ان نقوش کو نگینہ پر کندہ کرا کے پہنے جائیں تو باعث خیر و برکت اور خوشی پیدا کرتے ہیں۔

۱۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ

۲۔ یا علیؑ ادرکنی (۳) یا قائم آلِ محمد ادرکنی

۴۔ یا الملکُ لِلّٰہِ الواحدِ القہار (۵) محمد رسول اللہ یا لا الٰہ اللہ الحق المبین

علم جفر کی رو سے اس نگینہ پر نقش کندہ کر کے پہننے سے مقاصد میں کامیابی اور کامرانی ہوتی ہے۔

نگینہ کا انتخاب کیوں کریں۔

ثور سرطان اور حوت سے تعلق رکھنے والے افراد کے لئے یہ سُودمند ثابت ہوتا ہے مریخ اور یورینس ستارہ کے افراد اسے پہننے سے با اثر شخصیت بنجاتے ہیں معاش کی شکایات دور ہو جاتی ہے زمرد کا ستارہ مشتری ہے۔ برج قوس اور حوت ہیں۔ جن کے یہ برج ہوں انکو یہ نگینہ راس آتا ہے جن حضرات کا ستارہ مشتری اپنے زائچہ میں کمزور ہو جائے انکو زمرد پہننا چاہیئے۔

علم ہجی کی روشنی میں: جن حضرات کو اپنا برج اور ستارہ کا علم نہ ہو اور ان کے نام کے شروع

کے الفاظ د۔ دی۔ دو۔ دا۔ یو۔ ف۔ نی۔ پھے اور پا ہوں تو یہ نگینہ انکو راس آئے گا۔

یونانی حساب کی روشنی میں :۔ مئی کے مہینے میں پیدا ہونے والے حضرات کا یہ نگینہ برتھ اسٹون ہے۔

علم الاعداد کی روشنی میں :۔ جن حضرات کے نام کے اعداد یا تاریخ پیدائش کے اعداد "۳" ہوں یہ نگینہ انکو راس آئے گا۔

دنیا کے مشہور و معروف زمرد :۔ نواب رام پور کے امام باڑے میں زمرد کے بڑے بڑے کئی عدد علم مبارک نصب ہیں۔ (۲) ایک پیالہ جو ستر اانچ چوڑا تھا وہ مغل شہنشاہ شاہجہاں کے پاس تھا۔ اس پیالے پہ بہترین نقش و نگار بنے ہوئے تھے۔ یہ پیالہ آجکل لندن کے عجائب گھر میں موجود ہے ۳۔ دہلی کے لال قلعہ میں آج بھی زمرد کی پلیٹیں رکھی ہیں جس میں بادشاہ کھانا کھاتے تھے۔ اگر کھانے میں زہر ملا ہوا ہوتا تو یہ پلیٹیں ٹوٹ جاتیں۔

کواکب یعنی سیارگان کا شرف (عروج) ہبوط (زوال) علم فلکیات کی روشنی میں۔

نگینوں اور قیمتی پتھر کی دنیا سے تعلق رکھنے والوں کو شرف و ہبوط کا جاننا ضروری ہے۔ اگر ان کو شرف اور ہبوط کا علم نہ ہوگا تو وہ اس قیمتی نگینوں سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتا

علمِ فلکیات کی روشنی میں کواکب (سیارگان) کی دنیا میں "نقطہ"

شرف کے معنی بزرگی و عروج کے ہیں۔ ہر سیارہ کو مخصوص درجوں میں کسی خاص برج میں شرف (عروج) حاصل ہوتا ہے۔

شرف سعد نیک اور اچھا ہوتا ہے برجوں میں اس سیارہ کو اعلیٰ درجہ کی قوت اور عروج اس دوران نصیب ہوتا ہے۔ برج شرف میں جب وہ سیارہ اپنے نقطۂ عروج پر پہنچتا ہے تو اس کو کمال سعادت ترقی، سرفرازی، عزت حصول، جاہ و جلال اور مال و دولت حاصل ہوتی ہے۔ دیگر الفاظ میں اگر نگینہ میں اس کے متعلق ستارہ کے مطابق یعنی وقت مقررہ پر (انگشتری) میں لگا کر پہن لیا جائے تو باعث برکت ہوتا ہے اور اس انگشتری کا نگینہ راس آتا ہے۔

ماہرین علم فلکیات کے مطابق شمس (کواکب) حالت شرف میں پورے سال کے دوران ایک مرتبہ آتا ہے یہ اس کا عروج کا وقت ہوتا ہے نگینہ پہننے والے کے لئے یہ وقت بڑی خیر و برکت کا ہوتا ہے۔

(۱) قمر (کواکب) ہر ماہ شرف (عروج) پر آتا ہے۔

(۲) سیارہ عطارد اور سیارہ زہرہ بھی قمر کی طرح ہر ماہ شرف (عروج) پر آتا ہے۔

(۳) مریخ سیارہ ڈھائی سال میں ایک بار برج شرف میں آتا ہے۔

(۴) مشتری بارہ سال میں صرف ایک بار برج شرف میں آتا ہے۔

(۵) زحل ساڑھے ۲ سال میں ایک بار برج شرف میں آتا ہے۔

(۶) جو ستارہ جس برج میں شرف پاتا ہے وہ سیارہ اس ہی برج کے ساتویں گھر میں ہبوط یا زوال پذیر ہوتا ہے۔

لفظِ ہبوط کے معنیٰ زوال۔ گرنے۔ اترنے یعنی پریشانی میں گرفتار ہونے کے ہیں۔ حالت ہبوط (زوال) میں سیارہ اپنی تمام اچھی قوتیں کھو بیٹھتا ہے۔ لہٰذا جب نگینے کا اصلی حاکم سیارہ حالتِ ہبوط میں ہو تو نیا نگینہ انسان کو اپنی انگشتری میں نہیں پہننا چاہیئے۔

جدول میں کواکب (سیارگان) کے شرف (عروج) اور ہبوط

(زوال) کے خاص درجات جو آپ کی رہنمائی کے لئے کافی ہیں

کواکب (سیارہ)	بروج	درجہ	کواکب (سیارہ)	بروج	درجہ
کواکب (سیارے) کے شرف (عروج) کا وقت			کواکب (سیارے) کے ہبوط (زوال) کا وقت		
شمس	حمل	۱۹	شمس	میزان	۱۹
قمر	ثور	۳	قمر	عقرب	۳
مریخ	جدی	۲۸	مریخ	سرطان	۲۸
عطارد	سنبلہ	۲۵	عطارد	حوت	۲۵
مشتری	سرطان	۱۵	مشتری	جدی	۱۵
زہرہ	حوت	۲۷	زہرہ	سنبلہ	۲۷
زحل	میزان	۲۱	زحل	حمل	۲۱

موتی

تعریف: سمندر کی تہوں میں صدف (سیپیوں) کے اندر بننے والا جسے دوسرے پتھروں کی طرح تراشا نہیں جا سکتا بلکہ قدرتی تراش خراش اور بے داغ اور چمکدار ہوتا ہے اسے پالش بھی نہیں کیا جاتا۔ حجم میں دال کے دانے سے لے کر چڑیا کے انڈے کے برابر اس نگینہ کو مروارید، سنسکرت اور ہندی میں موکتا۔ انگریزی میں پرل۔ عربی میں لؤلؤ اور اردو میں موتی کہتے ہیں۔ موتی سے متعلق ایک حکایت یہ بھی ہے کہ ابر نسیاں (بارش کا قطرہ) صرف اپنے اندر سمو کر سمندر کی تہ میں بیٹھ جاتی ہے اور بعد میں یہی قطرہ یا قطرے موتی بن جاتے ہیں۔ یہ ایک بے ضرر نگینہ ہے۔ زائچہ کے مطابق نہ بھی ہو تو نقصان نہیں پہنچاتا۔

کیمیائی اجزاء: کروم، میگنسائٹ، کیلشیم، کاربونیٹ اور سیلیکا۔

اقسام: موتی بے شمار رنگوں میں پایا جاتا ہے سب سے زیادہ چمکدار موتی کو درِ شہوار کہتے ہیں۔ گلابی رنگ کا موتی بڑا قیمتی اور نایاب ہوتا ہے۔ موتی کی قیمت اس کی چمک دمک سے ہوتی ہے۔ بعض موتی ایسے بھی ہوتے ہیں جو اپنی قدرتی تراش خراش اور چمک دمک میں ہیروں کو بھی ماند کر دیتے ہیں۔ ایسے موتیوں کی قیمت ہیرے سے بھی زیادہ ہوتی ہے جوہر شناسوں نے موتی کو کئی قسموں میں تقسیم کیا ہے جو کہ درج ذیل ہیں۔ کچھ موتی تو اپنی رنگت کی وجہ سے پہچانے جاتے ہیں مثلاً

سرمئی موتی۔ دودھیا موتی۔ سبز موتی۔ گلابی موتی۔ زردی مائل موتی اور کچھ موتی اپنے علاقوں کی مناسبت سے مشہور ہیں۔ مثلاً

(بحرینیہ موتی ؛ اس کے علاوہ (بحرین کے سمندروں سے)، ہرمزیہ (ہرمز سے)، عمانی (عمان سے) اس کے علاوہ موتیوں کی اقسام اس طرح ہے۔

۱۔ بام کھاری : سبزی مائل رنگت

۲۔ میانی : گہرا سیاہی مائل

۳۔ چوناکھاری : سرخی مائل۔

۴۔ کاسیل : سفید رنگت۔

۵۔ سنگی : زردی مائل

۶۔ ٹنگھڑی : نیلی رنگت

۷۔ صراحی دار : صراحی کی شکل والا

۸۔ بیضوی : انڈے کی شکل والا

۹۔ موتی چور یا لوربی : دال کے دانے کے برابر موتی

۱۰۔ گپا : زرد رنگ

۱۱۔ پتھرین : سلیٹی رنگ

موتی چونکہ قدرتی تراشا ہوا ہوتا ہے اسلئے ساخت کے لحاظ سے اسکی دو قسمیں ہیں

۱۔ ناسفتہ : وہ موتی جس میں کوئی سوراخ نہ ہو اور نہ چھدا ہوا ہو۔

۲۔ جو چھدے (یا) وڈ : وہ موتی جو سوراخ والا ہو اور نہ ہی چھدا ہوا ہو۔

اس کے علاوہ بھی موتیوں کی کچھ پہچان ہیں جنکے نام جوہر شناسوں نے کچھ یوں رکھے ہیں۔

۱۔ کمودیہ : بڑے حجم کا موتی

۲۔ کرانک : بہت زیادہ چمکدار

۳۔ گھڑت : بغیر چمک کا موتی

۴۔ بہدیا : چھوٹے سوراخ والا موتی

۵۔ پھڑکون : چھوٹے بڑے سوراخ والا موتی

۶۔ گورج : جس موتی کے اوپر سوراخ ہو۔

۷۔ سورج : جس موتی کے نیچے سوراخ ہو۔

شناخت : موتی ہائیڈرو کلورک ایسڈ میں حل ہو جاتا ہے۔ سمندری پانی سے صاف کرنے سے اس کا سوراخ بڑا ہو جاتا ہے۔ بدبو۔ دھواں، چربی اور پسینے سے اس کی رنگت تبدیل ہو جاتی ہے۔

خصوصیات : نیکی اور پارسائی کی طرف مائل کرتا ہے ذہنی پریشانی کا خاتمہ کرتا ہے۔ رزمان پرور ہے برے اور ڈراؤنے خوابوں سے بچاتا ہے۔ ازدواجی زندگی کی خوشحالی اور کامیابی کا ضامن ہے۔ حسن کی افزائش بڑھاتا ہے۔ جمالیاتی ذوق کو تسکین پہنچاتا ہے نرم بلا ہے۔

طبی خصوصیات : سقاد حمل سے بچاتا ہے۔ خونی قے۔ خونی دست، صفرا اور اسہال میں مفید ہے۔ بواسیر، جگر کے امراض کو آرام پہنچاتا ہے۔ تازہ اور صاف خون پیدا کرتا ہے دوران خون کو درست کرتا ہے۔ سیلان الرحم۔ جریان خون کے لئے اکسیر ہے۔ جریان اور احتلام کو روکتا ہے کیلشیم کی کمی کو پورا کرتا ہے۔ اس کا سرمہ بینائی کو تیز کرتا ہے۔

۱۔ قرآن کریم میں موتی اور مرجان کو خداوند کریم نے اپنی خاص نعمت قرار دیا ہے۔

۲۔ موتی کا ہار اور مرجان کی انگشتری پہننے والی لڑکیوں کی جلد شادی ہوتی ہے۔

۳۔ جس طرح بچہ شکم مادر میں پرورش پاتا ہے بالکل اسی طرح صدف کے اندر موتی پرورش پاتا ہے غم حسینؑ میں آنکھوں سے گرنے والے آنسو قیامت میں موتی بن جائیں گے۔

(۵) فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا گھر جنت میں موتیوں کا ہوگا۔ (صحیح بخاری)

(۶) اصلی موتی جادو ٹونا اور ناپاک خیالات سے انسان کو بچاتا ہے۔

۷۔ میاں بیوی میں اگر جھگڑا ہوتا ہو تو عورت کو موتی کی انگشتری استعمال کرنے سے مزاج میں محبت اور خوشی جنم لیتی ہے۔

موتی کا کشتہ (کشتہ مروارید) ۴۰ دن سے کم عمر کے بچے کو کھلانے سے خسرہ اور چیچک سے ہمیشہ کے لئے نجات مل جاتی ہے۔ یہ کشتہ اعضائے رئیسہ کی بیماریوں اور کمزوریوں پر غالب آتا ہے مقوی دل و دماغ و معدہ اور جگر ہے۔

موافق ستارہ قمر از ائچہ پیدائش میں کمزور اشخاص کے لئے راس ہے۔

برج سرطان: نام کے ابتدائی حروف: ڈا۔ ڈی۔ دو ح۔ ہو۔ ہی

خوش قسمتی کا عدد: نام یا تاریخ پیدائش کی رو سے ۲ یا ۷ ہو تو راس ہے۔

برتھ سٹون: ماہ جون اور جولائی میں پیدا ہونے والوں کا برتھ سٹون ہے۔

برج سرطان کا تعارف:

علامتی نشان : کیکڑا

حاکم سیارہ : قمر

عنصر : آگ

خوش قسمتی کا عدد ۲ اور ۷

موافق رنگ : سبز اور زرد

بیماریاں: نظام ہضم اور معدہ کی بیماریاں گیس اور سانس کی بیماریاں۔ جلدی بیماریاں گردہ اور گھٹنوں کے درد۔

دوست بہترین: عقرب اور حوت

بہتر: ثور۔ جوزا۔ اسد۔ سنبلہ

غیر یقینی ۔ میزان ۔ حمل ۔ جدی
غیر جانبدار : قوس دلو

موزوں پیشے : طب ۔ مصوری ۔ فنون لطیفہ ۔ سیاحت اور تجارت ۔ درس وتدریس
تاریخ دان ۔ نوادرات ۔ سماجی بہبود اور آثار قدیمہ

تاریخی پس منظر : شہنشاہ ایران کے تخت طاؤس میں تیس ہزار کے قریب بیچے اور نایاب موتی جڑے ہوئے تھے ۔

۲ ۔ ۴۰ قیراط کا ایک موتی شہنشاہ فرانس کنگ لوئی کے پاس تھا موتی کا نام لاری جنٹ تھا بعد میں سپین کے بادشاہ فلپ دوئم کے ہاتھ لگا یہ موتی آگ میں جل کر ضائع ہو گیا

۳ ۔ مغل تاجدار شاہ جہاں کی تسبیح بیچے موتیوں کی تھی ۔

۴ ۔ ۲۷ قیراط وزن کا موتی جس کا نام لا رینی تھا ۔ شاہ فرانس کے تاج کا نمایاں موتی تھا لیکن یہ موتی چرا لیا گیا اور کوئی سراغ نہ مل سکا ۔

موتی سیلون ۔ جاپان ۔ سویڈن ۔ فن لینڈ ۔ جاوا سماٹرا ۔ امریکہ ۔ آسٹریلیا ۔ بورنیو اور نہر پانامہ سے نکالے جاتے ہیں ۔ عمان بحرین کے سمندروں اور ابنائے باسفورس سے نکالے جاتے ہیں ۔ باسفورس سے نکالے جانے والے موتی سب سے اچھے ہوتے ہیں ۔ بھارت کے خلیج بنگال میں بھی موتی وافر مقدار میں پائے جاتے ہیں ۔

نواب واجد علی شاہ جان عالم تاجدار اودھ کے دور میں موتی کا چونا پان میں استعمال کیا جاتا تھا ۔

ماسکو کے عجائب گھر میں پلگرینہ نامی موتی دنیا کے بہترین موتیوں میں شمار ہوتا تھا اس کا وزن ۲۸ قیراط ہے ۔

تبرکات انبیاء

حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتری جو امام زمانہ علیہ السلام کے پاس ہے

حضرت امام مہدی حجت خدا علیہ السلام کا جب ظہور ہوگا تو آپ کے پاس بالعموم تمام انبیاء علیہم السلام کے اور بالخصوص حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایسے تبرکات ہوں گے جنکی نہ کوئی قیمت لگائی جا سکتی ہے اور نہ ہی ان کا کوئی بدل اس دنیا میں ہو سکتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ وہ کون سے تبرکات ہوں گے۔ ان تبرکات سے مراد وہ جائیداد اور مال نہیں جو دنیا سے جانے والے اپنے وارثوں کے لئے چھوڑ جاتے ہیں بلکہ یہ وہ مخصوص اشیاء اور نعمتیں ہیں جو ہر نبی بالخصوص اپنے وصی کے لئے چھوڑ کر اس دنیا سے جاتا ہے۔

چنانچہ سابقہ انبیاء کے تبرکات۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچے اور نبی اکرم کے بعد یہ میراث آپ کے اوصیاء کے پاس منتقل ہوتے رہے جو امیر المومنین حضرت علی ابن طالب علیہ السلام سے حضرت قائم آل محمد امام مہدی علیہ السلام تک پہنچے ہیں۔

ان تبرکاب کی وجہ سے ہمارے امام زمانہ حضرت امام مہدی علیہ السلام ببانگ دہل یہ اعلان کریں گے کہ میں ہی اصلی انبیاء علیہم السلام کا وارث ہوں۔ اگر میرے علاوہ کوئی اور مدعی ہے تو وہ انبیاء علیہم السلام ان مخصوص تبرکات میں سے کوئی ایک ہی پیش کر کے دکھائے۔

۱۔ غیبت نعمانی کے مطابق حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ قائم آل محمد علیہم السلام کے پاس پرچم نبی اکرم۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتری اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا عصا اور پتھر ہوگا۔

۲۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جنگ بدر میں حضرت جبرئیل

علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پرچم لے کر آئے۔ جسے سرکار رسالت مآب نے کھولا۔ پھر لپیٹ کر حضرت علی علیہ السلام کے حوالے کر دیا۔ امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے اس پرچم کو جنگ جمل میں کھول کر لہرایا۔ پھر لپیٹا جو آج بھی ہمارے پاس ہے اور تاقیام قائم علیہ السلام یوں ہی رہے گا۔ جس کو حضرت قائم آل محمد علیہ السلام وقت ظہور لہرائیں گے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتری کی خاصیت یہ تھی کہ جب آپ اس کو اپنے دست مبارک میں پہنتے تھے تو ہر چیز آپ کے لئے مسخر ہو جاتی تھی۔ جہاں تک عصاء موسیٰ اور پتھر کا تعلق ہے تو ان دونوں چیزوں کا تذکرہ قرآن میں موجود ہے۔ عصائے موسیٰ جنت کے درخت آس کی شاخ ہے جو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپ کو مدین میں داخل ہوتے وقت عطا کی تھی۔ پتھر ایک قسم کا پتھر ہی ہے لیکن جب اس پر عصائے موسیٰ سے ضرب لگائی جاتی تھی تو اس وقت زمین سے میٹھے پانی کے چشمے پھوٹنے لگتے تھے۔

۴۔ غیبت نعمانی کے سلسلہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے یعقوب ابن شعیب سے فرمایا کیا میں تجھے قائم آل محمد علیہم السلام کی وہ قمیص دکھاؤں جس کو آپ ظہور کے وقت پہنے ہوں گے۔ یعقوب نے عرض کی مولا ضرور دکھلایئے۔ سرکار نے ایک چھوٹا سا صندوقچہ منگوایا۔ اسے کھولا۔ اس میں سے ایک کھدر نما موٹے کپڑے کی قمیص اٹھائی جس کی دائیں آستین پر خون کے دھبے لگے تھے۔ امام نے ارشاد فرمایا یہ وہ قمیص ہے جس کو جنگ احد میں سرکار رسالت مآب نے زیب تن کیا تھا۔ آپ کے دندان مبارک اس جنگ میں شہید ہوئے تھے۔ یہ خون اس کی نشانی ہے۔ ہمارے قائم علیہ السلام کے جسم پر بوقت ظہور یہی قمیص ہوگی یعقوب کہتا ہے کہ میں نے اس قمیص کو بوسہ دیا۔ خون کے دھبہ کو آنکھوں سے لگایا۔

۴۔ اکمال الدین کے ارشاد کے مطابق امام جعفر صادق علیہ السلام سے مفضل نے پوچھا تم کو معلوم ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیض کیسی تھی۔ مفضل نے عرض کی مولا مجھکو نہیں معلوم۔ امام علیہ السلام نے فرمایا۔ جب نمرود نے آگ جلائی تھی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا جانے والا تھا۔ اس وقت جبرئیل علیہ السلام وہ قمیض لائے تھے جسے آپ نے پہن لیا تھا جس کے نتیجے میں آپ کو اس وقت کی آگ نے کوئی نقصان دیا اور نہ ہی بعد میں شدت کی سردی آپ کو متاثر کر سکی جب آپ کا وقت وفات قریب آیا تو آپ نے اس قمیض کو کو لبطور تعویذ جناب اسحٰق علیہ السلام کے بازو پر باندھ دی تھی۔ جناب اسحٰق نے دم آخر حضرت یعقوبؑ کے بازو پر باندھ دیا اور حضرت یعقوبؑ نے جناب یوسف علیہ السلام کے بازو پر ولادت کے بعد باندھ دیا۔ مفضل نے پھر مزید عرض کیا۔ حضور اب وہ قمیض کس کے پاس ہے۔

امام نے ارشاد فرمایا جو اس کے اہل ہیں انہی کے پاس محفوظ ہے جو بعد میں قائم آلِ محمد علیہم السلام کے پاس ہوگی۔ اس بات کا یقین رکھنا کہ جو کچھ تبرکات انبیاء ما سلف کے پاس تھے وہ سب کچھ ہم آل محمدؐ کے پاس آج بھی موجود ہیں۔

۵۔ غیبت نعمانی کے متعلق حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مزید ارشاد فرمایا کہ حجۃ خدا حضرت قائم آل محمد علیہ السلام کے جسم پر بہ وقتِ ظہور یہی قمیض جو نبی اکرم نے جنگ احد میں زیب تن کر رکھی تھی وہ ہوگی۔ اس کے ساتھ ساتھ سحاب نامی عمامہ سرکار رسالتمآب کی زرہ اور تلوار بھی ہوگی۔

۶۔ اکمال الدین کی روایت کے مطابق حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ عصائے موسیٰ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس تھا۔ پھر جناب شعیبؑ کے پاس آیا پھر جناب موسیٰ کو پھر سر در

انبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے ہم تک پہنچا جو آج بھی ہمارے پاس محفوظ ہے اور اسی طرح سرسبز ہے جس طرح روز اول اسے درخت سے کاٹا گیا تھا۔ اگر اسے بلوایا جائے تو گویا ملتا ہے یہ عصا ہمارے قائم کے پاس ہوگا آپ بھی اس سے وہی کام لیں گے جو حضرت موسیٰ ابن عمران لیا کرتے تھے

(بحوالہ کتاب الامام المہدی صفحہ ۴۶۵ تا ۴۶۷، ۴۶

از سید محمد کاظم القزوینی ناشر ولی العصر ٹرسٹ لاہور)

مرجان / مونگا

مرجان سمندری پودے ایلگی کی ایک قسم ہے جس کو ایک سمندری جانور ۹ سے ۹۰۰ فٹ گہرائی میں بناتا ہے۔ اس جانور کا خول پتھر کی طرح سخت ہوتا ہے

اس پتھر کا اردو میں نام مونگا، انگریزی میں کارل عربی اور فارسی میں مرجان سنسکرت میں پروال پنجابی میں موگا ہے۔

پہچان: گوبر کی آگ میں راکھ ہو جاتا ہے۔ یہ راکھ کشتہ کے طور پر استعمال کی جاتی ہے اس کے علاوہ یہ نمک کے تیزاب میں تحلیل ہو جاتا ہے چند قطرے تیزاب کے ڈالنے سے جھاگ سی اٹھنے لگتی ہے۔ یہ واحد نگینہ ہے جو نقلی تیار نہیں ہو سکتا

کیمیاوی مرکب اور رنگ: سلیکا۔ آئرن اکسائیڈ۔ کیلشیم کاربونیٹ۔ کروم۔ میکا۔ پائرائٹ جیسے کیمیاوی اجزا کا حامل ہے۔ گلابی۔ سرخ سفید زرد اور عنابی۔ لیکن ہندوستان میں کالے رنگ کا خوشنما چمکدار مرجان بھی پایا جاتا ہے لال رنگ کا مرجان جس کی مشابہت بیل کے تازہ خون سے ملتی ہو اعلیٰ اور قیمتی پتھروں میں شمار ہوتا ہے۔ عام طور پر اس کا ایک ہی رنگ ہوتا ہے۔

اس کا مزہ پھیکا مزاج سرد وخشک ہے۔

یہ پتھر پہننے والے کو تازگی بخشتا ہے فقرا اور درویش لوگ بہت زیادہ پہنتے ہیں۔ یہ اپنے پہننے والے کو سادگی اور بندگی کی طرف راغب کرتاہے شیطانی رجحانات سے دور رکھتا ہے۔ اس پتھر میں چمک اچھی اور دیرپا ہوتی ہے اسکی قیمت زیادہ نہیں ہے اس کی خریداری ہر شخص کی بساط ہے۔

طبی خواص:- لقوہ مرگی اور فالج کا علاج ہے۔ اعضائے رئیسہ۔ مقوی معدہ وجگر اور اختلاج قلب کے لئے اکسیر ہے۔ دائمی نزلہ و زکام کو روکتا ہے جریان خون کو روکتا ہے۔ حاملہ عورت کے گلے میں ڈالنے سے اسقاطِ حمل ہونیسے بچتی ہے۔ آتشک سوزاک اور پیٹ کے السر کے لئے مفید ہے۔ زہر کا تریاق ہے آنکھوں کی تمام بیماریوں کا شافعی علاج ہے۔ عورتوں کی بیماریوں کا بھی شافعی علاج ہے۔ خصوصاً اٹھرہ اور بانجھ پن کے لئے بہت مفید ہے۔ ہاتھ پاؤں کی جلن اور خون کی تیزابیت کو دور کرتا ہے۔

امراض مثانہ کے لئے مفید ہے۔ بڑھتی ہوئی تلی کے لئے بھی مفید ہے۔ خونی پیچش کے لئے فائدہ مند۔ شکم پر باندھنے سے پیٹ کی تمام بیماریاں دور ہوتی ہیں۔ مرگی والے مریض کو پہنانے سے مرض مرگی دور ہوتا ہے۔ سیلان الرحم یعنی لیکوریا کا تیر بہدف علاج ہے خونی بواسیر والے مریضوں کے لئے اس کا استعمال فائدہ دیتاہے۔ دماغ کو قوت بخشتاہے۔ حافظہ کی کمزوری اور درد سر کا علاج ہے۔ بچے کے پیدا ہوتے ہی اسکے ماں کے دودھ میں کشتہ مرجان گھول کر پلادیا جائے تا عمر صرع کی بیماری نہ ہوگی اور کسی اعضا میں درد نہ ہوگا اس کا سرمہ درد جلن سرخی اور آشوب چشم کا علاج ہے۔ مرض گٹھیا کو بھی اس کا علاج دفع کرتاہے۔ خون کے نکلنے کی

جگہ پر اس کا سفوف چھڑکنے سے خون کا بہنا رک جاتا ہے۔ وبائی امراض کے زمانے میں اس کا رنگ قدرے تبدیل ہو جاتا ہے۔

سحری خواص:۔ اس پتھر کا تذکرہ قرآن کریم میں بھی ہے جس کی وجہ سے اس پتھر کی تسبیحیاں استعمال ہوتی آرہی ہیں

لڑکی کو اس کا لاکٹ اور ہاتھ میں انگشتری پہنانے سے شادی جلدی ہو جاتی ہے۔ اس کی انگشتری تنگدستی دور کرتی ہے۔ خوشحالی لاتا ہے بچوں کے گلے میں ڈالنے سے جادو۔ ٹونہ۔ سحر۔ رونا۔ نظر بد اور ڈراؤنے خواب سے نجات ملتی ہے۔ سادھو اور جوگیوں کا کہنا ہے اس پتھر کے سات عدد گلے میں ڈالنے سے انسان تمام سفلی عملیات سے محفوظ رہتا ہے۔ عزم کو بڑھاتا ہے مستقل مزاج بناتا ہے۔ خود اعتمادی پیدا کرتا ہے۔ یہ پتھر بیماری کی نشاندہی کرتا ہے۔ اس لئے ہیں حجر المقیاس INDICATIVE STONE کہتے ہیں اس کو پہننے والا اگر بیمار ہو جائے تو رنگت بدل دیتا ہے۔ صحتیاب ہو جانے پر دوبارہ اصلی رنگت پر آجاتا ہے۔ یہ نگینہ فضول خرچی سے بچاتا ہے۔ کفایت شعاری سکھاتا ہے بے صبری اور خود پسندی سے بھی نجات دلاتا ہے۔ حقیقی آزادی کی طرف انسان کو راغب کرتا ہے

موافق نگینہ:۔ اس پتھر کا ستارہ مریخ ہے۔ اگر یہ ستارہ کسی بھی پیدائش کے شمسی ڈھانچہ میں کمزور ہو تو یہ اس کو راس آئے گا۔ جب مریخ رخصت میں ہو تو اس کے مضر اثرات سے محفوظ رکھتا ہے۔ اس کو سرطان۔ اسد۔ دلو اور حوت سے تعلق رکھنے والے حضرات بھی بہت فائدہ اٹھا سکتے ہیں کیونکہ ان سب کی کامیابی کا ستارہ مریخ ہے مزید براں یہ پتھر مریخ کے نحس اثرات کو دور کرنے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔

اگر اس پتھر کو حمل اور عقرب سے منسوب لوگ پہنیں تو یہ انکو بھی راس آئے گا۔ اگر

کسی شخص کو اپنے برُج کا پتہ نہ ہو اور اس کا نام ج۔ ل۔ ع۔ ان اور ی سے شروع ہو تو یہ ان کے لئے بھی مفید ثابت ہو گا۔

علم الاعداد کی روشنی میں: علم الاعداد کے لحاظ سے کسی شخص کے نام کے اعداد یا تاریخ پیدائش کے اعداد مجموعہ (۹) ہو تو یہ نگینہ اس کو راس آئے گا۔ یہ اس کا برتھ اسٹون ہے۔

یونانی حساب کی روشنی میں: ۲۰ مارچ سے ۲۰ اپریل تک پیدا ہونے والوں کا بھی برتھ اسٹون ہے۔

تاریخی پس منظر: ماہر فلکیات عملیات کے ذریعہ اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں ویسے یہ ایک بے ضرر پتھر ہے راس نہ آنے کی صورت میں اگر فائدہ نہ پہنچائے تو کوئی نقصان بھی نہیں کرتا۔ اس سے بنی ہوئی دوائیاں بھی اگر فائدہ نہ دیں تو کوئی نقصان نہیں کرتیں نہ تندرست لوگ بھی اسکی بنی ہوئی دواؤں سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں

اس پتھر / نگینہ کے متعلق بہت سی حکایتیں مشہور ہیں جیسے (۱) بتیال میں جو بیل زمین کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہیں ان کے سینگ دم اور آنکھیں مرجان کی ہیں۔

(۲) رومی اور یونانی جہاز راں حادثات سے بچنے کے لئے جہازوں کے بادبانوں اس نگینہ کو باندھتے ہیں

(۳) وینس مشہور فرانسیسی مجسمہ کی آنکھیں مرجان کی ہیں۔ زیورس دیوتا کا تاج مرجان کا ہے

اٹلی کے ساحل۔ الجزائر۔ تیونس سسلی۔ مسقط اور کویت کے سمندر کے قریب بکثرت پایا جاتا ہے

اوپل

اس قیمتی پتھر کو اردو میں دودھیا۔ سنسکرت میں لوپالا عربی میں حجر الابیض

اور انگریزی زبان میں اوپل OPAL کے نام سے جانتے ہیں یعنی مغنی قیمتی پتھر کے ہیں۔ کسی زمانے میں اسکی قیمت ہیرے سے بھی زیادہ تھی یہ قیمتی نگینہ اپنے پہننے والے کے لئے خوش قسمتی اور خوش بختی لاتا ہے نیلم کی طرح یہ جلالی بھی ہے اگر راس نہ آئے تو بہت نحس ثابت ہوتا ہے۔ راس نہ آنے پر اپنے پہننے والے کو ہلاک کر سکتے ہیں فرش سے عرش تک پہنچا دیتا ہے۔ یہانتک کہ یہ نگینہ راس نہ آنے کی صورت میں سنگسار کرا دیتا ہے اور سولی تک چڑھا دیتا ہے

رنگت:- یہ سفید رنگ کا دودھیا نگینہ ہے اس میں مختلف خوبصورت رنگ کے معمولی نشانات اور ستاروں کی طرح گہری چمک دکھائی دیتی ہے اس میں قوس وقزح کے تمام رنگ موجود ہیں۔ مثلاً سفید۔ مٹیالہ۔ نارنجی زرد۔ سبز دودھیا۔ گلابی نیلا اور کالا۔

کیمیاوی اجزاء:- کیلشیم۔ مینگیشیا۔ ایلومونیا۔ ٹے ٹینم اوکسائڈ اور پانی اس کے کیمیادی اجزاء ہیں۔

اقسام:-
۱۔ آتشی اوپل۔ اسکی رنگت آتشی ہوتی ہے سب سے زیادہ مقبول ہوتا ہے۔
۲۔ وڈ اوپل۔ اس پتھر کا رنگ لکڑی کے بُرادے کی طرح ہوتا ہے
۳۔ سیاہ اوپل۔ اس کا رنگ کالا ہوتا ہے۔ یہ بہت نایاب اور کافی قیمتی نگینہ ہے۔
۴۔ عام اوپل۔ یہ دودھیا رنگ کا مشہور نگینہ ہے جو اپنے سحری خواص کی وجہ سے مشہور رہے
۵۔ جسپار اوپل۔ اس کا رنگ زردی مائل سفید ہوتا ہے۔
۶۔ عقیق نما اوپل۔ اس کا رنگ سُرخ عقیق کے رنگ یعنی گیرو کے رنگ سے ملتا ہے۔
۷۔ ریزن اوپل۔ اس کا رنگ موتیا یا شہد کی طرح ہوتا ہے۔

۸۔ ہالائٹ اوپل۔ یہ بلوری رنگ کا ہوتا ہے۔

۹۔ مینی لائٹ اوپل۔ یہ بے آب سیاہ رنگت کا ہوتا ہے۔

۱۰۔ گرسل اوپل۔ یہ سبزی مائل رنگت کا ہوتا ہے جو پاکستان میں بہت ملتا ہے۔

۱۱۔ کیچولانج اوپل:۔ یہ نیلے رنگ کا ہوتا ہے۔

شناخت:۔

یہ اپنے حجم کے لحاظ سے وزن میں ہلکا ہوتا ہے اس پر کسی تیزاب کا اثر نہیں ہوتا لیکن سوڈیم میں تحلیل ہو جاتا ہے۔

طبی خواص:۔ آنکھوں کی جملہ بیماریوں کے لئے اکسیر ہے۔ معدہ کے نظام ہضم کو درست کرتا ہے۔ معدہ کی سوزش اور ورم کو ٹھیک کرتا ہے۔ جوع القلب۔ جوع البقر۔ قولنج ریاحی۔ ضعفِ جگر کے لئے مفید ہے درد حیض قلب حیض کو ختم کرتا ہے۔ اعصاب کو درست کرتا ہے لذتِ جماع میں اضافہ کرتا ہے

سحری خواص:۔ اس کو پہننے والے لوگ ناکامیوں سے نہیں گھبراتے۔ خاموشی سے اپنے مقصد کے حصول کے لئے سرگرم عمل رہتے ہیں۔ ہر قدم سوچ سمجھ کر اٹھاتے ہیں۔ محتاط طرز عمل کے حامل ہوتے ہیں اپنے مخالفوں سے نبٹنا خوب جانتے ہیں۔ طبیعت میں سادگی پیدا کرتا ہے۔ تجارت کی طرف رجحان پیدا کرتا ہے۔ محبت کرنے والے کے لئے کامیابی اور خوش بختی کا باعث بنتا ہے۔ ہر شعبہ میں اعلیٰ منصب حاصل کرتا ہے۔ اس کا پہننے والا دوستوں کا دوست ہوتا ہے۔ ازدواجی زندگی کو پُر مسرت اور کامیاب بناتا ہے۔

سیاہ اوپل منحوس ہوتا ہے اس کو سوچ سمجھ کر پہننا چاہیئے۔ نیلا اوپل نئی روشنی محبت اور خوشی لاتا ہے۔ سُرخ اور گلابی رنگوں والے قوت صحت جرات اور زندہ دلی کی صفات دیتے ہیں۔

نوٹ

اوپل خریدتے وقت اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ اسے سیکنڈ ہینڈ کبھی نہ خریدنا چاہیئے۔ کیونکہ اس کے اندر حامل کی جذب ہوتی ہے۔ اگر خریدنا ہے تو اس کے اصل مالک سے خریدو۔ ایسا نہ ہو کہ غلط آدمی کا پہنا ہوا خرید لو۔ بس یہی وجہ بدقسمتی کی ہوتی ہے یہ ایسا پتھر ہے جو بہت جلدی خوش قسمتی و بدقسمتی کا باعث بن جاتا ہے۔ مختلف رنگوں کی وجہ سے یہ متنوعی نہیں بنایا جاسکتا۔

موافق نگینہ :۔ اس پتھر کا ستارہ قمر ہے۔ جن حضرات کا یہ ستارہ پیدائش کے زائچہ میں کم قوت والا ہو یہ نگینہ اوپل انکو راس آئے گا۔

اس کا بُرج سرطان ہے۔

جن حضرات کے نام کا پہلا حرف ابجی کے لحاظ سے۔ ہی۔ ح۔ ڈا۔ ڈی اور ڈو ہوں ان کو یہ نگینہ بہت فائدہ دے گا۔

یونانی علم کی روشنی میں :۔ جون میں پیدا ہونے والے حضرات کا یہ برتھ اسٹون ہے اس قسم کے حضرات اپنے خلوص سے بہت نقصان اٹھاتے ہیں۔ جو یہ نگینہ دور کرتا ہے۔ پریشانی کا سدباب ہوتا ہے۔

علم الاعداد کی روشنی میں جن حضرات کے نام کے یا تاریخ پیدائش کے اعداد ۲ یا ۷ ہوں پتھر ان کو موافق آئے گا۔ علم جفر کے لحاظ

سے اس نگینہ پر عملیات کے ذریعہ فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

یہ پتھر زیادہ سخت نہیں ہے۔ اس پر خراش پڑ سکتی ہے۔ اس نگینہ کو پانی کی بڑی طلب ہوتی ہے۔ لہٰذا اس کو پانی میں ڈالا جاتا ہے تاکہ گرمی کی وجہ سے اس کا پانی خشک نہ ہو اور چٹخ نہ جائے۔ اسلئے اس نگینہ کو کبھی کبھی پانی میں دھو لینا چاہیئے۔

اس کے پہننے والے حضرات پہننے سے پہلے امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کی نیاز ضرور دے لیں اور زکوٰۃ بھی فوراً نکال دیں یہ بہت فائدہ دے گا۔

لہسنیا

کیٹس آئی

اس نگینہ کو عربی میں عین الہر، اردو اور پنجابی میں لہسنیا ہندی میں ددوریا فارسی میں گربہ چشم۔ انگریزی میں کیٹس آئی سنسکرت میں کینیوزن کہا جاتا ہے۔ اس نگینہ کی بناوٹ بلی کی آنکھوں جیسی ہوتی ہے۔ اس کے اندر سفید دھاریاں ہوتی ہیں۔ شاذونادر یہ دھاریاں سفید ہی ہوتی ہیں۔ اگر ان دھاریوں کو سورج کی روشنی میں دیکھا جائے تو بہت چمکدار نظر آتی ہیں۔ یہ نگینہ اپنی خوشنمائی کی وجہ سے بہت مشہور اور لوگوں میں ہر دلعزیز ہے۔ اس کا سرخ رنگ اور اس پر چمکیلی دھاری ادھر ادھر لہریں مارتی ہوئی نہایت دلکش دکھائی دیتی ہیں۔ گویا ایک بیقرار بھوت اس میں مقید ہے اس خیال پر لوگوں کو وہم ہے کہ لہسنیا میں جنات رہتے ہیں۔

رنگت: اس پتھر کا رنگ سرخ۔ زرد۔ بھورا۔ سبز۔ سفید اور سیاہ ہوتا ہے۔ لیکن گلابی یا زردی کی آمیزش ان میں شامل ہوتی ہے۔

کیمیاوی مرکب: میکا سیلیکون۔ فاسفورس۔ سلیکا آکسیجن جیسے کیمیاوی اجزا رپائے جاتے ہیں۔ اگر مٹی کے برتن میں اسے ڈال کر عقیق کی طرح آگ دیں تو یہ چمکدار ہو جاتا ہے۔

اقسام: جوہری حضرات اسے مندرجہ ذیل اقسام میں لکھتے ہیں۔

۱۔ کنگ کھیت۔ یہ بلی کی آنکھ کی طرح چمکدار ہوتا ہے۔

۲۔ دودم کھیت۔ یہ دودھیا رنگ کا پتھر ہے۔

۳۔ شیام کھیت یہ سیاہی مائل ہوتا ہے۔

۴۔ گیبو کھیت، یہ زردی مائل ہوتا ہے۔

۵۔ کلکتہ کھیت۔ یہ کلکتہ شہر کے نزدیک کانوں سے نکالا جاتا ہے۔

۶۔ نارٹیا۔ یہ بے دھاری ہوتا ہے۔

اہل فارس اس کی تین اقسام بیان کرتے ہیں۔

(۱) لہنیا۔ یہ گول ہوتا ہے اس کا رنگ اوپر اور نیچے سے مختلف ہوتا ہے۔

(۲) سلیمانی سرخی سیاہی مائل ہوتا ہے۔

(۳) عین الہرۃ۔ سبز یا زردی مائل رنگ کا ہوتا ہے۔

عیب: جوہری حضرات اس میں مندرجہ ذیل عیب بیان کرتے ہیں۔

۱۔ چیرا۔ جس میں شگاف ہو یا ٹوٹا ہوا ہو

۲۔ چادر۔ جس میں ہر جگہ بے محل دھاریاں ہوں۔

۴۔ گدر۔ داغ دار

طبی خواص: (۱) اگر اس پتھر کو عورت کے بالوں سے باندھ دیا جائے تو دردِ زہ کے لئے بہت مفید ہے۔

۲۔ حمل والی عورت اس پتھر کو دودھ میں ڈال کر دودھ پی لے تو حمل ساقط ہو جاتا ہے

۳۔ مفرح قلب ہے۔ بلغمی امراض کے لئے دوا ہے اس کا سرمہ آنکھوں کی بیماریوں کے لئے مفید ہے اس کا گشتہ ناسور کے زخم کے لئے اکثیر ہے اس کا منجن دانتوں کے خون کو روکتا ہے اور ہلتے ہوئے دانتوں کو مضبوط بناتا ہے۔

مردوں کو جسمانی قوت اور طاقت دیتا ہے۔

سحری خواص: تحفہ عالم شاہی میں اس پتھر کے بارے میں تحریر ہے کہ دشمن کو زیر کرتا ہے۔ بچوں کے گلے میں ڈالنے سے انہیں سایہ نہیں ہوتا۔ نظر بد نہیں لگتی۔ کوئی جادو کوئی سحر نہیں ہوتا۔ ڈراؤنے خواب نظر نہیں آتے۔ دافع بد بیریت ہے۔ یہ پتھر آفت اور مصیبت سے بچاتا ہے۔ فتح و کامیابی کی علامت ہے۔ قدیم زمانہ میں فوج کے سپہ سالار اور بادشاہ اسے پہن کر میدان جنگ میں اترتے تھے اس کی وجہ سے فتح و نصرت پاتے تھے۔ دوران جنگ اس کا پہننے والا دشمنوں سے محفوظ رہے گا یہانتک کہ نرغے میں گھر جانے کے باوجود لاشوں میں لیٹ رہے نوجوان میں لتھڑا ہوا نظر آئے گا۔

اس پتھر کے اثرات بھی کسی قدر نیلم سے ملتے ہیں۔ یہ پتھر لوگوں میں قدر و منزلت قدر و عزت اور عشق و محبت میں سرد لعزیزی اور کامیابی لاتا ہے۔ جس شخص کا مزاج بادی ہو یا بلغمی ہو یا جس کا مزاج زہرہ ناقص پڑا ہو اس کو یہ نگینہ استعمال کرنے سے

ناقص تاثیر زائل ہو جاتی ہے۔

موافق نگینہ ہسنیا کا ستارہ زہرہ ہے۔ برج میزان اور ثور ہے۔ جن حضرات کا یہ ستارہ یا برج ہو ان کے لئے موزوں اور مفید ہے۔

یونانی حساب کی روشنی میں: یونانی حساب سے جن حضرات کی پیدائش جون کی ہو یہ ان کا برتھ اسٹون ہے اور ان کے لئے بہت مفید پتھر ہے۔

علم الاعداد کی روشنی میں: علم الاعداد کے لحاظ سے نام یا تاریخ پیدائش کے اعداد اگر چھ (۶) ہوں تو یہ انکو راس آئے گا۔

حروف تہجی کی روشنی میں اگر راس وغیرہ کا علم نہ ہو اور ان کے نام ا۔ ای۔ اد۔ عو ب۔ و۔ وی۔ ن۔ ت۔ ط۔ طو۔ سے شروع ہوتے ہوں تو ان کو راس آئے گا۔

اس کو گھسنے سے برقی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ یہ نگینہ قمر اور شمس کے نحس اثرات سے بھی بچاتا ہے۔

یہ پتھر پاکستان۔ بھارت۔ سری لنکا اور ہنگری میں پایا جاتا ہے۔

لاجورد

اس پتھر کو اردو اور فارسی میں لاجورد۔ سنسکرت میں راجہ ورت ہندی

میں لاج ورت اور انگریزی میں اس پتھر کا نام لیپزلازولی ہے۔ یہ پتھر گہرے نیلے رنگ کا ہوتا ہے۔ اس پر سفید سنہری داغ ہوتے ہیں اس کا مزاج گرم و خشک مزا اچھا ہے

کیمیاوی اجزاء: اس میں چار کیمیائی اجزاء ہیں
(۱) ایلومینیم (۲) پائرائٹ (۳) میکا (۴) کیکسائٹ

رنگت: یہ پتھر گہرا ہلکا نیلا زردی مائل اور آسمانی رنگ کا ہوتا ہے جس کے اندر رگیں نہیں ہوتیں۔ صرف نقطہ اس کی سطح پر ظاہر ہوتا ہے۔ اس پر سفید اور سنہری داغ ہوتے ہیں۔ یہ دھونکنی کے آگے بڑی دقت سے پگھل کر بے رنگ شیشہ کی طرح ہو جاتا ہے۔ اگر شورہ کے ساتھ گرمی پہنچائیں تو عمدہ سبز رنگ نکل آتا ہے۔

اس پتھر کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ جب اسکو پانی میں ڈالا جاتا ہے تو اس کا رنگ نکھر جاتا ہے اور چمک پیدا ہو جاتی ہے جب تک پانی کی نمی باقی رہتی ہے اسکی چمک برقرار رہتی ہے جو لاجورد نیلا رنگ بلو سے مشابہت رکھتا ہے وہ اچھا پتھر سمجھا جاتا ہے اور اگر اس میں سفیدی کے دھبے ہوں تو کمتر ہوتا ہے۔

شناخت: نمک کے تیزاب کے چند قطرے ڈالنے سے بلبلے نکلنے لگتے ہیں اور یہ اسی تیزاب میں گھل جاتا ہے۔ زیادہ گرم کرنے پر (آگ میں) اس کا رنگ سرخی مائل ہو جاتا ہے۔

طبی خواص: دافع صفرا سودا اور مالیخولیا ہے۔ درد گردہ اور وحشت میں مفید ہے۔ اس کی انگشتری جسم کے مسّوں کو کم کرتی ہے اور کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی ہے۔ یہ پتھر بے خوابی دور کرتا ہے۔ مرض یرقان اور

اختلاج قلب میں نہایت مؤثر ہے۔ مرض برص میں اس نگینہ کو سرکہ میں بھگو کر جلد پر ملنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اور کچھ دنوں کے بعد دھبے دور ہو جاتے ہیں۔ آنکھوں کی پلکوں کو گرنے سے روکتا ہے۔ اسقاط حمل سے روکتا ہے۔

جذام۔ خارش۔ اور برص کے امراض میں بہت مفید ہے۔ دل۔ دماغ اور معدے کے لئے مفید ہے۔ نکسیر بند کرتا ہے۔ آنکھوں سے پانی بہنے کو روکتا ہے۔ دل کو تسکین دیتا ہے۔

سحری خواص:- افزائش حسن کرتا ہے۔ چہرے کو نکھار کر خوبصورتی کو دوبالا کرتا ہے۔ انسان کو تندرست و توانا رکھتا ہے جادو ٹونے کے اثر کو زائل کرتا ہے۔ دافع بلیات ہے۔ جو بچے سوتے میں ڈر جاتے ہیں اگر ان کے گلے میں ڈال دیا جائے تو وہ نیند میں نہیں ڈرتے۔

محفل اور دعوت میں اپنے پہننے والے کے وقار کو بلند کرتا ہے خود اعتمادی پیدا کرتا ہے خوشی اور محبت کو پروان چڑھاتا ہے۔ اس پتھر پر تعویذ اور دعائیہ نقش کندہ کرا کر پہننے سے خوشی اور برکت نصیب ہوتی ہے۔

موافق نگینہ:- اس نگینہ کا ستارہ مشتری ہے۔ جن حضرات کا مشتری ستارہ پیدائش کے زائچہ میں کمزور ہو یا ستارہ رجعت میں ہو تو ان کو یہ مدد کرتا ہے اور مشتری کے نحس اثرات کو ختم کر دیتا ہے۔

وہ حضرات جن کا تعلق برج قوس یا حوت سے ہو وہ لوگ اس کو پہن کر فائدہ حاصل کر سکتے ہیں

علم الاعداد کی روشنی میں: اگر راس وغیرہ کا علم نہ ہو اور ان کے نام یو۔ پھے۔ فے۔ فا پھا اور د۔ دی۔ دو۔ چھا سے شروع ہو تو یہ نگینہ

اپنے نام والے لوگوں کو راس آئے گا۔

جن حضرات کے نام کے یا تاریخ پیدائش کے اعداد

حروفِ تہجی کی روشنی میں: "۳" تین ہوں یہ انکا برتھ اسٹون ہے۔

علم جفر کے مطابق عملیات کے ذریعے اس پتھر سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے اس کے ظروف۔ پیالے۔ ڈبیہ۔ بالی۔ شمعدان۔ دستے۔ یادگار کے طور پر بنائی جاتی ہیں علامہ اقبالؒ کے مزار کا تعویذ لاجورد کا ہے۔ ایران میں اکابرین دین کے مزاروں کے بھی یہ نگینہ کثرت سے استعمال کیا گیا ہے۔

پاکستان میں بھی پیدا ہوتا ہے۔ افغانستان کا لاجورد دنیا کا سب سے اعلیٰ ہے۔

زمین سے سورج کا فاصلہ

حضرت علی علیہ السلام سے ایک شخص نے زمین سے سورج کی مسافت کے متعلق دریافت کیا تو آپؑ نے فرمایا" کہ گھوڑے کی پانچ سو برس کی مسافت جتنی سورج کی زمین سے مسافت ہے"۔

عربی گھوڑے کی اوسطاً رفتار ۲۲ میل فی گھنٹہ ہے اس لحاظ سے مندرجہ ذیل مسافت حاصل ہوتی ہے۔ گھوڑے کی ایک ماہ کی مسافت

۵۲۸ × ۳۰ = ۱۵۸۴۰ میل، گھوڑے کی ایک سال کی مسافت ۱۵۸۴۰ × ۱۲ = ۱۹۰۰۸۰ میل

پانچ سو سال کی مسافت

۱۹۰۰۸۰ × ۵۰۰ = ۹۵۰۴۰۰۰۰ میل ہے۔

شکم مادر میں

لڑکا ہے یا لڑکی

اولاد بھی مانند نگینوں اور جواہرات کے ہے۔ اگر یہ دریافت کرنا مطلوب ہو کہ حاملہ کے بطن میں لڑکا ہے یا لڑکی تو اس مندرجہ ذیل دائرے پر بخلوص محمد و آل محمد علیہ السلام پر درود پڑھنے کے بعد آنکھ بند کرکے انگلی رکھے۔ جس خانہ پر انگشت حاملہ پڑے اس کی توقع کرے۔

ویسے تو شکم مادر کا حال صرف خالق عالم اور ائمہ طاہرین کو معلوم ہے یہ دائرہ قواعد نجوم کے لحاظ سے مرتب کیا گیا ہے۔ یہ مرکز یقین نہیں ہے۔
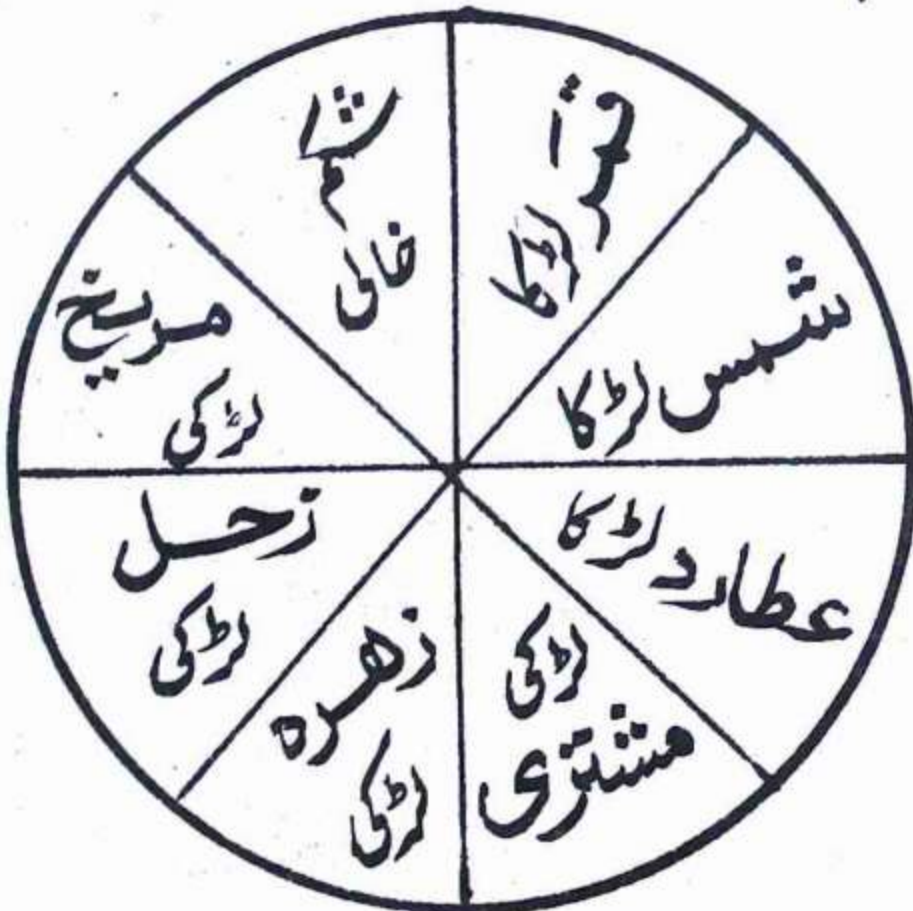
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

معجزہ شق القمر!

اسلام کی حقانیت کی زندہ نشانی آج بھی موجود ہے۔ رسولؐ برحق نے اپنی ایک انگلی کے اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے کر دیئے سچے موتیوں کے ہار امام حسنؑ کے گلے میں سبز اور امام حسینؑ کے گلے میں سرخ رنگوں میں تبدیل ہو گیا۔

جناب ابوذر غفاریؓ بحکم رسالتؐ مآب عرب سے تبلیغ اسلام کے لئے ہندوستان تشریف لائے

"اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ" (القرآن ایک نمبرا پارہ ۲۷) سورۃ القمر

معجزہ شق القمر کا ہے مدینہ سے عیاں
مہر نے شق ہو کر کر لیا ہے دین کو آغوش میں

حقیقت امر یہ ہے کہ شق القمر کا واقعہ قرآن کے صریح الفاظ سے ثابت ہے۔ حدیث اور روایت سے اس اہم اور تاریخی واقعہ کی سچائی اور حقیقت پر مزید روشنی پڑتی ہے اور یہ پتہ چلتا ہے کہ واقعہ "شق القمر" جو دینِ اسلام کی سچائی کی زندہ نشانی تھا کب اور کیسے ظہور پذیر ہوا۔

اس واقعہ کی روایت بخاری۔ مسلم۔ ترمذی۔ احمد۔ ابُو عوانہ۔ ابو داؤد طیالسی۔ عبدالرزاق۔ ابن جریر۔ طبرانی۔ ابن مُردویہ اور ابُونعیم اصفہانی نے بکثرت سندوں کے ساتھ امیر المومنین حضرت علی ابن ابیطالب علیہ السلام حضرت عبداللہ بن مسعُودؓ، حضرت عبداللہ بن عباسؓ۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ حضرت حذیفہؓ۔ حضرت انس بن مالکؓ اور حضرت جبیر بن مطعم سے نقل کی گئی ہیں۔ (تفہیم القرآن جلد پنجم از مولانا مودودی صاحب قبلہ مرحوم صفحہ نمبر ۲۲۹ ناشر سروسس کلب تاریخ اشاعت ۱۹۸۸ء)

"تمام روایات کو جمع کرنے سے اس واقعہ کی جو تفصیلات سامنے آئی ہیں وہ یہ کہ ہجرت سے تقریباً تین سال قبل قمری مہینے کی چودھویں شب تھی۔ چاند ابھی ابھی طلوع ہوا تھا۔ یکایک وہ پھٹا اور اس کا ایک ٹکڑا سامنے کی پہاڑی کے ایک طرف اور دوسرا ٹکڑا دوسری طرف نظر آیا۔ یہ کیفیت کچھ دیر رہی اور پھر دونوں ٹکڑے باہم جڑ گئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت منیٰ میں تشریف فرما تھے۔ آپؐ نے لوگوں سے فرمایا دیکھو اور گواہ رہو۔ کفار نے کہا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم پر جادو کر دیا تھا۔ اس لئے ہماری آنکھوں نے دھوکہ کھایا دوسرے لوگ لگے کہ محمدؐ ہم پر جادو کر سکتے تھے تمام لوگوں پر نہیں کر سکتے تھے۔ باہر کے لوگوں کو آنے دو ان سے پوچھیں گے کہ وہ واقعہ انھوں نے بھی دیکھا تھا۔ یا نہیں باہر سے جب کچھ لوگ آئے تو انھوں نے شہادت دی کہ وہ بھی یہ منظر دیکھ چکے ہیں۔ (از مولانا مودودی کتاب

تفہیم القرآن جلد پنجم صفحہ نمبر ۲۲۹ ناشر سروسس کلب تاریخ اشاعت ۱۹۸۰ء
اس معجزہ کی نشانیاں آج تک ہندوستان میں موجود ہیں جن کو محقق
اور اہل ثروت حضرات ہندوستان جاکر خود اپنی آنکھوں سے اسلام کی اس حقانیت
کو دیکھ سکتے ہیں۔

واقعہ شق القمر تاریخ اسلام کی زبانی

۱۴ شعبان قبل ۵ ھ کو آسمان پر ایک حیرت انگیز اور عجیب معجزہ
رونما ہوا جس کو اللہ کے پیارے نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیش
کیا۔ کیونکہ خالق کائنات نے کائنات کے جملہ نظاموں کو اس کا تابع اور فرمانبردار بنا
دیا تھا۔ یہ معجزہ بھی اس تابعداری کی زندہ مثال تھی۔
تبلیغ محمدیؐ کی وجہ سے مدینہ میں مسلمانوں کی تعداد کافی ہوگئی تھی جس کی وجہ
سے مکہ کے کفار آپؐ کے جانی دشمن بن گئے جس میں یہودی بھی شامل تھے
اور ان سب کفاروں کا سردار ابولہب تھا۔ ابولہب یہودی منافقین کی ایک
جماعت لے کر رسول خدا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔
ان لوگوں کے ساتھ یہودیوں کا ایک بڑا جید عالم بھی تھا جس نے ابولہب کہا کہ
محمدؐ سے ایک ایسا معجزہ طلب کیا جائے جو شق القمر سے متعلق ہو کیونکہ میں نے
یہ بات اپنی مذہبی کتابوں میں پڑھی ہے کہ آخر زمانہ میں ایک نبیؐ آئے گا اور وہ اس
قسم کے معجزات دنیا والوں کو اپنی سچائی کے طور پر دکھائے گا۔ جس کو دیکھ کر انسانی عقل

حیران ہو جائے گی۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی وقت ان لوگوں کے سامنے آسمان کی طرف انگلی سے اشارہ کر کے چاند کے دو ٹکڑے کر دیئے جو کئی گھنٹے تک الگ الگ آسمان پر رہے۔ تاریخ کی کتابوں میں ہے کہ چاند کا ایک ٹکڑا صفا اور دوسرا ٹکڑا مروا کی پہاڑیوں کی عقب میں دیکھا گیا۔ کچھ وقفوں کے بعد یہ چاند پہلے کی طرح اپنی اصلی حالت میں آ گیا۔ اس معجزہ کو اسی شب دنیا کے کونے کونے میں دیکھا گیا۔

خداوند کریم نے اس معجزہ کا تذکرہ قرآن کریم پارہ ۲۷ سورۃ القمر آیت نمبر ۱ میں بھی کیا ہے۔ کیونکہ یہ معجزہ رسالت محمدی کی حقانیت اور آپ کا پیغمبر خدا ہونے کی ایک واضح دلیل تھی۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ اسلام علم نبوت کے چھٹے وارث کا ارشاد گرامی ہے کہ "یجب اعتقاد وقوعه" اس معجزہ کے واقع ہونے پر ایمان واجب ہے (بحوالہ کتاب سفینۃ البحار صفحہ ۷۰۹۔ چودہ ستارے از مولانا نجم الحسن صاحب کراروی صفحہ ۵۹)

معجزہ شق القمر اسی رات ہندوستان میں بھی دیکھا گیا۔

اس معجزہ کا حال ہندوستان میں اس وقت رائج زبان "پراکرت" میں ننگ موسنی پر اس طرح کندہ ہے کہ ۱۴ شعبان پورنماشی کو چاند اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ آسمان پر چمک رہا تھا کہ ہندوستان کا ایک راجہ جس کا نام چوہان کنور سین تھا اپنی ریاست کھابڑی واقع شمالی ہند نزد دہتنا پور دریائے گنگا کے داہنے کنارے (حال واقع تحصیل حسن پور ضلع مراد آباد) اپنے محل کے صحن میں کھڑا چاند کی چاندنی سے لطف اندوز ہو

رہا تھا۔ اس ہی طرح راجہ ہانی کے دیگر افراد اس مبارک شب دریائے گنگا میں محو اشنان تھے۔ راجہ اور ان سب لوگوں نے خود اپنی آنکھوں سے یہ دیکھا کہ کچھ دیر پہلے جو چاند پوری طرح آب و تاب کے ساتھ آسمان کی زینت بنا ہوا تھا جس کی روشنی سے پورا عالم منور ہو رہا تھا ایک دم سے دو برابر کے ٹکڑوں میں منقسم ہو گیا۔

راجہ چوہان کنور سین نے آسمان پر اس حیرت انگیز واقعہ کو دیکھتے ہی اپنے دربار سے وابستہ جملہ اراکین کو طلب کیا جس میں مذہبی رہنما۔ وزراء منجم اور جوتشی حضرات شامل تھے۔ ان کو حکم دیا کہ صبح دربار آراستہ کیا جائے اور اس محیر العقول واقعہ کی وجہ معلوم کی جائے۔ صبح دربار آراستہ ہو گیا راجہ کنور سین نے رات کے واقعہ پر روشنی ڈالی۔ تقریر سننے کے بعد سارے درباری واقعہ کی اصلیت معلوم کرنے میں لگ گئے۔

ہندوستان کے طول و عرض کے ہر کونہ میں معجزۂ شق القمر دیکھا گیا۔ اس واقعہ کے بعد جن راجوں کے دل میں نور ایمان کی شمع منور ہو گئی وہ اس معجزہ کی اصلیت اور صاحبؐ معجزہ کی تلاش میں لگ گئے۔

اس حیرت انگیز واقعہ کو راجہ کنور سین والی ریاست کھاڑی کی طرح راجہ بھوج نے اپنی ریاست بھوج پور کی رصد گاہ جنتر منتر کی چھت سے مشاہدہ کیا۔ راجہ دھار نے اپنی ریاست دھار اور ملبار کے راجہ سامری نے ملبار میں یہ نفس نفیس مشاہدہ کیا تھا۔ یہ تمام راجہ اپنے اپنے طور پر واقعہ کی اصلیت اور صاحبِ معجزہؐ کی جستجو میں لگ گئے۔ کوشش بسیار کے بعد

سنہ ھ میں یہ پتہ چل سکا کہ ملکِ عرب میں "محمدؐ" نامی ایک شخص نے اپنی انگلی کے ایک اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے کر دیئے۔ یہ جنابؐ اپنے آپ کو بھگوان کا اوتار (خدا کا پیغمبر) بتلاتے ہیں ان کے پاس ہر وقت بھگوان (خدا) کی طرف سے پیغام (وحی) آتے رہتے ہیں اور نئے دین کا پرچار کر رہے ہیں جس کا نام اسلام ہے۔

وزیر رتن سین کی عرب روانگی

چوہان کنور سین والئی ریاست کھاڑی تحصیل حسن پور ضلع مرادآباد نے واقعہ کی اصلیت معلوم کرنے کیلئے اپنے وزیر رتن سین کو طلب کیا اور کہا کہ تم ایک چھوٹے سے لشکر کے ساتھ ملک عرب جاؤ اور اس اوتار سے ملو اور واقعہ کی حقیقت کو خود معلوم کرو اور ہاں تم میری طرف سے اس مقدس اوتار کے لئے تین چیزیں (۱) چھالیہ (۲) سرد طا (۳) اور راز آرپند لیتے جانا کیونکہ یہ چیزیں ملک عرب میں نہیں ہوتی ہیں۔ اگر وہ اوتار ان تینوں چیزوں کا نام بغیر دیکھے تم کو بتا دے تو فوراً تم معہ سپاہیوں کے اس اوتار کے مذہب کو قبول کر لینا۔

وزیر رتن سین ریاست کھاڑی (حال تحصیل حسن پور ضلع مرادآباد) سے قندھار۔ پھر ایران ہوتے ہوئے ۵ رمضان المبارک سنہ ھ کو مدینہ کی سرحد پر پہنچے۔ اللہ کے رسول حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے محبوب اصحاب و انصار کے ساتھ سرحد مدینہ پر ان ہندوستانی مہمانوں

کی پیشوائی کے لئے خود موجود تھے۔ ان مہمانوں کو دیکھتے ہی وزیر کا نام لے کر سرکار رسالت مآبؐ نے پکارا آؤ بابا رتن سین ہندی خوش آمدید۔ رتن سین اپنا نام سنکر اس کے ساتھ ہندی کا لقب حیرت زدہ ہوگیا فوراً اسی وقت رسول خداؐ کے قدموں میں گر پڑا اور قدموں پر اپنی پیشانی رگڑنے لگا۔ رسول خدا نے رتن سین سے کہا تمہارے راجہ نے تین چیزیں میرے امتحان کے لئے بھیجی ہیں، چھالیہ، سرو طہ اور آزار بند لاؤ اس کو مجھے دے دو۔ رتن سین نے جب راجہ کی دی ہوئی چیزوں کا نام بغیر بتلائے ہوئے رسولؐ خدا کی زبانی سنے تو بہت پریشان اور حیران ہوا اس ہی وقت کہنے لگا میں اور میرا چھوٹا سا لشکر آپ کا دین اس وقت اختیار کرتے ہیں آپؐ ہم سب کو اس سچے دین کی تعلیم دیجئے۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ان لوگوں کو اسی وقت مسلمان کیا۔

رتن سین اور اس کا چھوٹا سا لشکر تین دن تک حضرت علیؑ کا مہمان رہا

خدا کے رسولؐ نے حضرت علیؑ سے کہا بھائی رتن سین اور اس کے اس لشکر کو تم اپنے گھر میں تین دن تک مہمان رکھو۔ ہم سب لوگ تین دن تک رسول خدا کے بھائی حضرت علیؑ کے گھر میں مہمان رہے۔ آپ نے طرح طرح کے کھانوں سے ہماری ضیافت کی۔

حضرت امام حسنؑ کے گلے میں سچے موتیوں کا ہار سبز ہو گیا

وزیر رتن کہتے ہیں ہم لوگ ۳ تین سال تک رسولؐ خدا کی خدمت عالی قدر میں رہے اور میں نے آپ کے ساتھ حج کی سعادت حاصل کی اور بھوج پتر پر اس زمانہ کے عرب کے حالات بھی قلمبند کئے۔

۱۵ رمضان ۳ھ کو میری موجودگی میں رسول خدا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا پہلا نواسہ بطن جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا زوجہ محترمہ حضرت علیؑ سے پیدا ہوا۔ اس بچے کا نام اللہ کے نبیؐ نے "حسنؑ" رکھا۔

اس شہزادے کے گلے میں میں نے سفید سچے موتیوں کی ایک مالا ڈال دی، جو میں ہندوستان سے اپنے ساتھ لایا تھا۔ یہ مالا شہزادے حسنؑ کے گلے میں پڑے پڑے ایک ہفتے میں سبز رنگ بدل گئی۔ اس کا سبب رسولؐ خدا نے بتایا کہ میرا اس فرزند کو دشمنان دین زہر سے شہید کریں گے۔

حضرت امام حسینؑ کے گلے میں سچے موتیوں کا ہار سرخ ہو گیا

اگلے سال یعنی ۴ شعبان ۴ھ کو ایک دوسرا نواسہ بھی اسی بی بی پاک کے بطن سے پیدا ہوا، جس کا نام میرے نبیؐ نے "حسینؑ" رکھا۔ اس شہزادے کے گلے میں بھی میں نے ایک سچے موتیوں کی

مالا بھی پہلی مالا کی طرح ڈال دی جو گلے میں پڑے پڑے ایک ہفتہ کے بعد سرخ رنگ میں تبدیل ہو گئی۔ اس بات کا سبب بھی میں نے اللہ کے رسول برحق سے دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ میرے اس جگر کے ٹکڑے کو دشمنانِ اسلام تین دن کا بھوکا اور پیاسہ رکھ کر میدان کربلا میں جلتی ریت پر معہ اعزا و اقربا شہید کریں گے اس کے بعد میں نے دیکھا کہ نبی کریمؐ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

صحابی رسولؐ حضرت ابوذرؓ غفاری تبلیغ دین کے لئے ہندوستان آئے

کچھ دنوں کے بعد رتن سین نے سرکار رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی خدمت میں التجا کی کہ آپؐ اپنے کسی صحابی کو ہماری راجدھانی میں راجہ کنور سین چوہان کے پاس بغرض تبلیغ اسلام کے لئے بھیجیں تاکہ وہ وہاں جا کر اس سچے دین کا پرچار کریں۔ اللہ کے رسولؐ نے جناب ابوذر غفاریؓ کو راجہ کنور سین کے پاس راست کھاڑی (حال تحصیل حسن پور ضلع مرادآباد)۔۔ بھیجدیا۔ سنہ ھ کو جناب ابوذر غفاریؓ راست کھاڑی ہندوستان آ گئے۔ راجہ رتن سین نے جناب ابوذر غفاریؓ کی بڑی آؤ بھگت کی۔ اپنا ذاتی مہمان رکھا۔ آپ کے ہاتھوں پر معہ اپنے اہل و عیال، لشکر اور رعایا کے دینِ اسلام قبول کیا۔ اس طرح رسول خداؐ کی زندگی میں ہندوستان میں یہ پہلی اسلامی حکومت قائم ہو گئی۔ جسکی نشانی آج بھی موجود ہے۔

حضرت ابوذر غفاریؓ نے راجہ سے کہا کہ اللہ کے رسولؐ کا آپ لوگوں کے

لئے پیغام ہے کہ آپ لوگ اور دیگر نومسلم اپنا نام تبدیل نہیں کریں گے کیونکہ مدینہ میں وزیر رتن سین کو بھی نام بدلنے سے منع کر دیا ہے۔ کچھ دنوں کے بعد جناب ابوذر غفاریؓ واپس مدینہ چلے گئے۔

حاجی رتن سین ۱۲ ار صفر ۵۰ھ کو رسالت مآبؐ کی خدمت سے اجازت لے کر ہندوستان واپس آ گئے۔

آپ نے سارے واقعات سنگ موسیٰ کی ایک تختی پر لکھوا کر راجہ کنو سین کی قبر کے سرہانے نصب کر دی۔ اور راجہ کے پہلو میں اپنی قبر کے لئے جگہ مقرر کر دی۔ عرب کے حالات جو بھوج پتر پر لکھے تھے اس کو اس قبرستان کے مجاور کے پاس رکھ دیئے۔ یہ دونوں چیزیں تختی اور بھوج پتر آج بھی۔ شاہی قبرستان کے مجاوروں کے خاندان کے پاس محفوظ ہے جس کو محقق حضرات اور اہل ثروت پرانی قدیمی شاہی قبرستان واقع تحصیل حسن پور ضلع مرادآباد یوپی میں جا کر دیکھ سکتے ہیں۔ ان مزارات پر ہولی کے بعد پہلی جمعرات کو ہر سال میلہ لگتا ہے۔ اس میلہ کا تمام انتظام ایک سکھ گھرانہ کرتا ہے اس قبرستان کا رقبہ ۳۰۰ × ۳۰۰ بیگھ ہے

قبرستان تک پہنچنے کے راستہ

شاہی قبر موضع کھاڑی در تحصیل حسن پور ضلع مرادآباد راجہ رتن سین اور صحابی رسولؐ حاجی رتن سین اور اہل وعیال کی قبریں ہیں۔ اس تک پہنچنے کے لئے متفرق راستے ہیں۔

(۱) دہلی اسٹیشن سے امروہہ پھر مراد آباد سے بذریعہ بس دھنورہ منڈی۔ دھنورہ منڈی سے شیر پور جانے والی بس کے ذریعہ ترع ڈھولی کے موڑ پر واقع زیارت گاہ شق القمر پر اتر جائیں۔

(۲) دہلی سے گجرولہ جنکشن بذریعہ بس دھنورہ منڈی۔ دھنورہ منڈی سے بذریعہ بس شیر پور پھر ڈھولی کے موڑ پر واقع شق القمر پر اتر جائیں۔

(بحوالہ کتاب تاریخ اسلام کا ایک گمشدہ ورق یعنی شق القمر مصنف سید اختر عباس عابدی صفحہ نمبر ۹۲ تا ۱۴۰ ناشر عابدیہ پبلشرز ۱۶۵ لیاقت بازار ایم اے جناح روڈ۔ کراچی۔ فون نمبر 2410254

شق القمر معجزہ کے متعلق ہندوستان کے دیگر راجاؤں کی کہانی

مولانا مودودی صاحب قبلہ اپنی کتاب تفہیم القرآن کے ۲۳۱ جلد پنجم میں مزید روشنی ڈالتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ مالا بار بھارت کی تاریخی کتاب میں واقعہ شق القمر کی تفصیل ملتی ہے۔

چاند کا محیط

حضرت علی علیہ السلام سے ایک شخص نے چاند کے محیط کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا۔ چالیس فرسخ کو چالیس فرسخ سے ضرب دو۔ حاصل ضرب چاند کا محیط ہے ایک فرسخ تقریباً ساڑھے تین میل کے برابر ہے۔

۴۰ × ۴۰ = ۱۶۰۰ × ۷/۲ = ۵۶۰۰ میل

مہینہ کا چاند دیکھ کر یہ نقش دیکھنا

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ | لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
مُوسٰی کَلِیْمُ اللّٰہِ | اِبْرَاھِیْمُ خَلِیْلُ اللّٰہِ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ | لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
عِیْسٰی رُوْحُ اللّٰہِ | مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

یَا اَللّٰہُ | یَا رَحْمٰنُ | یَا رَحِیْمُ | یَا کَرِیْمُ

یَا قَادِرُ ۱۳ ۹۵ | یَا اَللّٰہُ | ۹۵ ھ

یَا حَیُّ | اللّٰہ | ۹۲ محمد ۹۲۵ | ھ ھ ۵ ۵

یَا قَیُّوْمُ | ۱۳ ۷ ۸ ۱۴ ۲ ۱۱ | ۱۴ ۱۹ ۱۴ ۱۲ | ۳۱ ۸۰۳۳

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہِ الطَّاھِرِیْنَ
عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہِ وَصِیُّ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ حَقًّا حَقًّا حَقًّا

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِبْرَاھِیْمُ خَلِیْلُ اللّٰہِ

ھھھھھ ءءءءءءء فاھی ص ء

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مد سرہ اس
مھـ
مھـ ھـ

علمح علمح کلیمح ملحما

ھلمح ھلمح ھلمح
ھلمح ھلمح ھلمح
ھلمح ھلمح ھلمح
ھلمح ھـ ملحمہ

جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ جب چاند دیکھو، تو اپنے مقام سے نہ ہٹو جب تک یہ دُعا نہ پڑھ لو:۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ ھٰذَا الشَّھْرِ وَفَتْحَہٗ وَنُوْرَہٗ وَنَصْرَہٗ وَبَرَکَتَہٗ وَطُھُوْرَہٗ وَرِزْقَہٗ وَاَسْئَلُکَ خَیْرَ مَا بَعْدَہٗ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْہِ وَشَرِّ مَا بَعْدَہٗ اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْہُ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ وَالْبَرَکَۃِ وَالتَّقْوٰی وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ ط

آسمانی پتھر

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خلافت کے لئے امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا انتخاب کئی حوادث کا پیش خیمہ تھا غدیر کا پرشکوہ اور تاریخی دن جتنا مومنین کے لئے خوشی کا موجب تھا اتنا ہی منافقین کے لئے ناگوار اور ناقابلِ برداشت تھا۔

امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خلافت کے مخالف وہ لوگ تھے جن کے اعزہ واقارب بدر اور دوسری جنگوں میں امام علیہ السلام کے ہاتھوں قتل ہو گئے تھے۔ اس بنا پر وہ اپنے دلوں میں آپؑ کے خلاف کینہ وبغض رکھتے تھے۔

اب آپ جو داستان پڑھیں گے وہ شیعہ اور اہلِ سنت کی تفاسیر میں مذکور ہے مگر ہم اسے اہل سنت کے مفسرین کی روایت سے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

غدیر کا دن گزر گیا اور عظیم اجتماع منتشر ہو گیا۔ تب لوگ اپنے اپنے اپنے اپنے شہروں اور دیہاتوں کی جانب چلے گئے اور ان کے ذریعہ امیرالمومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی جانشینی کی خبر ہر طرف پھیل گئی یہ خبر سُنکر حارث بن نعمان فہری بے حد طیش میں آیا اور مدینہ روانہ ہو گیا۔
جب وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچا تو اس کے چہرے سے بیزاری اور غصہ ٹپک رہا تھا۔

ایسے میں اس نے سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کیا اور کہا اے محمدؐ! آپ نے خدا کی طرف سے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم شرک اور بُت پرستی ترک کردیں اور خدائے واحد پر ایمان لے آئیں اور آپ کی رسالت کا اعتراف کریں۔ ہم نے یہ باتیں قبول کرلیں اور ان کا اقرار کیا۔ آپؐ نے حکم دیا کہ ہم نماز پڑھیں ہم نے یہ بات مان لی۔ آپؐ نے حکم دیا کہ ہم روزے رکھیں ہم نے آپؐ کے اس حکم پر بھی عمل کیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ ہم بیت اللہ کا حج کریں ہم نے آپکی اطاعت کی۔ آپؐ نے زکواۃ کا حکم دیا اور ہم نے وہ بھی ادا کر دی لیکن آپؐ نے ان احکام پر اکتفا نہیں کیا بلکہ اپنے چچا زاد بھائی کا ہاتھ پکڑ کر بلند کیا اسے ہم پر برتری دی اور کہا جس کا میں مولا ہوں علی بھی اس کے مولا ہیں۔ کیا یہ اقدام یہ انتخاب اور علی کو ہم پر برتری دینا خدا کے حکم سے ہوا ہے یا آپؐ نے اپنی سے کیا ہے؟۔

پیغمبر خدا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اس خدا کی قسم کہ جس کے سوا کوئی خدا نہیں ہے یہ خدا کا حکم ہے اور میں نے اس کے

مطابق عمل کیا ہے۔

حارث بن نعمان فہری نے اور کوئی بات نہ کی اور آنحضرتؐ کے پاس سے چلا گیا۔ کچھ دور جانے کے بعد غیظ و غضب کے عالم میں اس نے خدا سے عذاب مانگا۔ اپنا منہ آسمان کی طرف کیا۔ اور کہا

اے پروردگار جو کچھ محمدؐ کہتے ہیں اگر وہ سچ ہے اور تو نے ہی انہیں علیؑ کو اپنا جانشین بنانے اور ہم پر فوقیت دینے کا حکم دیا ہے تو پھر مجھ پر پتھروں کا مینہ برسا دے یا مجھے کسی شدید عذاب میں مبتلا کر دے۔

اس ملعون کی یہ دعا اتنی جلدی قبول ہوئی کہ ابھی وہ اونٹ پر سوار نہیں ہوا تھا اور مدینہ سے نہیں نکلا تھا کہ ایک پتھر اس کے سر پر پڑا جسم سے گزر کر نیچے گرا جس کی وجہ سے یہ فوراً ہی مر گیا۔

(بحوالہ کتاب حکایات القرآن از سید محمد صحفی ناشر جامعہ تعلیمات اسلامی کراچی صفحہ نمبر ۴۴۵ تا ۴۴۷)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

برتھ اسٹون (نگینہ) خود معلوم کیجئے ایک آسان طریقہ

قدیم اور جدید سائنٹفک نظریات وتجربات اور مشاہدات سے یہ تسلیم شدہ امر ہے کہ نظام شمسی اور انسانی عصبی کا آپس میں گہرا ربط اور میل ہے اس لئے کہ نظامِ فلکیات میں سیارگان سے نکلنے والی کاسمک شعاعیں ہمیں اور ہمارے امور پر اثر انداز ہوتی ہیں کیونکہ یہ برقی مقناطیسی قوت کی حامل ہوتی ہیں جو جسمِ انسانی کا احاطہ کئے رہتی ہیں جن کے اثرات انسان کی قوت شعور وخصائل محرکات اور ذہن پر پڑتے ہیں اور یہی کاسمک شعاعیں جب پتھر اور جواہرات (نگینوں) پر پڑتی ہیں تو مختلف پتھر اور جواہرات اپنی اپنی صلاحیت، حیثیت اور استعداد کے مطابق ان مختلف شعاعوں سے نکلنے والے مختلف رنگ اور اثرات اپنے اندر جذب کر لیتے ہیں۔

اب سے چودہ سو سال قبل محمد وآل محمد علیہم السلام وارثِ علم نبوت کے تاجداروں نے بھی وقتاً فوقتاً بنی نوعِ انسانوں کو ان پتھروں نگینوں اور جواہرات کے ی طبی اور روحانی خواص اور اثرات

اور ان کی افادیت سے آگاہ کرتے رہے ہیں۔

انسان جب ان قیمتی پتھر اور نگینوں کو اپنی انگشتریوں کی زینت بناتا ہے اور انگشتریاں انگلیوں میں پہننے کے بعد جسم انسانی میں مس ہوتی ہیں تو پھر ان نگینوں کے موافق اور ناموافق اثرات جسم انسانی پر طاری ہونا شروع ہو جاتے ہیں اس لئے میں نے تاریخ عملیات فلکیات رمل۔ علم نجوم کی مستند اور معتبر جدید اور قدیم کتابوں اور جنتریوں کی ورق گردانی اور مشہور زمانہ جوہریوں کے ذاتی تجربات کو کام میں لاتے ہوئے ایک آسان معلوماتی جدول بھائیوں اور بہنوں کی افادیت کے لئے ترتیب دیا ہے جس کے ذریعہ آپ بڑی آسانی کے ساتھ چند لمحوں کی محنت کے بعد اپنا برتھ اسٹون۔ نام کا پیدائشی نگینہ (پتھر) معلوم کر سکتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ اپنا لکی نمبر۔ برج۔ سیارہ۔ صحت کے لئے رنگ۔ کام کے لئے اچھا دن۔ ہونے والی بیماریاں۔ بہترین شریک حیات ناموافق ساتھی بھی معلوم ہو جائے گا۔

اس جدول کو میں نے ۲۱ مارچ نوروز والے دن یعنی بروز جشن تاج پوشی مولائے کائنات مشکل کشاء عالم امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام وارث علم نبوت کے اولین تاجدار مرتب کیا ہے اس مبارک اور متبرک دن تمام عامل و ولی اولیاء۔ پیرو رمال نجومی اور جوتشی حضرات وارث علم نبوت کے پہلے تاجدار مشکل کشاء عالم حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی بارگاہ میں طلب دعا برائے خیر و برکت

اور اثرات اور روحانی کمالات میں اضافہ کے لئے مشغول رہتے ہیں اور اپنے اپنے سال بھر کے ریاض عملیات اور نقوش کو جلا بخشتے ہیں

میں اس جدول کو سرکار مشکل کشاءؑ عالم کی نذر کرتا ہوں اس امید کے ساتھ کہ میرے مولا علیؑ آپ اس کی سچائی میں برکت دیں گے تاکہ مومنینِ کرام فیضیاب ہو سکیں۔

برتھ اسٹون معلوم کرنے کا طریقہ

جن حضرات کو اپنی پیدائش کا مہینہ اور تاریخ یاد نہ ہو وہ اپنے نام کے پہلے حرف سے سب چیزیں معلوم کر سکتے ہیں۔ جیسے وصی خان ہے تو "و" سے سب کچھ معلوم ہو جائے گا۔

برج : حمل — ARIES — ستارہ : مریخ

دن : منگل — ۲۱، مارچ تا ۲۰، اپریل — حروف

عدد : ۹ — ا ۔ ل ۔ ع ۔ ی

جواہر : مرجان۔ یاقوت اوپل۔ عقیق یمنی

بہترین شریکِ حیات : اسد ۔ قوس

رنگ : گلابی۔ ہلکا نیلا

عنصر : آتشی

ناموافق ساتھی : سرطان ۔ میزان

بیماریاں : تیز بخار۔ اعصابی تناؤ، السر۔ شدید سر کا درد ۔ درد شقیقہ۔

برج : ثور TAURUS ستارہ : زہرہ

دن : جمعہ
عدد : ۶

۲۱؍ اپریل تا ۲۰؍ مئی

حروف :
ب ۔ و

جواہر : الماس، نیلم
فیروزہ
بہترین شریک حیات :
سنبلہ ۔ جدی

رنگ : گہرا نیلا
عنصر : خاکی
ناموافق ساتھی :
اسد ۔ عقرب ۔ دلو

بیماریاں : حلق اور کانوں کے عوارض ۔ پھوڑے پھنسیاں ۔ تولیدی مسائل ۔

برج : جوزا GEMINI ستارہ : عطارد

دن : بدھ
عدد : ۵

۲۱؍ مئی تا ۲۱؍ جون

حروف :
ق ۔ م

جواہر : زمرد ، زبرجد
زرد عقیق
بہترین شریک حیات :
میزان ۔ دلو

رنگ : پیلا زرد
عنصر : بادی
ناموافق ساتھی :
سنبلہ ۔ قوس

بیماریاں : نمونیہ ۔ سینے کے عوارض ۔ کمر اور سانس کی تکلیف ۔ اعصابی تکلیف ۔

برج : سرطان CANCER ستارہ : قمر

دن : سوموار
عدد : ۲

۲۲؍ جون تا ۲۳؍ جولائی

حروف :
ح ۔ ڈ ۔ ہ

جواہر : پکھراج ، موتی
زمرد ، عقیق
بہترین شریکِ حیات :
ب ۔ حوت

رنگ : سفید دودھیا
عنصر : آبی
ناموافق ساتھی :
حمل ، جدی ۔ میزان

بیماریاں : پھیپھڑوں اور سانس کی تکلیف ۔ معدہ ۔ گردوں اور پیشاب کی تکلیف ۔

برج : اسد | LEO | ستارہ : شمس

دن : اتوار
عدد : ۱

۲۴ جولائی تا ۲۳ اگست

حروف :
م ۔ ٹ

جواہر : ہیرا السنیا
بہترین شریک حیات :
حمل ۔ قوس

رنگ : گولڈن نارنجی
عنصر : آتشی
ناموافق ساتھی :
عقرب ۔ دلو

بیماریاں : ہائی بلڈ پریشر ۔ ریڑھ کی ہڈی ۔ کمر کی تکلیف ۔ دل کی تکلیف

برج : سنبلہ | VIRGO | ستارہ : عطارد

دن : بدھ
عدد : ۵

۲۴ اگست تا ۲۳ ستمبر

حروف :
پ ۔ ع

جواہر : گومیدک زرد ، عقیق یا فیروزہ
موافق شریک حیات :
جدی ۔ ثور

رنگ : گہرا زرد ۔ پیلا
عنصر : خاکی
ناموافق ساتھی :
قوس ۔ حوت ۔ جوزا

بیماریاں : معدہ ۔ جگر ۔ آنتوں کی بیماریاں ۔ السر ۔ کان کی تکلیف ۔

برج : میزان | LIBRA | ستارہ : زہرہ

دن : جمعہ
عدد : ۶

۲۴ ستمبر تا ۲۳ اکتوبر

حروف :
ر ۔ ت ۔ ط

جواہر : ہیرا ، اوپل
موافق شریک زندگی :
دلو ۔ جوزا

رنگ : نیلا ۔ زردی مائل سبز ۔ نارنجی
عنصر : ہوا
ناموافق ساتھی : جدی ۔ حمل
سرطان

بیماریاں : نزلہ ۔ زکام ۔ سردرد ۔ گردوں کا درد ۔ آنکھوں کی بیماریاں ۔

برج : قوس SAGITARIUS سیارہ : مشتری

دن : جمعرات
عدد : ۳

۲۳ر نومبر تا ۲۲ر دسمبر

حروف :
ف

جواہر : فیروزہ
حجر القمر
موافق شریکِ حیات :
حمل - اسد

رنگ : سفید ۔ سبز
عنصر : آتشی
ناموافق ساتھی :
حوت ۔ جوزا ۔ سنبلہ

بیماریاں : عرق النساء ۔ حادثات کی چوٹیں ۔ ہاضمے کی خرابیاں

برج : جدی CAPRICORN سیارہ : زحل

دن : ہفتہ
عدد : ۸

۲۳ر دسمبر تا ۲۰ر جنوری

حروف :
ج ۔ ح ۔ گ

جواہر : سفید زنگ سلیمانی
یاقوت
موافق شریک حیات :
ثور ۔ سنبلہ

رنگ : سُرخ بھورا
خاکی
عنصر : خاکی
ناموافق دوست : دلو
حوت ۔ عقرب

بیماریاں : دانتوں کی بیماریاں ۔ اعصابی تناؤ ۔ سر درد ۔ نظام ہضم

برج : عقرب SCORPIO سیارہ : مریخ

دن : منگل
عدد : ۹

۲۴ر اکتوبر تا ۲۲ر نومبر

حروف :
ن ۔ ذ ۔ ض ۔ ط

جواہر : پکھراج ۔ عقیق
موتی
موافق ساتھی :
حوت ۔ سرطان

رنگ : نیلا ۔ سرخ
عنصر : پانی
ناموافق ساتھی :
دلو ۔ ثور ۔ اسد

بیماریاں : سر ۔ حلق و ناک کی بیماریاں ۔ پیچش ۔ نزلہ ۔ معدہ

برج : حوت PISCES سیارہ : مشتری

دن : اتوار — ۲۰ فروری تا ۲۰ مارچ — حروف :
عدد : ۱،۴ — د ۔ ج

جواہر : زمرد ۔ یاقوت
موافق ساتھی : قوس ۔ حمل

رنگ : سبز ۔ بھورا ۔ خاکی
عنصر : آتشی
ناموافق ساتھی : عقرب ۔ دلو ۔ ثور

بیماریاں : امراضِ قلب ۔ دردِ شانہ ۔ مرگی ۔ حلق کی بیماریاں۔

برج : دلو AQUARIUS سیارہ : زحل

دن : ہفتہ — ۲۱ جنوری تا ۱۹ فروری — حروف :
عدد : ۸ — ث ۔ س ۔ ش ۔ ص

جواہر : نیلم ۔ حدید ۔ عقیق سیاہ
موافق شریکِ زندگی : جوزا ۔ میزان

رنگ : خاکی ۔ بھورا ۔ نیلا
عنصر : ہوا
ناموافق ساتھی : ثور ۔ اسد ۔ عقرب

بیماریاں : آنتوں کی بیماریاں ۔ اختلاجِ قلب ۔ دمہ ۔

جواہرات کے اوزان (وزن) اور پیمائش کا چارٹ

(۱) ... اسینٹ ...... ایک قیراط ۔ (۲) ۵ قیراط ...... ایک گرام

(۳) ایک قیراط ...... ۳،۰۸۶ گرین ۔ (۴) ایک قیراط ...... ۲۰۰ ملی گرام

(۵) ۲۸،۳۵ گرام .... ایک اونس

(۶) ۴۵۳،۵۹ گرام .... ایک پونڈ

(۷) ایک سوت .... ۳ ملی میٹر

(۸) ۵ ملی میٹر .... 1/5 انچ

(۹) ۲۵ ملی میٹر .... ایک انچ

(۱۰) ایک انچ .... ۲،۵۴۰ سنٹی میٹر

حجرِ اسود

جنتی پتھر کے بارے میں تاریخ کا ایک سنہری باب

جسے حجاج کرام بوسہ دیتے ہیں

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ محبوبِ خدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "رکن اسود" اور "مقام ابراہیم" جنت کے دو یاقوت ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ اس کے نور کو نہ بجھاتا تو مشرق و مغرب ان کی تابناکیوں سے جگمگا اُٹھتے۔

تاریخی روایات میں اس کا تذکرہ اس طرح ملتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حجرِ اسود کو جب دیوار میں نصب فرمایا تو اردگرد اس کی چمک سے منور ہو گئے چنانچہ اس متبرک حجرِ اسود کی روشنی جہاں تک پہنچی وہاں تک اللہ رب العزت نے حدودِ حرم قائم فرما دیئے۔

حضرت قاضی عیاضؒ نے اپنی تصنیف کتاب الشفاء میں تحریر فرمایا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص رکن اسود کے پاس (مقام ملتزم) پر دعا کرے گا۔ اللہ رب العزت اس کی دعا قبول فرمائیں گے۔ حجر اسود کی خاصیت یہ ہے کہ اس پر آگ کی حرارت اثرانداز نہیں ہو سکتی۔ اس لئے وہ ہمیشہ ٹھنڈا رہتا ہے اور نہ ہی وہ پانی میں ڈوبتا ہے بلکہ پانی کی سطح پر خشک لکڑی کی طرح تیرتا رہتا ہے۔

اس پتھر کی تاریخ کچھ اس طرح ہے کہ یہ حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ ہی آسمان سے نازل کیا گیا تھا یہ جنت کا ایک پتھر ہے جسے اللہ رب العزت نے اپنی ایک نشانی کے طور پر زمین پہ اتارا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ پتھر جب آسمان سے نازل ہوا تھا تو دودھ سے زیادہ سفید اور شفاف تھا جو انسان کے گناہوں کا اثر لیتے لیتے سیاہی مائل ہو گیا۔ اور ایک روایت میں آتا ہے کہ جب بالکل سیاہ ہو جائے گا تو قیامت آ جائے گی۔

بعض علماء اور مورخین اس طرف ہیں کہ حجر اسود جنت کا پتھر نہیں بلکہ حضرت جبرئیلِ امین علیہ السلام۔ اللہ کے حکم سے جبل ابی قبیس سے لائے تھے۔ طوفان نوح کے وقت اللہ کے حکم سے اسے محفوظ کر دیا گیا۔ پھر جب حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے بیت اللہ کی از سر نو تعمیر فرمائی اور وہ بیت اللہ کی دیواروں کو اس حد تک تیار کر چکے جہاں آج حجر اسود نصب ہے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام سے پتھر کا ایک ٹکڑا طلب فرمایا تاکہ وہ کعبہ میں لگا دیں۔ اور طواف کرنے والے کو علامت معلوم ہو جائے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے فوراً یہ پتھر پیش فرمایا اور حضرت ابراہیمؑ نے اسے دیوار کعبہ میں نصب فرما دیا۔ یہی وہ حجر اسود ہے جو مختلف ادوار اور زمانوں میں

ایک دوسرے کی مخالفت کا نشانہ بنتا رہا اور اپنی جگہ قائم چلا آتا رہا کہتے ہیں کہ پتھر اپنی جگہ بھاری ہوتا ہے۔

ایک زبردست تنازعہ:۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے تعمیر کعبہ کے بعد جب عرب کے مشہور خاندان.. قریش نے تعمیر کعبہ کا کام اپنے وقت اور سوچ کے حساب سے جائز مال سے شروع کیا تو حجر اسود نصب کرنے پر زبردست ہنگامہ برپا ہونے لگا مکہ مکرمہ کے ہر خاندان کی دلی خواہش تھی کہ یہ سعادت ہمارے حصہ میں آئے۔ اختلاف اس حد تک پہنچ چکا تھا کہ قتل و قتال تک نوبت آگئی تھی بالآخر کعبہ مکہ اور خاندانِ قریش کے بڑے بڑے رہنماؤں کا اجلاس ہوا اور یہ فیصلہ ہوا کہ صبح سویرے جو شخص حرم کعبہ میں سب سے پہلے داخل ہوگا وہ حجر اسود کے نصب کرنے کا حقدار ہوگا۔ اگلی صبح سب سے پہلے سرورِ کائنات رحمتہ اللعالمین خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے پہلے حرم کعبہ میں تشریف لائے آپ نے حجر اسود نصب کرنے سے پہلے اس پتھر کو ایک چادر میں رکھ لیا۔ اور ہر خاندان کو چادر کے کونے پکڑا دیئے تھا اور پتھر کو اس مقام پر آنحضور علیہ السلام نے اپنے دستِ مقدس سے نصب فرما دیا اس طرح مستقبل میں ایک زبردست جنگ چھڑنے کا جو اندیشہ تھا وہ ختم ہو گیا۔ اس وقت حضور علیہ السلام کی عمر مبارک 35 سال تھی۔

حجر اسود کے خلاف سازشیں:۔

حجر اسود کی تاریخ مکمل اور مدلل لکھی جائے تو ایک اچھا خاصا کتابچہ

تیار ہو سکتا ہے. تاریخ میں اس کے خلاف سازشوں کا تذکرہ بھی ملتا ہے جو عبرت انگیز ہے. علماء اور مورخین تحریر فرماتے ہیں کہ مختلف ادوار میں اس جنتی پتھر کو، نیست و نابود کرنے کے لئے مختلف سازشیں کی گئی ہیں۔

پہلی سازش :

قبیلۂ جرہم، عمالقہ، ایاد اور قرامطہ قبائل کے لوگ بار ہا اس پتھر کو بیت اللہ شریف سے نکال کر لے گئے تاکہ وہ بیت اللہ کے مد مقابل اس نمونے کا ایک جعلی بیت اللہ تعمیر کر کے یہ پتھر اس میں نصب کر سکیں اور حقیقی بیت اللہ کی اہمیت اور عظمت ختم ہو جائے، لیکن ان کی یہ سازشیں ناکام ہوتی رہیں اور حجر اسود اپنے مرکز سے زیادہ عرصہ کبھی جدا نہ رہا. اور اپنے اصلی مقام پہ بہت جلد واپس ہوتا رہا۔

دوسری سازش :

امیر معاویہ کے لڑکے یزید جب حاکم تھے اس وقت ان کے حکم سے حصین بن نمیر نے جب عبداللہ بن زبیرؓ سے جنگ کرنے کے لئے مکہ معظمہ پر لشکر کشی کی تو حضرت عبداللہ نے اپنے ساتھیوں سمیت مسجد حرام میں پناہ لی اور دھوپ سے بچاؤ کے لئے خیمہ نصب کئے حصین بن نمیر نے جبل ابی قبیس اور جبل ابی کعبہ سے منجنیق کے ذریعہ حضرت عبداللہ اور ان کی فوج پر سنگباری کی. اس سے کعبۃ اللہ کو شدید ترین نقصان پہنچا حتیٰ کہ کعبہ شریف میں آگ لگ گئی جس کی وجہ سے حجر اسود اس حادثہ کا شکار ہو کر پھٹ گیا۔ اس عظیم سانحہ سے باشندگان مکہ اور خصوصاً حصین کی فوج بہت

گھبرائی اوران پر خوف طاری ہوگیا اور ایک ماہ بعد محاصرہ ختم کر دیا۔ بعد میں حضرت ابن زبیرؓ نے نئی تعمیر کعبہ کی۔

حجر اسود چونکہ آتشزدگی کی وجہ سے پھٹ گیا تھا اور تین ٹکڑے ہو گئے ابن زبیرؓ نے ان ٹکڑوں کو چاندی کے مضبوط پتروں اور تاروں میں جکڑ کر نصب کرا دیا تھا

تیسری اور آخری سازش:

تاریخ میں حجر اسود کو آخری بار باہر نکالنے کی سازش ۳۱۷ھ میں ہوگی۔ اور ۸ ذی الحجہ کو ابو طاہر سلیمان بن حسن قرمطی نے مکہ مکرمہ پر حملہ کر کے حجاج کرام کو لوٹا اور اسقدر خونریزی کی بقول مورخین دیوار کعبہ پر انسانی خون کے نشان بئیر زمزم لاشوں سے بھر اپڑا تھا۔ اس حملہ میں سلیمان حجر اسود کو نکال کر کوفہ لے گیا۔ جامع مسجد کوفہ میں اس نیت سے لگا دیا کہ اب حجاج کا رخ کوفہ کی طرف رہے گا۔ لیکن خلیفہ ابوالعباس الفضل ابن المقتدرؒ نے تیس ہزار دینار کے عوض قرامطوں سے خرید لیا۔ اور ۳۳۹ھ میں بائیس سال بعد حجر اسود خانۂ خدا کی دیوار میں پھر نصب کر دیا گیا۔

سفیدی سے سیاہی تک: کہتے ہیں کہ جب یہ پتھر جنت سے لایا گیا تھا اسوقت سفید تھا اور حضرت انسان کے گناہوں کی وجہ سے یہ سیاہ ہو گیا جب بالکل سیاہ ہو جائے گا تو قیامت آجائیگی حضرت قاضی عزیزالدین بیان فرماتے ہیں کہ میں نے ۶۰۷ھ میں حجر اسود کو دیکھا تو اس پر سفید دھبہ تھا۔ اس کے بعد یہ سفیدی ختم ہوتے ہوتے بالکل جاتی رہی۔ ابن خلیل کہتے ہیں کہ میں نے تین جگہ سفیدی دیکھی جو بتدریج سیاہی میں بدل گئی۔ حجر کے معنی پتھر اور اسود کے معنی سیاہ کے ہیں اسی لئے اسے حجر اسود کہتے ہیں۔

عبرت

اس عظیم پتھر حجرِ اسود نے ہمارے گناہوں سے عبرت حاصل کی اور سیاہ رنگ کا ہو گیا۔ کاش ہم بھی اپنے اوپر سرتاپا نظر ڈالیں تاکہ اس متبرک پتھر سے سبق حاصل کر سکیں۔

ملتزم!

بیت اللہ شریف کا وہ حصہ جو حجرِ اسود اور بیت اللہ کے دروازے کے درمیان ہے ملتزم کہلاتا ہے۔ اس مقام پر دعا خاص طور پر قبول ہوتی ہے رسول اللہ صلعم علیہ وآلہ وسلم نے اس جگہ دونوں ہاتھ سر کے اوپر سیدھے بچھا کر اپنا سینہ مبارک دیوار سے لگا کر اور رخسار مبارک بھی دیوار پر رکھ کر رو رو کر دعائیں مانگی تھیں۔ یہ انتہائی متبرک مقام ہے اور بہت ہی زیادہ فضیلت کا حامل ہے یہی وجہ ہے کہ یہاں ہر وقت لوگوں کا ہجوم رہتا ہے، دوسروں کو کوئی تکلیف پہنچائے بغیر جب بھی آپ کو موقع ملے مقام ملتزم سے چمٹ کر اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر نہایت عاجزی سے دعا مانگئے اگر عربی الفاظ یاد نہ ہوں تو جو بھی دل میں ہو مانگئے جس زبان میں جی چاہے مانگئے اور یہ سمجھ کر مانگئے کہ رب کریم کے آستانے پر پہنچ گیا ہوں رب کریم خود تو اس سے بالاتر ہے کہ ہم اس کا دامن تھام سکیں ہماری نارسائی پر ترس کھا کر اس نے یہ گھر ہمارے لئے بنا دیا تاکہ اس کے دامن سے لپٹ کر اپنی آرزوئیں پیش کرنے کی جو تمنا ہمارے دل میں ہے اسے ہم اس کے گھر کی چوکھٹ سے لپٹ کر پورا کر لیں۔

حجرِ اسود
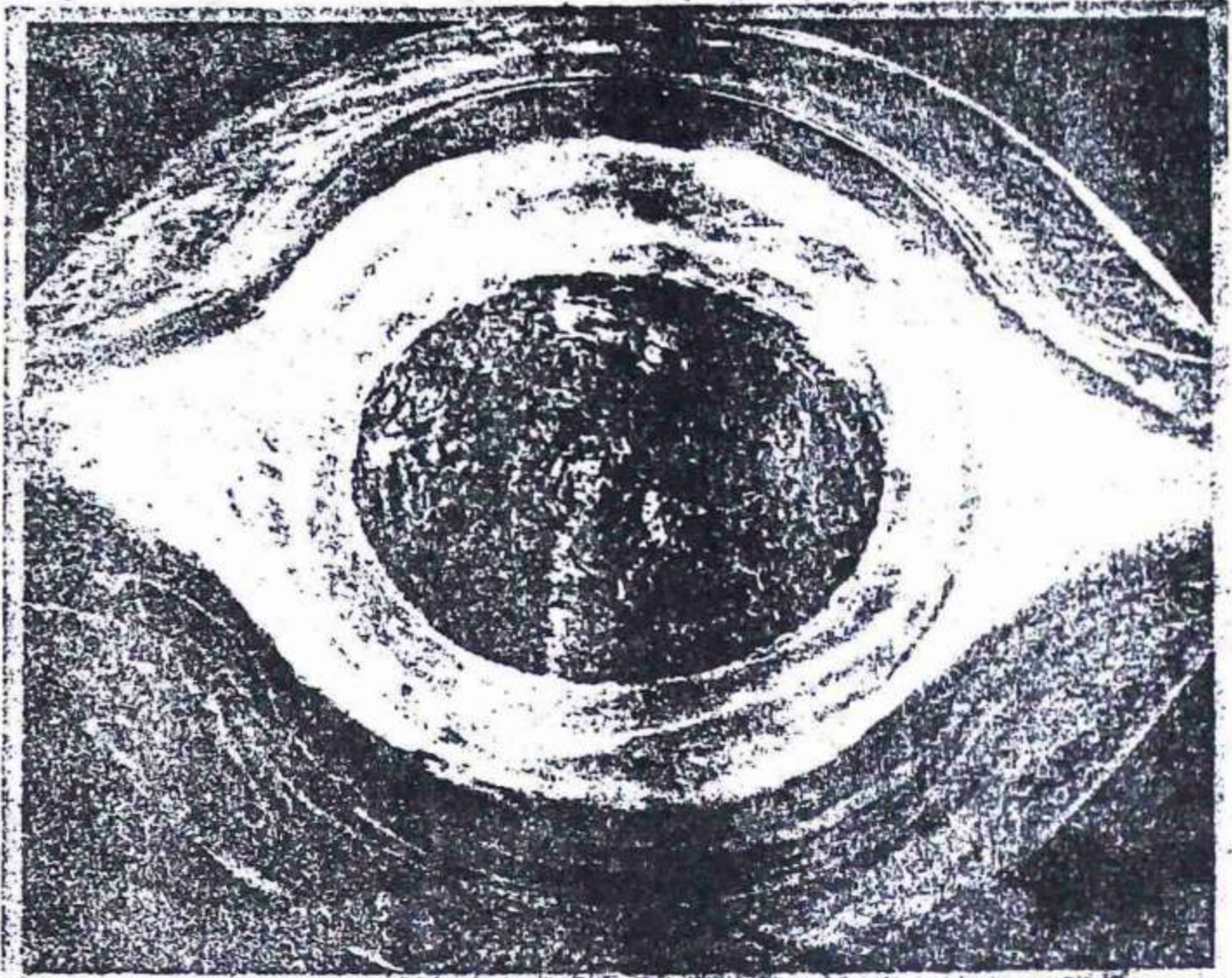
تمام حجاج کرام اس متبرک پتھر کو بوسہ دینا اپنا فرض اولین خیال کرتے ہیں اگر یہ پتھر اپنی جگہ سے ہٹ جائے تو سوائے اہلبیت اطہار علیہم السّلام کے کوئی دوسرا فرد اس کو اس مقام پر نہیں لگا سکتا۔ اس بات کے لئے تاریخ گواہ ہے۔ (وصی)

اعجاز بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" جب "بسم اللہ" نازل ہوئی تو تمام آسمان کانپنے اور تھرائے۔ اور زمین لرزنے لگی۔ اور فرشتوں نے تسبیح میں زیادتی کی اور یہی بسم اللہ" کے متعلق مولا علی علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ بائے "بسم اللہ کی "ب" کا نقطہ میں ہوں، اسی لئے یہی بسم اللہ" حضرت اسرافیل اور حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی پر، حضرت جبرئیل کے بازو پر، حضرت عزرائیل علیہ السلام کی ہتھیلی پر، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا پر، حضرت عیسٰی علیہ السلام کی زبان پر، حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی پر کندہ ہے۔ اور یہی بسم اللہ قرآن پاک کی ابتدا ہے۔

بسم اللہ شروع کلام اللہ کا ہے۔ اور ہر کام کی ابتدا بسم اللہ سے اگر شروع کی جائے تو بہت بہتر ہوتی ہے۔ کیونکہ اس نیک کام میں خالق دو عالم کی مرضی شامل ہوجاتی ہے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" قرآن کریم کی ایک مکمل آیت ہے جو اپنے اندر بے پناہ اعجاز اور کرامت رکھتی ہے۔ اس آیت میں خداوند کریم کی جمالی خصوصیات شامل ہیں جو باعثِ خیر و برکت ہے۔

۱۔ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نزدیک تر ہے اسم اعظم سے جس کے متعلق یہ کہنا کہ قدرت نے دریا کو کوزہ میں بند کر دیا ہے بالکل حقیقت ہے۔ اس آیت کے زیرِ دامن جو علوم و معانی اور اسرار پنہاں ہیں انکی وسعت پر تبصرہ انسانی قدرت سے باہر ہے۔

۲۔ حضرت علی مرتضیٰ امیر المومنین امام المتقین علیہ السلام نے اپنی علم افروز بزم میں اس ہی آیت کریمہ کے لئے دعویٰ فرمایا کہ اگر میں چاہوں تو بسم اللہ

الرحمٰن الرحیم" کی تفسیر میں ایک اونٹ کا بار سپردِ قلم کردوں" (بحوالہ تذکرہ خواص الامہ از سبطِ ابن جوزی صفحہ ۱۴۷)

۳۔ علوم قرآن میں خاندانِ رسالت کی خدمات۔

علوم قرآن کے لئے آل محمد علیہ السلام نے جو بیکراں خدمات پیش کی ہیں اُن کی اہمیت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ دیکھئے اس آیت کریمہ کی عظمت کا تعارف۔ بابِ مدینۃ العلم کس طرح بیان کر رہے ہیں۔ دوسری طرف اپنی فروتنی اور انکساری کی ایک انئی مثال دی۔ چنانچہ شیخ سلیمان بلخی نقشبندی اپنی کتاب ینابیع المودت صفحہ نمبر ۲۳۴ چھاپہ بمبئی میں رقمطراز ہیں کہ حضرت امام علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں وہ نقطہ ہوں جو "بسم اللہ" کے نیچے دیا جاتا ہے بسم اللہ ہر سورہ کا جز ہے اور بغیر اس کے "الحمد" مکمل نہیں ہے بشیر کار رسالتمآب کا ارشاد ہے کہ جب تم سورۃ الحمد پڑھو تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بھی پڑھو یہ سورہ کی آیتوں میں سے ایک آیت ہے اس آیت کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ قرآن شریف کے ہر سورہ کا جز بھی یہ آیت ہے۔ اہل سنت کے شیخ داامام محمد شربینی اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ ابن خزیمہ نے اپنی صحیح اسناد سے جناب اُمِّ سلمہؓ سے روایت نقل کی ہے کہ پیغمبر خدا نے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" کو ایک آیت، اور الحمد للہ رب العالمین سے و لا الضالین "تک چھ آیتیں شمار کی ہیں اور یہ ہر ایک سورہ کی پہلی آیت ہے سوائے سورۂ "برات" کے۔ اس لئے صحابہ کا اجماع ہے کہ دستِ مبارک کے مصحف میں ہر سورہ کی لوح پر بسم اللہ تحریر تھی سوائے سورۂ برأت کے (بحوالہ تفسیر سراج منیر جلد اول صفحہ ۶ چھاپہ کلکتہ۔

۴۔ مومن کی پہچان۔

۱ سوائے سورہ برأت کے

نماز پنجگانہ میں باواز بلند بسم اللہ کی تلاوت شانِ ایمان ہے جس کے مظاہرہ کا ہر برادرِ ایمانی کو حکم ہے۔ یہ سیرت حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ کی ہے جس کو عوام نے طاقِ نسیاں پہ رکھدیا ہے۔

امام فخر الدین رازی نے منصفانہ انداز سے اپنی تفسیر میں اس پر توجہ اس طرح دلائی ہے کہ حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہمیشہ بسم اللہ باواز بلند پڑھتے تھے جب بنو امیہ تخت و تاج کے مالک ہوئے تو انھوں نے حضرت علی علیہ السلام کے اثرات محو کرنے کے لئے بسم اللہ بلند بلند پڑھنے کا حکم امتناعی صادر کردیا۔ (تفسیر کبیر صفحہ ۱۱۱ چھاپہ کلکتہ)

۵۔ جناب امیر علیہ السلام اپنے دستِ مبارک سے "رحمان" الف کامل سے تحریر فرماتے تھے (بحوالہ تحقیق باسم اللہ از مرزا محمد شاہ عالم نامی پریس لکھنؤ)

۶۔ امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام نے ابن عباس سے تمام رات اس آیتِ مبارکہ صرف بائے بسم اللہ کے تمام و کمال فضائل بیان کئے بعد دامن شب تنگ ہوجانے کا شکوہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اگر گریبانِ سحر چاک نہ ہوجاتا تو میں ابھی کچھ اور بیان کرتا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس آیت کے فضائل اور موزوں نکات کوئی کیا بیان کرسکتا ہے جس کے شامل کئے بغیر سوائے سورۃ برأت کے ہر سورہ نامکمل ہے۔

آیت کے دنیاوی فائدے اور برکات

۷۔ اس آیت کریمہ کا فیض سب سے پہلے مسلمانوں کو یوں پہنچا کہ جب آیۂ انذر عشیرتک الاقربین" نازل ہوئی تو حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام فرماتے ہیں کہ سرکارِ رسالت نے مجھے حکم دیا کہ میں کچھ کھانے اور پینے کا

بند و بست کروں اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نزدیکی عزیزوں کو جمع کروں۔ میں نے ارشادِ رسولؐ کی بموجب چالیس آدمیوں کو جو کہ اقربائے رسولؐ خدا تھے جمع کیا ان میں جناب ابو طالبؑ عباسؓ بھی شامل تھے۔ جب میں ضیافت کے لئے کھانا لایا۔ حضرت رسولخداؐ نے کچھ گوشت اپنے ہاتھ میں لے کر تھوڑا سا بسم اللہ کہکر کھایا باقی طبق میں رکھدیا۔ اور فرمایا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہکر اس کھانے کو تناول فرمایئے۔ سب لوگ کھانا کھاکر سیر ہوگئے جناب امیر علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ قسم بخدا کہ علیؑ کی جان اس کے قبضہ قدرت میں ہے کہ اس مقدار طعام کو جو میں لایا ایک ہی آدمی کھالیتا اور دودھ کا پیالہ تو ایک آدمی کو بھی ناکافی تھا۔ مگر سب لوگ سیر و سیراب ہوگئے۔ (تاریخ الانبیا جلد سوم صفحہ ۱۴۵)

۸۔ حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو اچھی طرح پڑھا کرے گا اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (بحوالہ کنز العمال صفحہ ۲۲۰ حدیث ۴۰۵۶)

۹۔ سرورِ کائنات جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ معلم بچہ کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھاتا ہے تو خداوند عالم خود بچہ کے لئے اور پڑھانے والے کے لئے جہنم کی آگ سے نجات کا پروانہ لکھدیتا ہے۔

۱۰۔ علامہ زمخشری تحریر فرماتے ہیں کہ سرکار رسالت مآبؐ کا ارشاد ہے کہ جس دعا کے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھا جائے وہ دعا رد نہیں ہوتی ہے۔ پھر ارشاد ہوا کہ قیامت کے دن امت مسلمہ کے لوگ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی تلاوت کرتے ہوئے آئیں گے جس سے ترازو پران کی نیکیوں کا بوجھ بھاری ہوجائے گا یہ دیکھ کر دوسری امت کے لوگ کہیں گے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی امت کا

ترازو کا پلہ کس قدر جھکا ہوا ہے۔ اس پر انبیاء جواب دیں گے کہ ان کی ہر بات کے شروع میں خدا کے ناموں میں سے تین نام اللہ۔ رحمان۔ رحیم ایسے ہوا کرتے تھے کہ اگر وہ ایک پلہ پر رکھے جائیں اور دوسرے پلہ پر دنیا کی کل برائیاں رکھی جائیں جب بھی ان ناموں کا ثواب بھاری ثابت ہوگا۔
(برہان جلد اول صفحہ ۲۷ بحوالہ ربیع الابرار از زمخشری)

۱۱؎ یہ بسم اللہ کی ہی برکات تھیں کہ جس نے بلقیس کو ملک صبا سے دعوت دی اور حضرت سلیمان علیہ السلام سے عقد ہوا۔ قرآنِ کریم میں اس مکتوب شریف کی حکایت موجود ہے جس کا سرنامہ بسم اللہ الرحمان الرحیم تھا۔

۱۲؎ ابوبکر سراج صدر الاسلام کے مشہور عارف نے ایک علم آفریں صحبت میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے فضائل بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص ۷۸۲۵ مرتبہ بسم اللہ لکھ کر اپنے پاس رکھے خداوندِ عالم اسکو عظیم الشان ہیبت کا مالک قرار دیگا اور کسی بڑی طاقت کی ہمت نہ ہوگی جو اسکو ضرر پہنچا سکے۔ یہ ایک کامیاب عمل ہے جو بارہا تجربہ میں لایا گیا ہے۔

۱۳؎ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں کل انیس حرف ہیں جن کے اندر پورا قرآن سمویا ہوا ہے اس ہی طرح اسمائے پنجتن پاک یعنی محمدؐ۔ علیؑ۔ فاطمہؑ۔ حسنؑ حسینؑ میں بھی کل حروف انیس ۱۹ ہیں۔ یہ قرآن ناطق ہیں۔

۱۴؎ امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی تعریف اس طرح بیان کی "جو کچھ تمام قرآن میں ہے وہ سورہ فاتحہ میں ہے اور جو سورہ فاتحہ میں ہے وہ بسم اللہ میں ہے وہ اس نقطہ میں ہے جو "ب" کے نیچے ہے اور میں وہی نقطہ ہوں جو اس "ب" کے نیچے ہے۔
(بحوالہ خزینۃ الجواہر صفحہ ۷۵ از علامہ نہاوندی و کتاب مقامات النجات۔ از علامہ سید نعمت اللہ جزائری)

۱۵۔ جو کوئی شخص بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہے گا خداوند کریم اس کا نام نیک بندوں میں لکھتا ہے اور وہ بندہ کفر و نفاق سے دور / بیزار ہوتا ہے۔

۱۶۔ جو شخص بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہے گا اللہ تعالیٰ اس کے گناہ صغیرہ بخش دے گا۔

۱۷۔ جب کوئی شخص بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہتا ہے تو شیطان اس طرح سے پگھلتا ہے جیسے آگ سے سیسہ پگھلتا ہے۔

۱۸۔ جو شخص بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکے لئے ہر دن ہزار نیکیاں اور دس ہزار گناہ ہٹاتا ہے۔ (حدیث رسول)

۱۹۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی تاثیر یہ ہے کہ خوف دور ہو جاتا ہے اور اطمینان حاصل ہوتا ہے۔

۲۰۔ حضرت جبرئیلؑ نے سرکار رسالت مآبؐ سے ارشاد فرمایا کہ جو شخص بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتا ہے ڈر اور خوف اس سے دور ہو جاتا ہے۔

۲۱۔ حدیث رسولؐ میں منقول ہے کہ جو شخص بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اچھی طرح پڑھتا ہے قیامت کے دن رحمتِ الٰہی سے قریب رہے گا اور نعمتوں سے نوازا جائیگا۔

۲۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگر خداوند کریم نے میری امت کو عذاب دینا ہوتا تو کبھی بھی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو نازل نہ کرتا۔

۲۳۔ حدیث رسولؐ میں منقول ہے کہ جو شخص عمر کے تمام حصہ میں ایک لاکھ دفعہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی تلاوت کرتا ہے تو خداوند کریم اسکے جسم پر دوزخ حرام کر دیتا ہے۔

۲۴۔ حدیث میں منقول ہے کہ جو شخص گھر میں جاتے وقت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر داخل ہوگا تو اس کے گھر میں برکت ہوگی اور اگر ساتھ میں قل ہو اللہ احد بھی پڑھ لے تو یہ شخص جلد ہی غنی ہو جائے گا۔

۲۵؎ حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ اسم اعظم سے زیادہ نزدیک ہے۔ کہ جسقدر سیاہی آنکھ کی سفیدی سے نزدیک ہے۔

۲۶؎ ہر روز بارہ ہزار مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی تلاوت کرے بعد ازاں دو رکعت نماز بطور شکرانہ ادا کرے اور دعا کے لیے دست بلند کرے انشاء اللہ حیرت انگیز طور پر رزق میں برکت پائے گا۔ یہ عمل مسلسل بارہ دن تک کرنا چاہیے۔

۲۷؎ پسلی میں درد ہو تو مقام درد پر تین دفعہ ہاتھ پھیرے اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتا رہے۔ انشاء اللہ شفا پائے گا۔

۲۸؎ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اس کلام مبارک کو ہر روز سات سو چھیاسی مرتبہ پڑھے اور بعد ازاں سات سو چھیاسی دفعہ درود پڑھے پھر طلب حاجت کریگا مراد پائے گا۔

۲۹؎ گھر سے نکلتے وقت پانچ مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر اپنے چاروں طرف کلمہ کی انگلی سے حصار کر کے نکلے انشاء اللہ کسی حادثہ کا شکار نہ ہوگا۔ گھر پھر سے سالم واپس آئے گا۔

۳۰؎ علی بن ربیعہ کہتا ہے کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالبؑ کو دیکھا کہ گھوڑے پر سوار ہو رہے تھے جب پہلا قدم آپکا سواری پر آیا تو ارشاد فرمایا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور جب سنبھلکر بیٹھ گئے تو فرمایا الحمد للہ اور کہا رسولؐ اللہ اسی طرح آپ گھوڑے پر سوار ہوتے تھے۔

۳۱؎ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ جب سواری پر بیٹھو تو پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی تلاوت کرو۔ اس طرح کرنے سے حق تعالیٰ ایک فرشتہ (روحانی طاقت) اس سواری سے اترتے وقت تک ساتھ کرتا ہے تاکہ بسم اللہ پڑھنے والا حفاظت سے منزل تک پہنچ جائے۔ اگر ہم احکام الٰہی کو یاد رکھیں اور ان پر عمل کرتے رہیں تو اس دور انتشار میں جان کا ڈر نہیں رہے گا۔

۱؎ بحوالہ تسبیح فاطمہ۔ از سید آغا مہدی۔

ہر کام کی ابتدا بسم اللہ سے بہتر ہوتی ہے۔ بسم اللہ کے نقوش بھی عجیب کرامات کے حامل ہیں جو کوئی شخص مندرجہ بالا نقوش کو کاغذ۔ چاندی اور عقیق کی تختی پر لکھ کر رکھے اس کے علاوہ روزانہ ایک جلسہ میں بیٹھ کر مندرجہ بالا نقوش کو ۱۴عدد عربی و ۱۴ عدد عددی طریقے سے لکھ کر آٹے کی گولیاں بنائے اور بلاناغہ چالیس روز تک آب رواں میں جاکر ڈالے تو بلاشبہ بعد ختم میعاد۔ لکھنے والا ان نقوش کا حامل ہو جائے گا۔ پھر جس معاملہ میں ان نقوش کو ذریعہ بنائے گا حسب خواہش انشاءاللہ ضرور کامیاب ہوگا۔ خاصکر مریض کے بارے میں روزانہ دونوں نقوش کو لکھ کر اور آب طاہر سے دھو کر مریض کو پلائیں انشاءاللہ بہت جلد شفا ہوگی۔

اور اگر کسی شخص کو کوئی ایسی بیماری لاحق ہوگئی ہو کہ منھ پیٹ سے کسی عنوان خون آتا ہو تو تین روز تک ان دونوں نقوش کو لکھ کر آب طاہر سے پلائے۔ انشاءاللہ شفا ہوگی۔ اور جو سفر میں یا لڑائی میں جائے تو ان دونوں نقوش کو تاریخ یوم و ساعت سعید میں لکھے اور اپنے بازو پر باندھے انشاءاللہ کامیاب ہوکر ساتھ فتح کے لوٹے گا۔

ان نقوش کو پہننے سے پہلے بائیے بسم اللہ جناب امیر علیہ السلام کی نیاز شیرینی پر ضرور دلاکر معصوم بچوں میں تقسیم کرنا مت بھولیئے۔

بسم اللہ کی مزید فضیلت اگلے صفحات میں دیکھئے۔

نقش بسم اللہ

الرحیم	الرحمٰن	اللہ	بسم
بسم	اللہ	الرحمٰن	الرحیم
الرحمٰن	الرحیم	بسم	اللہ
اللہ	بسم	الرحیم	الرحمٰن

نوٹ:۔ اکثر عامل اس نقش میں "رحمان" کھڑے الف کے ساتھ اور بعض "رحمٰن" اس طرح تحریر کرتے ہیں۔ دونوں طرح سے نقش کا لکھنا ٹھیک ہے۔ یہ نام اللہ کا ہے۔ "جواہر القرآن" میں ہے کہ یہ نقش حصول فتح، حاجت روائی بگڑے کاموں کو بنانے اور تمام بلاؤں و آفتوں سے محفوظ رہنے کے لئے مفید و اکسیر ہے۔ یہ مجرب نقش مبارک شرف آفتاب میں لکھا جائے معطر کرکے اپنے پاس رکھا جائے۔ ہمیشہ با طہارت رہیں۔ انشاء اللہ ہر کام میں کشادگی ہوگی۔

بسم اللہ کا ایک اعجاز۔ ایک آزمودہ عمل

ایک نشست میں با طہارت با وضو قبلہ رو بیٹھ کر اوّل و آخر گیارہ مرتبہ محمد و آل محمد علیہ السلام پر درود پڑھ کر ۱۲ ہزار مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی تلاوت کرے پورے اعتقاد کے ساتھ اور توجہ کے ساتھ۔ انشاء اللہ ہر جائز حاجت پوری ہوگی۔ یہ عمل کچھ دنوں تک جاری رکھے۔

نماز کے بعد ایک تسبیح بسم اللہ کی ضرور پڑھئے۔ جو باعث ثواب ہے۔

نقشِ عرشی ۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ب ب ب ب ب

س س س س

م م م م

ااا ااا

ل ل ل

ہ ہ ہ ہ ہ ہ ہ ہ ہ

ر ر ر ر ر ر ر ر ر ر

ل ل ل ل ل ل ل ل

بسم

اللہ

الرّ الرّ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ر ر ر ر ر ر ر ر ر ر ر ر

ح ح ح ح ح ح

م م م م م م م م

ن ن ن

اا اا ا

ل ل ل ل

ر ر ر ر ر ر ر ر ر ر

حیم حیم حیم حیم حیم حیم حیم حیم

عددی نقش

۲۶۳	۲۵۸	۲۶۵
۲۶۴	۲۶۲	۲۶۰
۲۵۹	۲۶۶	۲۶۱

۲۔ جادو کاٹنے کے لئے یہ اکسیر ہے اول اور آخر گیارہ مرتبہ محمد وآلِ محمد علیہم السلام پر درود پڑھنے کے بعد چاندی کی تختی پر لکھے ہوئے نقش کی تلاوت کرے جادو یا سحر زدہ شخص پر دم کر دیجئے فوراً آرام آ جائے گا۔

۳۔ بیماریوں کو دور کرنے کے لئے چاندی کی تختی جس پر یہ نقش کندہ ہے مریض کے گلے میں ڈال دے اور اس تختی کو پانی میں ڈال کر پلانے سے مرض میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ اور مریض جلدی آرام پا جاتا ہے۔

نقش برائے حفظ و امان

یہ نقش مہر نبوت ہے اسکو چاندی کی تختی یا انگشتری پر کندہ کرا کے پاس رکھے۔ انشاءاللہ خشکی اور تری میں دشمن کے شر سے محفوظ رہیگا

نوٹ:۔ مندرجہ بالا نقوش عقیق کی تختی پر بھی کندہ کرلئے جا سکتے ہیں۔ میں نے کافی لوگوں کے پاس اس قسم کی عقیق کی تختیاں دیکھی ہیں۔

سونے کی انگشتری کا تاریخی واقعہ

حدیث اور تواریخ کی مستند کتابوں میں منقول ہے کہ ایک روز

بحرین کے چند عیسائی مدینہ میں رسولؐ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے انکی طرف کوئی خاص توجہ نہیں فرمائی یہ عیسائی عثمان بن عفان اور عبدالرحمٰن بن عوف کے پاس چلے گئے جن سے ان کی پہلے سے شناسائی تھی۔ اور وہاں جاکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے توجہی کی شکایت کی یہ دونوں صاحبان ان عیسائیوں کو لے کر امیرالمومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ اسلام کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے جناب امیر علیہ السلام نے ان لوگوں کو دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مخاطب نہ ہونے کی وجہ بتائی کہ تم لوگ سونے کی انگشتری اور ریشمی کپڑے پہنے ہوئے تھے اگر تم ان کو اتار کر آؤ تو اللہ کے رسولؐ تم لوگوں سے کلام کریں گے۔ یہ لوگ دوسرے دن سرکار رسالت مآب کی خدمت میں بغیر ان چیزوں کے حاضر ہوئے آنحضرت نے ان لوگوں سے گفتگو کی اور اسلام کی دعوت دی ان عیسائیوں نے دعوت اسلام قبول نہیں کی۔ اور مباہلہ کے لئے تیار ہوئے۔ اس کے بعد مباہلہ کا تاریخی واقعہ پیش آیا جس کا قرآن حکیم میں بھی تذکرہ ہے۔ یہ مباہلہ اللہ کے پاک رسولؐ نے اپنی پاک اولاد جنکو تاریخ اسلام میں اہل بیت رسولؐ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے (یعنی علیؑ۔ فاطمہؑ۔ حسنؑ۔ حسینؑ) ان کے ساتھ مل کر فتح کیا اور اسلام کی حقانیت کو دنیا کے سامنے پیش کیا۔

△
△△

نوٹ

عقیق کی بنی ہوئی تسبیح پر تسبیح فاطمہ سلام اللہ علیہا کی تلاوت بہت متبرک اور افضل عمل ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تسبیح فاطمہؑ کی فضیلت اور خصوصیات

اس کا روزمرہ زندگی پر اثر

اس دعا سے اچھی اگر کوئی اور دعا ہوتی تو اللہ کا رسولؐ اپنی بیٹی کو ضرور تعلیم کرتا

قبولیتِ دعا کے لئے خاکِ شفا پر اسکی تلاوت کرنا چاہیئے۔

یہ ایک ایسا عظیم اور معتبر ذکر عمل اور دعا ہے جس کو سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر قسم کی چھوٹی بڑی دنیاوی پریشانیوں اور تکالیفوں سے نجات کے لیئے اپنی لختِ جگر خاتون جنت بی بی فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو امیرالمومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی موجودگی میں اسکی تعلیم فرمائی۔ سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مزید ارشاد فرمایا اے میری پیاری بیٹی اگر تم یہ دعا برابر پڑھتی رہوگی تو تم ہر قسم کی پریشانیوں سے محفوظ رہوگی۔ اصولِ کافی میں حضرت حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی عبادت اور اس کی حمد کے لیے تسبیح فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے بہتر اور افضل اور کوئی شئے نہیں۔ اگر اس سے بہتر کوئی چیز ہوتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ضرور جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو اس تسبیح کے بدلہ اسی کی تعلیم فرماتے (کافی)

تسبیح فاطمہؑ کے سلسلے میں مزید کچھ تحریر کرنے سے پہلے تسبیح والی بی بی خاتون جنت سلام اللہ علیہا کے نام "فاطمہؑ" کی تشریح اور اس کے معانی کو سمجھنا ضروری ہے۔ تاکہ لوگوں کو یہ معلوم ہوجائے کہ جس کے نام نامی میں کتنی خیر اور برکت ہے تو اس پاک بی بی سے منسوب عمل کی کتنی فضیلت ہوگی اور ربِّ جلیل کی بارگاہ میں کتنا مقبول عمل ہوگا۔

وجہ تسمیہ فاطمہؑ

سنی شیعہ کتب میں متعدد احادیث نقل ہوئی ہیں جس میں لفظ فاطمہؑ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ آپ کے نام کے متعلق حضرت پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ طاہرین علیہم السلام کے ارشادات گرامی یہ ہیں۔

فاطمہ کو اس لئے فاطمہ کہا گیا ہے کہ آپ اپنے دوستوں، محبت کرنے والوں اور اپنی ذریت کو دوزخ سے نجات دلائیں گی نیز اپنے ماننے والوں کی شفاعت فرمائیں گی۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ خداوند عالم نے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کو اپنے نور عظمت سے خلق فرمایا ہے۔ وہ اپنی ذریت کے وجود کا ذریعہ، وسیلہ، ہر پریشانی اور شر سے دور رکھنے والی جانی جاتی ہیں۔

ابوالورد بن ثمامہ سے روایت ہے کہ حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے ایک مرتبہ بنی سعد کے کسی شخص سے کہا میں تجھے بی بی فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا حال سناتا ہوں کہ چکی پیستے پیستے ان کے ہاتھوں میں گٹے پڑ گئے تھے گھر میں جاروب کشی سے کپڑے میلے ہو جاتے تھے۔ چولہے میں آگ روشن کرتے کرتے ان کے کپڑے دھوئیں کی رنگت کے ہو جاتے تھے تو میں نے بی بی خاتون پاک سلام اللہ علیہا سے کہا کہ آپ اپنے پدر بزرگوار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں جاکر اس دنیاوی پریشانیوں کی بابت عرض کیجئے کہ وہ آپ کو کوئی خادمہ دے دیں تاکہ آپ کو ان تمام مشقتوں سے نجات مل جائے۔ میرے کہنے پر وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت عالی مرتبت میں حاضر ہوئیں۔ مگر یہاں دیکھا کہ سرکار رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ لوگوں سے مصروف گفتگو ہیں جس کی وجہ سے آپ کچھ دیر قیام کرنے کے بعد گھر واپس تشریف لے آئیں۔

دوسرے دن خاتونؑ جنت پھر سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت

میں حاضر ہوئیں کچھ دیر قیام کے بعد واپس تشریف لے گئیں

امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے دریافت کیا اے بنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا آپ سرکار رسالت مآب کی خدمت عالی میں گئیں تھیں۔ بی بی نے جواب دیا کہ گئی تھی لیکن بابا جان سے اپنا مقصد انکی جلالت اور بزرگی کی وجہ سے بیان نہ کر سکی۔

دوسرے دن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود خاتون جنت بی بی زہرا سلام اللہ علیہا کے گھر تشریف لائے اور دریافت کیا کہ لخت جگر میرے پاس کیوں تشریف لائی تھیں۔ لیکن فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کچھ بھی نہ بولیں لیکن امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے بعد درود وسلام کے ارشاد فرمایا۔ یا رسول اللہ بی بی زہرا سلام اللہ علیہا کے ہاتھوں میں مسلسل چکی پیسنے کی وجہ سے سخت قسم کے گٹے پڑ گئے ہیں گھر میں جاروب کشی کرتے کرتے اور چولہے میں کھانا پکانے کے لیے آگ جلاتے جلاتے دھوئیں سے کپڑے میلے ہو جاتے ہیں۔ کاندھے پر پانی کی مشک اٹھاتے اٹھاتے گھٹھل بن گیا ہے اس لئے ہم نے خاتون جنت سے کہا کہ آپ سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت عالی مرتبت میں جائیں اور عرض کریں کہ اس دنیا داری تکلیف کو دور کرنے کے لئے مدد فرمائیں۔ اور کسی خادم کا انتظام فرمادیں تو بہتر ہوگا۔ اس طرح بی بی زہرا سلام اللہ علیہا کو ان مشقتوں سے نجات مل جائے گی۔ اسی لئے بی بی زہرا سلام اللہ علیہا خدمت رسالت مآب میں حاضر ہوئی تھیں کہ آپ کے پاس جو اسیر آئے ہوئے ہیں ان میں سے ایک کو کنیز کے طور پر حاصل کریں کتاب تبسر ازی میں مرقوم ہے یہ سننے کے بعد آنحضرت کچھ دیر تک خاموش کھڑے رہے اور آنکھیں آبدیدہ ہوگئیں پھر گویا ہوئے اے میری لخت جگر اس والاصفات کی عظمت وجلالت کی قسم جس نے مجھ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے اس وقت مسجد میں چار سو افراد ایسے ہیں جن کے پاس نہ کھانے کے لئے کچھ ہے نہ پہننے کے لیے۔ اگر مجھ کو اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ

اس طرح تمہارے اجر و ثواب میں کمی آجائے گی تو میں تمہیں ایک کنیز ضرور دے دیتا اس کے علاوہ جو اسیر آئے ہیں ان کو فروخت کر کے ان کی قیمت اہل صفہ کو دینا چاہتا ہوں۔ لیکن پیاری بیٹی پھر بھی تمہاری اس دنیاوی تکلیف اور پریشانی دور کرنے کے لئے تم لوگوں کو ایسی دعا تعلیم کئے دیتا ہوں جو ہر پریشانی اور تکلیف دور کر دے گی اس کے بعد اللہ کے اس نبی نے اپنی لخت جگر کو ایک تسبیح تعلیم فرمائی جو بعد میں تسبیح فاطمہ کے نام سے منسوب ہوگئی (صحیح بخاری۔ صحیح مسلم)

اے بیٹی جب تم سونے کے لئے جایا کرو تو چونتیس مرتبہ الحمد للہ تینتیس مرتبہ سبحان اللہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر کہہ لیا کرو۔ اس طرح تمہاری تمام الجھنیں اور پریشانیاں دور ہو جائیں گی۔ آرام اور سکون سے نیند آئے گی امیر المومنین اور خاتون جنت بی بی زہرا سلام اللہ علیہا نے عرض کی بابا جان ہم اللہ اور اس کے رسولؐ برحق کے حکم پر راضی ہوں (عیون الاخبار الرضا)

امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے خاتون جنت سلام اللہ علیہا سے ارشاد فرمایا کہ ہم لوگوں نے سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اپنی دنیاوی تکلیف اور پریشانی دور ہونے کی خواہش کی تھی۔ لیکن اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دنیا و آخرت دونوں جہاں کی پریشانی اور تکلیف سے نجات کا راستہ دکھا دیا۔

قارئین اکرام سے ایک اہم سوال۔ طلب کنیز اور تسبیح فاطمہ سلام اللہ علیہا کے درمیان کون سا ایسا ربط ہے۔ ظاہراً دونوں چیزیں الگ الگ مقام رکھتی ہیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ لوگ ان دعاؤں اور عملیات سے فائدہ اٹھائیں اس بنا پر مرسل اعظمؐ نے یہ تسبیح امیر المومنین کی موجودگی میں اپنی لخت جگر فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو تعلیم فرمائی تھی کیونکہ اللہ کے رسول کو علم تھا کہ ہمارے امتیوں کو قدم قدم پر دنیاوی

تکالیف اور پریشانیاں تنگ کریں گی۔ اس وجہ سے آپ نے اس عمل کو اپنے لخت جگر کو تعلیم فرما کر ہم تک پہنچائی۔ اگر اس عمل سے کوئی اچھا عمل ہوتا تو اس کی تعلیم فرماتے۔

ہر دنیاوی پریشانی کو دور کرنے کے لئے "تسبیح فاطمہؑ" کا ورد ضروری ہے لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ تسبیح فاطمہؑ کا پڑھنا کس طرح کنیز یا غلام کی کمی کو پورا کر سکتا ہے یہ بات عام فہم ہے اول یہ کہ خداوند کریم کا ذکر خصوصاً جب اس ذات اقدس کی تکبیر و تقدیس کی جائے۔ اس کا شکریہ ادا کیا جائے اس کی تسبیح کی جائے تو اس عمل سے انسان کی قدرت و طاقت میں اضافہ ہو جاتا ہے اور خداوند کریم اس کی ہر مشکل میں مدد فرماتا ہے اور جسمانی مشقت کے دوران تھکاوٹ محسوس نہیں ہوتی۔ اس وقت ہر انسان کنیز و غلام کے بغیر اپنے ہر کام کو انجام دیتا ہے اور کسی دوسرے انسان کی مدد کی ضرورت محسوس نہیں کرتا۔ دوسرا یہ کہ اکثر اوقات گھریلو کاموں میں تھکاوٹ اس وقت ہوتی ہے جب کام بے ترتیب رہ جائیں۔ گھر کا انتظام درہم برہم ہو جائے۔ لیکن جب خداوند کریم و رحیم انسان کا حامی و مددگار ہو اور اس کے ہر کام کی انجام دہی میں توفیق عطا فرمائے تو اس وقت اکثر کام خود بخود حل ہو جاتے ہیں اور انسان خود ہی بڑی آسانی سے گھر کے تمام کام انجام دے دیتا ہے۔ یہ اس خالق کائنات کی قدرت کاملہ کا کرشمہ ہے۔

(بحوالہ کتاب انوار زہرا از سید حسن الطحی صفحہ ۶۲ تا ۶۳ ناشر ولی العصر ٹرسٹ جھنگ)

قاری رضاء المصطفےٰ اعظمی خطیب نیو میمن مسجد بولٹن مارکیٹ کراچی اپنی تحریر کردہ کتاب مجموعہ وظائف ناشر مکتبہ رضویہ کراچی صفحہ نمبر ۲۱۰ پہ رقم طراز ہیں کہ دن بھر محنت کرنے اور طویل سفر کرنے پہ کسل مندی دور کرنے کے لیے تسبیح فاطمہؑ سے بہتر کوئی وظیفہ نہیں ہے۔ تسبیح فاطمہؑ پڑھ کر سوئے جب صبح کو اٹھے گا

تو اسے معلوم ہوگا کہ رات بھر کنیزوں نے ہاتھ پیر دبائے ہیں۔ وہ بدن کے لیے اور گرنے سے ٹوٹ جانے پر یہاں تک کہ اگر کسی عضو پر عیب ہو جانے کا اندیشہ ہو تو تسبیح فاطمہؑ کا ورد کرے اور اگر کوئی عضو معطل ہو گیا ہے تو اس کا ورد جاری رکھے رفتہ رفتہ وہ عیب جاتا رہے گا۔ اور فضیلت کا یہ عالم کہ اس دن وہ تمام جہان میں کسی کا عمل اس کے برابر بلند نہ کیا جائے گا۔

تسبیح فاطمہؑ کی فضیلت، ائمۂ اطہار علیہم السلام کی نظر میں۔

(۱) امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہم اپنے چھوٹے بچوں کو فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی تسبیح کا امر دیتے ہیں جیسا کہ ان کو نماز کا حکم دیتے ہیں۔ پس اس کو ترک نہ کرنا۔ کیونکہ جو اسے ہمیشہ پڑھتا رہے بدبخت اور شقی نہ ہوگا۔

(۲) روایت معتبرہ میں ہے کہ وہ ذکر کثیر کہ جس کا خداوند نے قرآن کریم میں حکم دیا ہے وہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی تسبیح ہے جو شخص نماز کے بعد ہمیشہ پڑھے اس نے خدا کو بہت زیادہ یاد کیا۔ اور آیت قرآنی "ذکروا اللہ ذکر کثیراً" پر عمل کیا ہے (بحوالہ مفاتح الجنان صفحہ ۴۸)

(۳) روایت معتبر میں ہے کہ جو شخص نماز کے بعد پہلو نہ بدلے اور فوراً تسبیح فاطمہؑ کی تلاوت شروع کردے اس کو ہزار رکعتوں کا ثواب ملتا ہے۔

(۴) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جو شخص تسبیح فاطمہؑ کے پڑھنے کے بعد استغفار کی تسبیح کی تلاوت کرے گا خداوند کریم اس کے تمام گناہ بخش دے گا۔

(۵) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص نماز کے بعد فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی تسبیح پڑھے گا اس جگہ پاؤں وہاں حرکت کرنے سے پہلے اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے اور اس پر بہشت واجب ہو جائے گی۔

(بحوالہ مفاتیح الجنان صفحہ ۳۸) (۶) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ میرے نزدیک ہر نماز کے بعد فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی تسبیح کی تلاوت ہر دن ہزار رکعت نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ (۷) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ اللہ کی عبادت تسبیح فاطمہؑ سے بہتر نہیں کی گئی۔ اگر اس سے کوئی اور عبادت بہتر ہوتی تو رسول خدا وہی عبادت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو عنایت فرماتے۔ (۸) امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ جو شخص نماز پنجگانہ کے بعد تسبیح فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی تلاوت کے بعد ایک دفعہ "لا الہ الا اللہ" کی بھی تلاوت کرے تو خداوند کریم اس کو بخش دیگا۔ اور اس کی مراد کو پوری کرے گا (۹) رات کو سونے سے پہلے تسبیح فاطمہؑ کو اس ترتیب سے پڑھنا چاہیئے جس کے پڑھنے کے ثواب ہی ثواب ہے۔ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ، الحمد للہ ۳۳ مرتبہ اور اللہ اکبر ۳۴ مرتبہ (۱۰) امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ خاک شفا سے بنی ہوئی تسبیح پڑھنا باعث ثواب ہے۔ اس تسبیح کو ہر وقت پاس رکھنے سے مصیبت اور پریشانی سے نجات ملتی ہے۔

فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی تسبیح کی ساخت؟

خاتون جنت سلام اللہ علیہا نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے عمل کو کرنے کے لئے آپ نے اون کو گرہ لگا کر تسبیح بنائی تھی اور اس پر تلاوت فرماتی تھیں۔ لیکن جناب حمزہ بن عبد المطلبؓ کی شہادت کے بعد آپ ان کی قبر کی مٹی سے دانے بنا کر تسبیح کی شکل دے کر اس پر تلاوت کرتی تھیں۔ ائمہ معصومین علیہم السلام کا ارشاد ہے کہ شہید کربلاؑ کی قبر کی خاک کی مٹی کی بنی ہوئی تسبیح پر ذکر الٰہی کرنا عمل کو چار چاند لگاتا ہے۔ (۱۱) امام زمانہ علیہ السلام سے روایت ہے کہ جس شخص کے ہاتھ میں خاک شفا کی تسبیح ہوگی اور ذکر کرنا بھول جائے تو پھر بھی اس کے لئے لکھا جائیگا۔ (بحوالہ مفاتیح الجنان صفحہ ۴۳)

۱۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ ایک تسبیح کی تلاوت کے بعد ایک تسبیح استغفار کی تلاوت کرے تو ہمیشہ ۲۰ تسبیحوں کی تلاوت کا ثواب ملتا ہے۔ اگر کچھ نہ پڑھے تو تسبیح کے دانوں پر انگلیاں پھیرتا رہے تو ایک تسبیح کے عوض ۲۰ تسبیحوں کا ثواب ملے گا۔

(بحوالہ مفتاح الجنان صفحہ ۴)

۱۴۔ ایک روایت میں ہے کہ جب جنت کی حوریں کسی فرشتہ کو زمین پر جاتے دیکھتی ہیں تو اس سے درخواست کرتی ہیں کہ ان کے لئے سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کی تربت کی خاک کی تسبیح اور سجدہ گاہ ضرور لیتے آنا۔

۱۵۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت ہے کہ مومن کو اپنے پاس پانچ چیزیں رکھنا ضروری ہیں (۱) تسبیح (۲) جائے نماز (۳) کنگھی (۴) مسواک (۵) عقیق کی انگوٹھی۔

۱۶۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے جو شخص تربت سید الشہداؑ کی خاک کی بنی ہوئی تسبیح پر ایک مرتبہ تلاوت اللہ اکبر الحمد للہ اور سبحان اللہ کی کرتا ہے۔ خداوند کریم اس کے لئے چار سو حسنہ لکھتا ہے۔ چار سو گناہ مٹاتا ہے۔ چار سو حاجتیں پوری کرتا ہے اور اس کے چار سو درجات بلند کرتا ہے (مفاتیح)

(۱۷) گھریلو پریشانیوں کو دور کرنے کے لیے مثلاً بیماری۔ نوکری۔ کاروبار میں ترقی امتحان میں کامیابی۔ حاکم کے خوف سے نجات۔ دشمن کے قہر سے نجات۔ درازی عمر شادی وغیرہ کے لئے دو رکعت نماز حاجت پڑھنے کے بعد پانچ مرتبہ تسبیح فاطمہؑ کی تلاوت کرے، اول و آخر محمد و آل محمد علیہم السلام پر درود کی ایک ایک تسبیح پڑھ کر دعا کرے انشاء اللہ بی بی زہرا سلام اللہ علیہا کے صدقے میں مراد جلدی پوری ہو گی۔ یہ عمل کچھ دنوں تک گھر کی عورتیں ماں بیٹی یا بیوی کریں۔ دنیاوی پریشانیوں سے نجات ہو گی۔ اس سے اچھا کوئی عمل نہیں ہے

۱۸۔ عورتوں کے لئے ہاتھوں کی انگلیوں پر ذکر کرنا افضل ہے۔

تاریخ اسلام کے قیمتی نایاب متبرک پتھر

ایرانی فرہنگی سفارت جمہوری اسلامی ایران اسلام آباد نے ایک نایاب کتاب بنام میراث جاوراں دو جلدیں ۱۹۹۲ء میں شائع کیں۔ ان کتابوں میں مسجد امام بارگاہ اور متبرک مزارات جو پاکستان میں زمانہ قدیم سے موجود ہیں۔ انکی دیواروں پر جو متبرک پتھر کے کتبہ نصب ہیں ان کے فوٹو اصلی حالت میں کتاب میں موجود ہیں۔

اس کتاب کی جلد اول میں حضرت داتا گنج بخش لاہور کی دیولد یادو متبرک قدیمی کندہ متبرک پتھر بھی نصب ہیں۔ ان پتھروں پر جو فارسی زبان کے اشعار کندہ ہیں وہ پیش خدمت ہیں۔ (رباعی خواجہ اجمیری)

شاہ است حسینؑ بادشاہ است حسینؑ دین است حسینؑ دین پناہ است حسینؑ
سر داد نداد دست در دست یزید حقا کہ بنائے لا الہ است حسینؑ

مزید صفحہ ۵۰۷ پر لوح مزار پر کتبہ پر شجرہ کا آخری شعر

حسن بصری مرید مرتضےٰ بود۔ علی را پیر کامل مصطفےٰ بود۔

کتاب

حضرت علیؑ کا ارشاد، شہد دوا بھی، غذا بھی۔

گھر بیٹھے اس کتاب کے ذریعہ بیماریوں کا علاج خود کیجیئے

چند کامیاب اور آزمودہ وظائف

اے دنیا کے مظلومو اور پریشان حال لوگو! عجائب خدا کے جلوہ بردار حضرت علی ابن ابی طالبؑ کو ذرا اپنی مدد کے لئے پکار کر دیکھو تم کو ہر مصیبت اور پریشانی اور بلا میں آنکو مشکل کشا پاؤ گے۔ اور جب دعا مانگنے لگو تو سرکار رسالتؐ کی نبوت اور حضرت علی علیہ السلام کی ولایت کو وسیلہ بناؤ کیونکہ دنیا میں یہی لوگ خدا کی طرف سے حاجت روائی کے لئے ہیں۔

برائے **وسعت رزق** ۱۔ ہر نماز کے بعد تیس مرتبہ "لا الٰہ الا اللہ الملک الحق المبین ہ" پڑھے۔ رزق میں بہت برکت ہوگی۔

۲۔ نماز عشاء کے بعد ایک تسبیح الکریم الوھاب ذوالطول پڑھے۔ خداوند عالم اس دعا کے پڑھنے والے کو وہاں سے رزق عطا کرے گا جہاں سے اس شخص کو امید نہ ہو۔

دست غیب کا عمل:۔

۳۔ کسی بھی نماز کے بعد ایک تسبیح "الوھاب" کی پڑھنے سے محتاجی دور ہوتی ہے

۴۔ بہتر (۷۲) دن تک ہر روز محمدؐ و آل محمدؐ علیہ السلام پر ۱۱ مرتبہ درود پڑھنے کے بعد ۷۲ مرتبہ السبا ط کی تلاوت کرے انشاء اللہ رزق کی فراوانی میں غیب سے ترقی پائے گا۔

۵۔ علی الصبح کسی شخص سے گفتگو کرنے سے پہلے ایک ہزار مرتبہ "۹" کو لکھ کر اپنے پاس رکھے اور بعد ازاں ہر ایک ہزار مرتبہ "۹" ورد کرے رزق میں کشادگی آئے گی۔

۶۔ دونوں وقت کھانا باوضو کھانے سے رزق میں برکت ہوتی ہے۔

اور باوضو رات کو سونے سے ساری رات عبادت میں شمار ہوتی ہے۔

۷۔ جو شخص سورہ وَالعٰدیٰت کو امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے اسم مبارک کے اعداد (۱۱۰) کے مطابق یعنی ایکسو دس مرتبہ تلاوت کرے گا تو پڑھنے والے کو ایسی جگہ سے روزی ملے گی جس کا اس کو گمان بھی نہ ہوگا۔ یہ سورہ امیر المومنین کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

۸۔ دولتِ عظیم اور وسعتِ روزی کے لئے دس جمعے پے در پے ترکِ حیوانات کر کے ۱۲ ہزار مرتبہ ایک جلسہ میں "اَلغَنِیُّ المُغنِی" کا ورد کرے۔ خداوند کریم دنیا و عقبیٰ میں پڑھنے والے کو غنی اور بے نیاز کر دے گا۔

۹۔ اول وقت ہر روز تین سو آٹھ (۳۰۸) مرتبہ "یَا رَزَّاقُ" کی تلاوت کرے تو انشاءاللہ روزی میں فراخی ہوگی۔

۱۰۔ نماز صبح سے پہلے اپنے مکان کے چاروں کونوں میں دس دس مرتبہ کہے "اَلرَّزَّاقُ" یہ عمل داہنے ہاتھ کے کونے سے شروع کرے اور قبلہ کو چلے فقر و فاقہ اور بے سروسامانی سے خلاصی پائے گا۔

۱۱۔ ان چار اسموں کو ایک دن میں ہزار مرتبہ بغیر کسی سے بات چیت کئے پڑھے تو آسودگی اور تونگری اس کی طرف دوڑ کر آئے گی۔

"یَا غَنِیُّ یَا قَوِیُّ یَا مَلِیُّ یَا وَلِیُّ"

۱۲۔ برائے ادائے قرض

ہر نماز کے بعد بکثرت اَستَغفِرُ اللّٰہَ رَبِّی وَاَتُوبُ اِلَیہِ کی تلاوت کرے پریشانی جلد دور ہوگی۔

۱۳۔ ہر نماز کے بعد سجدہ میں جا کر محمد و آلِ محمد علیہ السلام پہ درود پڑھنے کے بعد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہکر چودہ مرتبہ" الوہاب" کی تلاوت کرے یہ عمل کچھ دنوں تک جاری رکھے۔

۱۴۔ بعد نماز عشا محمدؐ و آل محمد علیہ السلام درود پڑھنے کے بعد دس تسبیح بسم اللہ اللھم صل علی محمد و آل محمد کا ورد کرے انشاءاللہ جلد ہی قرضہ کی لعنت سے نجات پائے گا۔

رزق کی زیادتی کے لئے

۱۵۔ ۷، ۷ مرتبہ ۷، دن تک بعد نماز فجر الباسط کا ورد کرے پہلے ۱۱ مرتبہ محمدؐ و آل محمد علیہ السلام پر درود اوّل اور آخر ضرور پڑھے۔

۱۶۔ ہر نماز کے بعد ایک تسبیح لا الہٰ الا اللہ الملک الحق المبین" رزق میں وسعت پیدا ہوگی۔

۱۷۔ ہر نماز کے بعد العلیُّ العظیمُ کی ایک تسبیح ضرور تلاوت کرے۔ یہ اسم اعظم ہے ہر کام کے لئے بہتر اور متبرک ہے۔ مومن کو اس کی تلاوت کثرت سے کرنا چاہیئے۔

۱۸۔ نمازِ فجر کے بعد تین سو آٹھ مرتبہ "یا رزّاقُ" پڑھا کرو روزی اور رزق میں برکت ہوگی۔

۱۹۔ عمل عظیم التاثیر

شیخ بہائی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی ان اسموں کو ایک ہزار دو سو مرتبہ ایک جگہ ایک بیٹھک میں بغیر اٹھے اور بلا پاؤں بدلے بلا تکلم احد خلوت میں

پڑھے تو اسی روز بفضل الٰہی غنی ہو جائے بشرطیکہ شک نہ کرے اور مایوس نہ ہو۔ اور حرام اور مشتبہ روزی نہ رکھتا ہو اور جھوٹ نہ بولتا ہو اور پابند شرع ہو عمل کرنے سے پہلے ۱۱ مرتبہ محمدؐ و آلِ محمدؐ پر درود پڑھے۔ پھر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے کے بعد یا قویُّ یا غنیُّ یا ولیُّ یا ملیُّ یا وصیُّ کی بارہ سو مرتبہ تلاوت کرے۔ یہ عمل بہت آزمودہ اور کامیاب ترین وظائف میں سے ہے خلوص. جائز حلال چیز کی خواہش ہونا چاہیئے۔

بیماریوں کے دور کرنے کی دعا

۲۰۔ جو شخص "یا شافی" کو کسی مریض پر ۳۵۱ مرتبہ پڑھ کر دم کرے انشاءاللہ مریض شفا پائے گا۔ یا مریض خود پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے امراضِ ظاہری اور باطنی دور ہوں گے اور عجب نہیں کہ یہ شخص پھر بیمار نہ ہو۔ اس کے علاوہ کھانے اور پانی پر بھی مریض کو دم کر کے دیا جا سکتا ہے۔

۲۱۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ جو مریض صبح کی نماز کے بعد روز تیس (۳۰) مرتبہ ۴۰ (چالیس) دن تک مسلسل مندرجہ ذیل دعا کی تلاوت کریگا حق تعالیٰ ننانوے قسم کی بلاؤں کو اس سے دفع کرے گا اور ابھی چالیس دن پورے بھی نہیں ہونے پائیں گے کہ مریض صحت یاب ہو جائیگا "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ ربّ العالمین ہ تبارک اللہ احسن الخالقین ط لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ط الحمد للہ ربّ العالمین حسبنا اللہ و نعم الوکیل ط

۲۲۔ مریض کے سرہانے ۱۰۰ سو مرتبہ "یا سلام" پڑھ کر اس پر دم کیا جائے

تو مریض شفا پائیگا اور مرض کی شدت سے جلدی نجات پا جائے گا۔
۲۳۔ ہر درد اور دکھ کے لئے اَلْمُجِیْدُ کو کثرت سے پڑھے۔ کیونکہ یہ مرض کے دور کرنے کا اسم اعظم ہے جتنی زیادہ تلاوت کی جائے کم ہے
۲۴۔ مریض کے سرہانے صبح اور شام ۱۱۰ مرتبہ یاشافی یا کافی یا علیٰ مدد پڑھ کر دم کیجئے یا پانی پر دم کرکے پلایئے انشاء اللہ جلدی مریض کو شفا ملے گی۔

لاعلاج مرض کا شرطیہ علاج

۲۵۔ ہر مرض کے لئے جس کے علاج سے مایوس ہو گیا ہو اور ہر حاجت کے لئے محمدؐ و آل محمدؐ علیہ السلام پر درود کی باوضو ہو کر کچھ دنوں تک ۱۴ (چودہ) تسبیح پڑھے اور پڑھنے کے بعد اس کا ثواب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں نذر کرے پھر دعا مانگے۔ انشاء اللہ ضرور پوری ہوگی۔ یہ عمل بہت مجرب اور آزمودہ ہے۔
۲۶۔ ظالم کے شر سے بچنے کے لئے ہر روز ۲۱ مرتبہ "اَلْجَبَّارُ" کی تلاوت کرو ظالموں کے شر سے محفوظ رہو گے۔

۲۷۔ دشمن کی تسخیر کا ایک مجرب عمل

یہ عمل علامہ سید ذکی اجتہادی عامل فیض روحانی نے برائے استفادہ خاص و عام تحریر فرمایا ہے بہت آزمودہ ہے۔ یہ عمل آقائے صدر العلماء علامہ سید غلام محمد صاحب قبلہ مجتہد اعظم جنوبی سندھ و فاتح زنجبار (مرحوم) کا عطا کردہ ہے ترکیب عمل :۔ رات ۱۲ اور ایک بجے کے درمیان شب میں باطہارت ۱۱ مرتبہ

محمدؐ وآل محمدؐ علیہ السلام اول وآخر درود پڑھنے کے بعد ۱۱۰ دس مرتبہ اس دعا کو پڑھے کچھ ہی دنوں کے بعد خاطر خواہ نتائج برآمد ہوں گے۔

ضربے کہ زدی بر کمر مرہ بن قیس

یا صاحب اسرار

یک بار دیگر بر کمر دشمن من زن

یا حیدر کرار

دشمن کا تصور ذہن میں رکھنا ضروری ہے۔

۲۸- خوف دور کرنے کا کامیاب عمل

اگر کسی شخص کو کسی ظالم شخص کا خوف ہو اور وہ اس کے سامنے جانے سے ڈرتا ہو یا کسی حاکم کے سامنے جانے سے گھبراتا ہو تو ایسے شخص کے لئے کثرت "یا حلیمُ یا رؤفُ یا منانُ" کا ورد کرے۔ اور بےخوف ہو کر ظالم یا حاکم کے پاس جائے۔ انشاءاللہ یہ دونوں ذلیل ہوں گے یہ کامیاب عمل ہے۔ ویسے بھی یہ اللہ کے نام ہیں جن کا ورد کرنا باعث خیر و برکت ہے۔

دعا دفع بلیات وآفات

ایک کامیاب ترین عمل

مندرجہ ذیل دعا اپنے اندر بہت عظیم کرامات رکھتی ہے۔ اس کے ورد سے ہر قسم کی آفت۔ پریشانی مصیبت دور ہو جاتی ہے۔ لاکھوں انسانوں کا آزمودہ

عمل ہے۔ اس دعا کی برکت کے متعلق لیڈی نصرت ہارون اپنی زندگی کے ایک عجیب واقعہ کو بیان کرتی ہیں جسکو آنسہ ریاست رضوی صاحب نے اوراق زریں کتاب میں شائع کیا ہے۔ اس کتاب کو بیگم دولت خانم ہدایت اللہ نے ۱۹۷۶ء میں شائع کیا۔ اس واقعہ کو کتاب کے صفحہ ۱۷۱ اور ۱۷۲ سے پیش خدمت ہے

ڈوبتا ہوا جہاز بچ گیا

لندن سے کینیڈا جاتے ہوئے لیڈی ہارون کا جہاز ساحل کیوبک سے برف کے طوفان میں پھنس گیا۔ تا وقتیکہ برف نہ پڑے جہاز کو راستہ ملنا دشوار تھا (ICE-BERGS) برف کے تودے لگے ہوئے تھے۔ سب لوگ پریشان جہاز کا عملہ بھی متفکر تھا جہاز کو بیچ سمندر میں لنگر انداز کر دیا گیا۔ آج کل کے جدید آلات و طریقے موجود نہ تھے۔ لیڈی ہارون نے اس مصیبت سے نجات کے لئے پورے اعتقاد کے ساتھ دعائے دفع بلیات و آفات "اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَکْشِفُ السُّوْءَ" کا ورد شروع کیا خدائے پاک کا کرم کہ ایک دوسرا مال بردار جہاز ادھر سے گزرا اور وہ اس زور سے برف کے تودوں سے ٹکرایا کہ برف کے تودوں کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے اور اس جہاز کو بھی نقصان پہنچا۔ مگر ڈوبنے سے جہاز بچ گیا۔ اور لیڈی ہارون کے جہاز کو راستہ مل گیا۔ سب لوگ اس وظیفہ کی کرامات سے بہت متاثر ہوئے۔

---

(۱) سر عبداللہ ہارون ۱۹۳۲ء میں اٹاوہ اکانومک کانفرنس میں شرکت کے لئے گئے تھے اوٹاوہ کینیڈا کا دار الخلافہ ہے۔ (مراسلہ سید رضا رضوی)

اس کے علاوہ ایک نشست میں ۱۲۰۰۰ ہزار مرتبہ اس اسم اعظم کا وظیفہ کیا جائے ہر جائز خواہش پوری ہوتی ہے اور مصیبت آفت اور بلا سے نجات ملتی ہے۔ بہت کامیاب عمل ہے۔ انقلاب اسلامی ایران کے قائد اور ہمارے رہبر آقائی خمینی کا ہر دلعزیز وظیفہ ہے۔ آپ بھی اس کو اپنائیے۔

عمل سورۂ حمد برائے حُب

اکیس ۲۱ دانہ فلفل کے لے کر ہر دانہ پر ایک مرتبہ "سورۂ فاتحہ" پڑھے اور پھر ایک پوٹلی (گانٹھ) پیاز سفید کو درمیان سے خالی کر کے اس میں سارے فلفل بھر کر اوپر سے پیاز کا منھ کسی چیز سے محکم بند کر دے، پھر تین سیخ چوب انار شیریں سے تراش کر اس پیاز میں چبھو دے، بعد اس کے آتشدان کے اندر رکھے تاکہ اثر حرارت آتش اس کو آہستگی پہونچتا رہے۔ ساتھ ہی اس کا بھی خیال رکھے کہ پیاز جل کر سیاہ نہ ہو جائے۔ باذن اللہ تعالیٰ حرارت محبت محبوب میں اثر عظیم پیدا کر دے گی۔ چاہیئے کہ نا اہلوں کو اس عمل سے آگاہ نہ کرے۔

برائے نکاح

دریافت حال نکاح کہ فلاں عورت اور مرد کے مابین نکاح ہوگا یا نہیں۔ مناسب ہے کہ دونوں کے نام کے اعداد بحساب ابجد ہوز جمع کر کے پانچ سے تقسیم کرے اگر صفر، ایک، "تین" باقی بچے تو ضرور نکاح ہوگا، اگر دو یا چار باقی بچے تو یہ کام نہیں ہوگا۔ (نسخہ لہٰذا بمقام کراچی مورخہ ۱۱ اگست سنہ ۱۹۵۳ء روز دوشنبہ ایک قلمی کتاب سے نقل کیا گیا۔

امام حسن عسکری علیہ السلام کی

اُوچ شریف ضلع بہاولپور میں آمد

رضا علی عابدی اپنی بی بی سی نشریات میں ارشاد فرماتے ہیں:۔
کہ "کتابوں کی تلاش اب ہمیں ایک ایسے خطے میں لئے چلتی ہے جہاں عام لوگوں کی نگاہ بھی نہیں جاتی۔
بہاولپور کے بارے میں سنا کرتے ہیں کہ ریاست کے زمانے میں اس کا نقشہ بالکل عراق جیسا تھا۔ وہاں عراق سے لاکر کھجور اگائی گئی تھی۔ یہاں تک کہ ریاست کا دارالخلافہ بغداد الجدید کہلایا جانے لگا۔ اس قدیم بغداد اور اس جدید بغداد میں یکسانیت صرف نقشہ اور کھجوروں کی نہیں تھی بلکہ ایک خاص دولت اور بھی تھی جس پر بغداد کو بھی ناز تھا اور اس بغداد (جدید بہاولپور) کو بھی۔
اسکے علاوہ علم کے جواہر پاروں کی دولت الگ تھی۔ ایسی ایسی کتابوں کی دولت جنکا دنیا میں صرف ایک نسخہ تھا اور وہ بھی اسی بہاولپور والے بغداد کی سرزمین میں اوچ شریف کا نام ہم

ہے پہلے پہل مزاروں، گدیوں اور خانقاہوں کے باعث سنا تھا۔ پھر تاریخ میں بار ہا اس کا ذکر آتا رہا کسطرح دارا شکوہ بھاگتا ہوا اوچ شریف پہنچا تھا اور کسطرح اورنگ زیب کی فوجیں اس کی بو سونگھتی وہاں پہنچی تھیں۔ پھر کسی نے بتایا کہ شہر اوچ کو تاریخ میں فضیلت یوں بھی حاصل ہے کہ خاندان بنی ہاشم کے کتنے ہی افراد حجاز، عراق اور ایران چھوڑ کر اُوچ ہندوستان تشریف لائے اور اوچ شریف میں قیام فرمایا۔ کتابیں اس قسم کی سچی روایتوں سے بھری پڑی ہیں (بحوالہ کتب خانہ ۱۹۸۵ از رضا علی عابدی

بی بی سی لندن

اُوچ شریف کے علمی نوادر

اس کے علاوہ جناب مسعود حسن شہاب نے اپنے مضمون اوچ شریف کے علمی نوادر (بحوالہ رسالہ سہ ماہی الزبیر بہاولپور کتب خانہ نمبر سن طباعت ۱۹۶۶ء صفحہ نمبر ۲۰۸ میں امام حسن عسکری علیہ السلام کی سندھ وستان اور بمقام اوچ کے سلسلہ میں ارشاد فرماتے ہیں۔

اوچ شریف کی تاریخی کتابوں میں "اخبار الآفاق" ایک چونکا دینے والی تاریخ ہے اس میں اہل بیت نبوت کے گیارہویں امام حضرت حسن عسکریؑ کے بارے میں یہ روایت درج کی گئی ہے کہ انہوں

نے بخارا سے ترک سکونت فرما کر ہندوستان کو اپنے قدم میمنت لزوم سے نوازا اور اوچ شریف کی سرزمین کو ان کا مسکن بننے کا شرف حاصل ہوا۔

کلاہِ گوشۂ دہقاں بہ آفتاب رسید۔

اس روایت کی صحت کے لئے تاریخی شواہد موجود نہیں ہیں تاہم راقم الحروف کے ذہن میں عرصے سے یہ سوال موجود تھا کہ آخر اوچ شریف میں وہ کونسی خصوصیت تھی یا اس کی آب و ہوا میں وہ کیا تاثیر تھی جس نے سادات کرام کے مقدس طائفہ کو ہر دور میں اس سرزمین کا رُخ کرنے پر مجبور کیا اور جو تھی صدی ہجری سے کر ساتویں بلکہ نویں صدی ہجری تک خانوادۂ رسالت کے عظیم الشان اور جلیل القدر افراد کا تانتا بندھا رہا۔ اور انہوں نے صحرا کے اس تپتے ہوئے خطے کو اپنی سکونت کے لئے منتخب فرمایا۔ اس روایت مذکورہ بالا کی روشنی میں اس کی وجہ بڑی آسانی سے سمجھ میں آسکتی ہے۔ اور اوچ شریف کی عظمت کو اس واقعہ سے اگر یہ صحیح ہے تو چار چاند لگ جاتے ہیں۔

برزمین کہ نشانِ کفِ پائے تو بود
سالہا سجدہ کہ اہلِ نظر خواہد بود

(حوالہ: سہ ماہی الزبیر بہاولپور کتب خانہ نمبر ۱۹۶۷ء صفحہ ۲۱۳-۲۰۸)

مخصوص چیزیں جن کو ہر ماہ کے چاند کو دیکھ کر دیکھنا چاہیئے

ماہ محرم	ماہِ صفر	ماہ ربیع الاول
سورہ کہف (پارہ ۱۵)	سورۃ حمٓس (پارہ ۲۵)	سورہ مجادلہ (پارہ ۲۸)
یا سبزہ۔ یا سونا۔ یا چاندی	یا آئینہ یا پانی یا انگوٹھی	یا آئینہ یا جاری پانی یا اچھی صورت
ماہِ ربیع الثانی	**ماہِ جمادی الاول**	**ماہِ جمادی الثانی**
سورہ ملک (پارہ ۲۹)	سورہ مزمل (پارہ ۲۹)	سورہ مدثر (پارہ ۲۹)
جواہر۔ یا گھوڑا یا گوسفند	یا روئے پسر یا روپیہ یا چاندی	یا روئے فرزند یا بوڑھا آدمی
ماہِ رجب	**ماہ شعبان**	**ماہ رمضان**
سورہ یٰسین (پارہ ۲۲)	سورہ جن (پارہ ۲۹)	سورہ محمد (پارہ ۲۶)
یا پھول۔ ہتھیلی یا قرآن مجید	یا سبزہ یا نگین کپڑا یا روئے پرہیزگار	یا تلوار یا اہل و عیال یا بوڑھا آدمی
ماہِ شوال	**ماہِ ذیقعد**	**ماہِ ذی الحجہ**
سورہ فتح (پارہ ۲۶)	سورہ نساء (پارہ ۴)	سورہ حدید (پارہ ۱۳)
یا ہتھیلی یا پانی یا فیروزہ	خوبصورت چہرہ یا آئینہ یا جنگل یا پہاڑ	اچھی صورت۔ آبِ روان

نوٹ

ہاتھ کی انگلی میں اگر یاقوت۔ درِ نجف۔ فیروزہ عقیق۔ یا حدید چینی کی انگشتری ہو تو۔ دعا مانگ کر ان نگینوں میں سے کسی بھی نگینہ کی انگشتری دیکھنا بہتر ہے۔

ذکرِ الٰہی

نمازِ شکرانہ : پہلی رکعت

سورہ الحمد کے بعد سورۃ الکافرون، رکوع و سجود میں تین بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ شُکْرًا وَحَمْدًا ہ

ترجمہ : اللہ ہی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اسی کا شکریہ اور ثنا ہے۔

دوسری رکعت :- سورہ الحمد کے بعد سورہ توحید رکوع و سجود میں ۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اِسْتَجَابَ دُعَائِیْ وَاَعْطَانِیْ مَسْئَلَتِیْ

ترجمہ : ہر قسم کی حمد اللہ کے لئے جس نے میری دعا قبول فرمائی اور مشکل کو حل کیا۔

دعائے ردِّ بلا

بدھ، جمعرات اور جمعہ کو ۷۰ بار تنہائی میں حالت سجدہ میں پڑھے، مصیبت دور ہونے اور مراد پوری ہونے کے لئے

یَا اَللّٰہُ یَا مُحَمَّدُ یَا عَلِیُّ، یَا فَاطِمَہ، یَا حَسَنُ یَا حُسَیْنُ، یَا صَاحِبَ الزَّمَانِ اَدْرِکْنِیْ وَلَا تُہْلِکْنِیْ

مشکل اور اضطراب

کی

حالت میں بار بار کہیے یَا لَطِیْفُ اِرْحَمْ اَنَا عَبْدُکَ الضَّعِیْفُ ہ

رسول خدا نے فرمایا جو شخص روزانہ پانچ مرتبہ اس استغفار کو پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف فرماتا ہے۔

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ،

رُکے ہوئے کام پورا ہونے کیلئے

امام زمانہ کی تعلیم کردہ دن میں ایک بار پڑھیں

اَللّٰهُمَّ بِنُوْرِكَ اِهْتَدَیْتُ وَبِفَضْلِكَ اَسْتَغْنَیْتُ وَبِنِعْمَتِكَ

ترجمہ:- اے اللہ میں تیرے نور سے ہدایت یافتہ ہوئی اور تیرے فضل سے فریادی ہوئی اور تیری نعمت کیساتھ

اَصْبَحْتُ وَاَمْسَیْتُ هٰذِهٖ ذُنُوْبِیْ بَیْنَ یَدَیْكَ اَسْتَغْفِرُكَ ترجمہ:-

صبح و شام کی میں نے یہ میرے گناہ تیرے سامنے موجود ہیں۔

مِنْهَا وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ یَا رَبِّ ہ

(ان کی تجھ سے مغفرت چاہتی ہوں اور تیرے حضور توبہ کرتی ہوں اے میرے پروردگار)

حصار برائے حفاظت

(۱) تین بار اوّل و آخر درُود تین بار آیۃ الکرسی تین بار سورۃ الاخلاص (۲۲) چھ بار سورہ اخلاص سامنے دائیں بائیں پیچھے اور نیچے رُخ تصور کر کے پڑھیں۔

منت ماننے کے افضل طریقے

۱۔ دو رکعت نماز حاجت پڑھ کر دعا کریں۔

۲۔ نماز استغاثہ برائے امام عصرؑ پڑھیں گے

۳۔ لا الٰہ الا اللہ پڑھنے کی نیت کریں۔

۴۔ ۱۴۰۰ بار تسبیح درود کی پڑھنے کی نیت کریں اور ہر معصوم کے لئے دس تسبیح درود پڑھ کر ہدیہ اور آخر میں نماز حاجت پڑھ کر دعا کریں

۵۔ دعائے صنمی قریش پڑھیں (ترجمہ)

خوشحالی و خوش بختی کے لئے

امام رضاؑ۔ بعد نماز صبح تین بار پڑھے

سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ
اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ وَاَسْئَلُہٗ مِنْ فَضْلِہٖ

(پاکیزہ ہے وہ ذات اور وہی لائق تعریف ہے میں اللہ سے توبہ کرتا ہوں اور سوال کرتا ہوں اس کے فضل کی۔

پانی پینے کے آداب

پانی پیتے وقت ہمیں مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے۔

(۱) بسم اللہ پڑھ کر پانی تین سانس میں پیا جائے اس طرح کہ تھوڑا پانی پی کر منہ ہٹا کر الحمد للہ کہیں پھر پئیں الحمد اللہ کہیں پھر پئیں۔

(۲) پانی دن میں کھڑے ہو کر اور رات کو بیٹھ کر پئیں۔

(۳) پانی کا گلاس ہمیشہ سیدھے ہاتھ سے اٹھا کر پئیں۔

(۴) پانی پیتے وقت اگر یہ کلمہ پڑھ لیا جائے تو ایک ہزار گناہ معاف ہیں۔ ایک ہزار نیکیاں ملتی ہیں اور ایک ہزار حاجتیں پوری ہوتی ہیں ایک ہزار درجے بلند ہوتے ہیں اور ایک ہزار درجے بہشت میں بلند ہوتے ہیں۔

صَلَوٰاتُ اللّٰہِ عَلَی الْحُسَیْنِ وَ اَھْلِ بَیْتِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ لَعْنَتُہ اللّٰہِ عَلٰی قَتَلَۃِ الْحُسَیْنِ وَ اَعْدَائِہٖ۔

اللہ کا درود اور سلام امام حسینؑ پر آپ کے گھر والوں اور آپ دوستوں پر اور امام حسینؑ کے قاتلوں اور آپ کے دشمنوں پر خدا کی لعنت ہو۔)

(اس دعا کو فرج یا کولر پر پلاسٹک چڑھا کر لگا دیجئے :-)
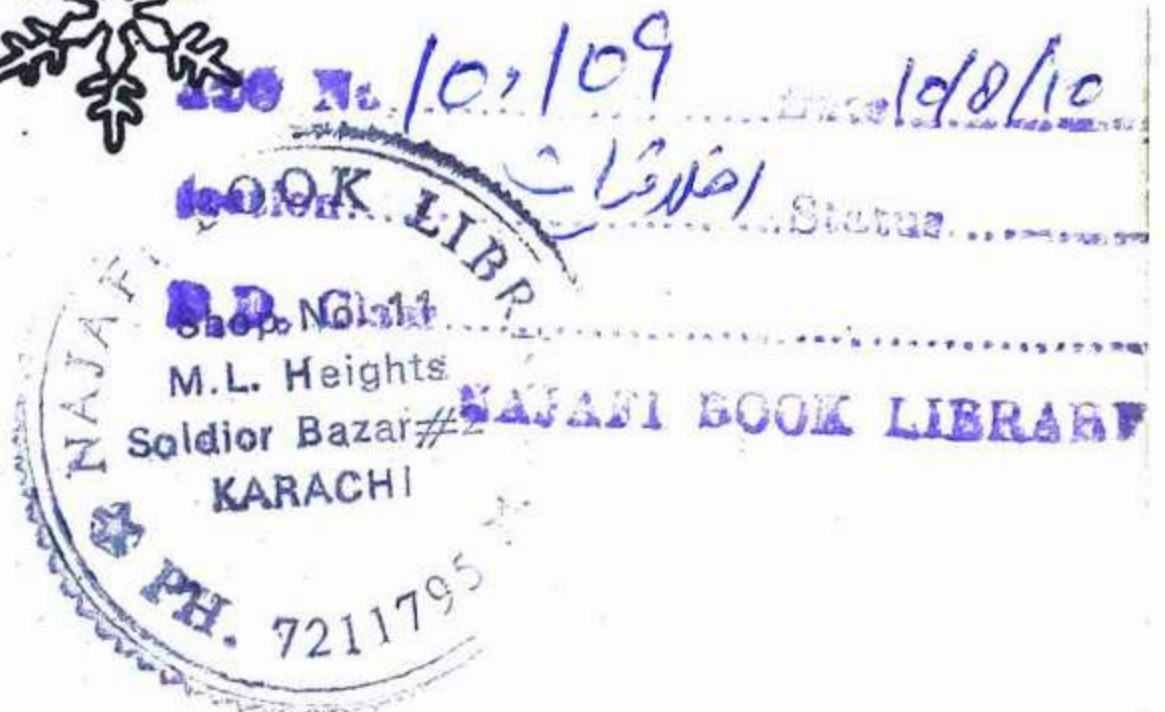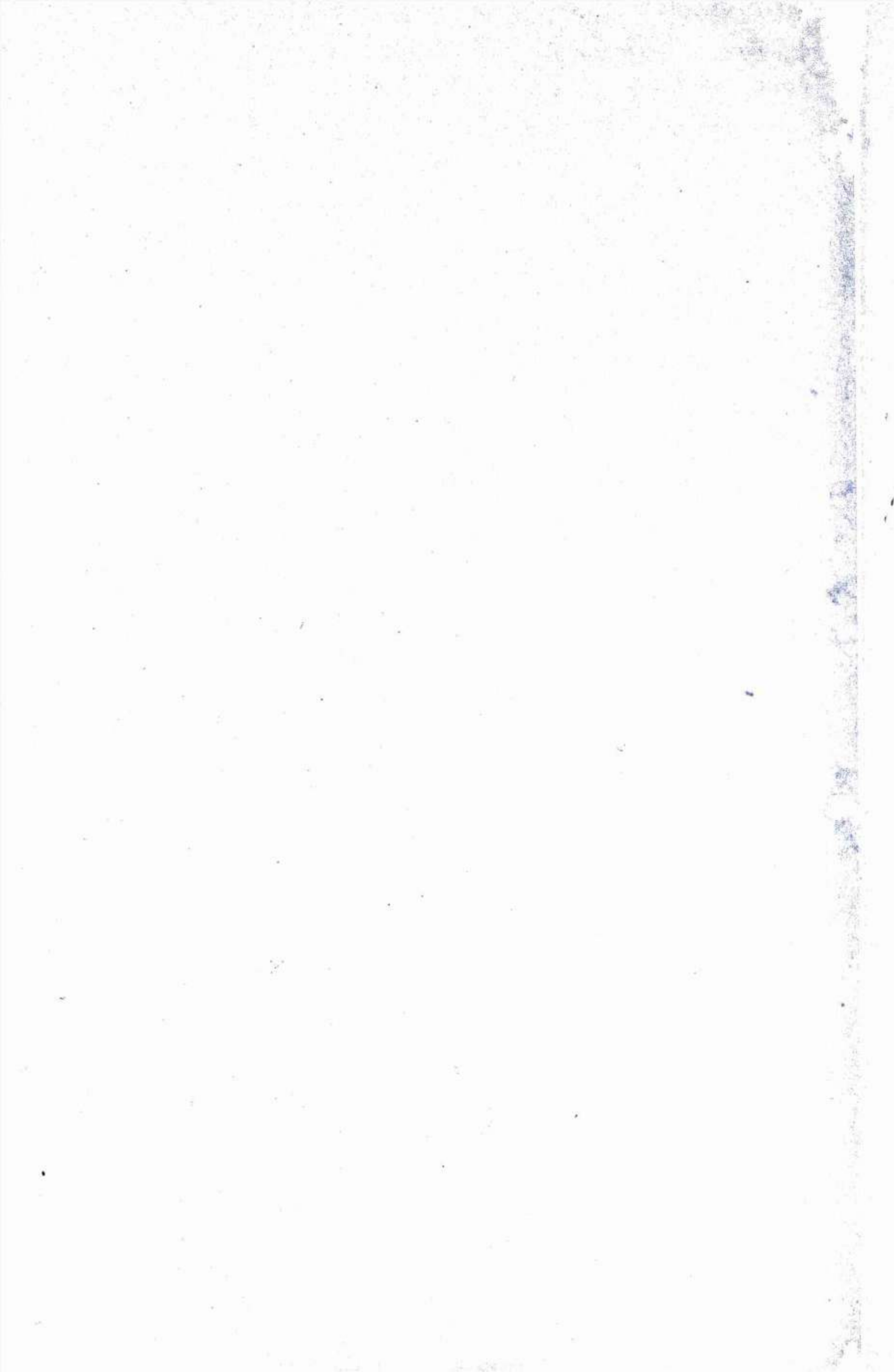
محمد وصی خان کی تصانیف

حسینؑ حسینؑ (اوّل دوم)

علیؑ علیؑ جلد اوّل و دوم

حضرت علیؑ میدانِ جنگ میں

بیعت علیؑ

اولیائے کرام آستانۂ مولا علیؑ پر

حضرت علیؑ کے فیصلے

حضرت علیؑ کے معجزات

حضرت عباسؑ کے معجزات

حضرت امام حسینؑ کے معجزات

معجزاتِ حضرت امام موسیٰ کاظمؑ

معجزاتِ امام محمد تقیؑ

وارث فدک

شیعہ حفاظ قرآن

علامہ اقبال بارگاہِ پنجتن پاکؑ میں
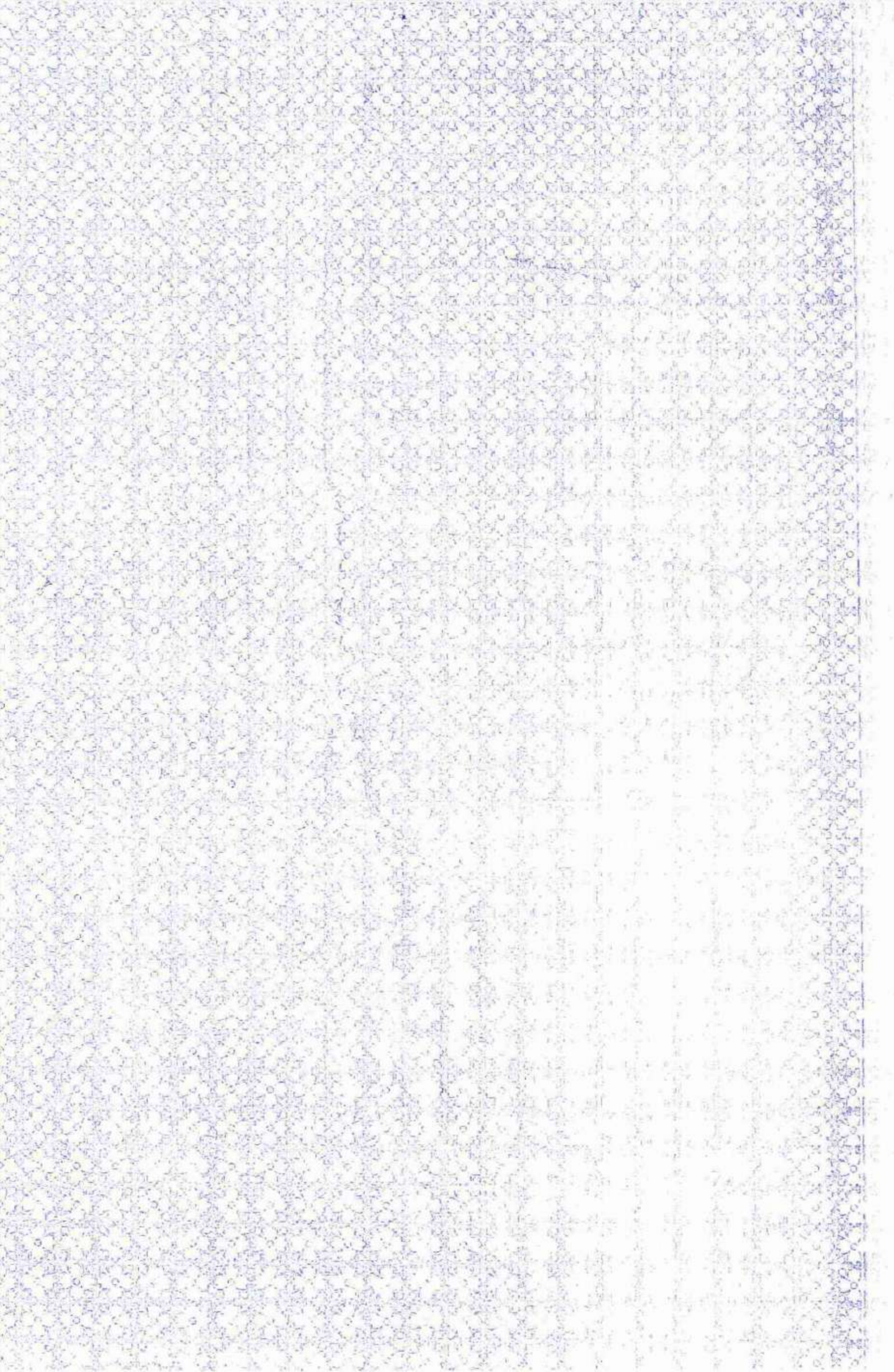
تشکیلِ پاکستان میں شیعانِ علیؑ کا کردار

حصہ اوّل، دوم، سوم

شیعان علیؑ کی قربانیاں

تاریخ گنج شہیداںؑ

تاریخِ سرِ حسینؑ

تاریخ آل محمدؐ

نہج البلاغہ کی روشنی میں زندگی کا منظر

مقالاتِ سید العلماء علامہ سید علی نقی النقوی

جلد اوّل، دوم، سوم

قندیل (مقالات پروفیسر علی رضا شاہ نقوی

شہد دوا بھی ہے غذا بھی (ارشاد حضرت علیؑ)

آدابِ انگشتری (قیمتی پتھر ارشادات علیؑ)

بیاض تسکین زہراؑ اوّل تا نہم

بیاض تسکین زینبؑ اوّل و دوم

ملنے کا پتہ

رحمت اللہ بک ایجنسی

بالمقابل بڑا امام بارگاہ کھارادر

کراچی ۷۴۰۰۰ فون: ۲۴۳۱۵۷۷